

قرآن احادیث عمل صحابہ اور اقوال محدثین و مفسرین و آئمہ دین
کی روشنی میں اور اعتراضات کا مناسبہ

حسرت عید مسیحا دینی

کاجور



مفسر قرآن شامی حنفی ابو داؤد ابن ماجہ و طبرانی تصنیف

علامہ قاری محمد طیب نقشبندی

ہاشم جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر ماچھٹر ٹنگینڈ
سرپرست جامعہ رسولیہ شیرازید بلال گنج لاہور

مکتبہ بزرگ القرآن

بسم الله الرحمن الرحيم

قرآن، احادیث، عمل صحابہ اور اقوال محدثین و مفسرین و ائمہ دین
کی روشنی میں اور اعتراضات کا محاسبہ

جشن عید میلاد النبی کاجواز

مفسر قرآن شارح سنن ابوداؤد ابن ماجہ و طبرانی صغیر

علامہ قاری محمد طیب نقشبندی

ہاشم جامعہ رولہ اسلامک سٹڈی سوسائٹی
سرپرست جامعہ رسولیہ شیرازید بلال گنج لاہور

مکتبہ بھون القرآن
مرکز الاولیٰین داتا گبار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درود ابراہیمی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

صاف علی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست

23	جشن عید میلاد النبی ﷺ	23
24	آیا کملی والا پیارا ﷺ	24
25	آئے کملی والے آقا محبوب رحمان	25
27	پیش لفظ	27
29	باب اول	29
29	جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز کے دلائل	29
30	فصل اول	30
30	جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر آیات قرآنیہ	30
30	پہلی آیت: اللہ نے بزم انبیاء کے اندر جلسہ آمد رسول ﷺ منعقد کیا	30
32	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس آیت کی تفسیر	32
32	علامہ قسطلانی و شیخ عبدالحق وغیرہما کا ارشاد	32
36	دوسری آیت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں جلسہ ذکر میلاد قائم فرمایا	36
38	تیسری آیت: اللہ نے قرآن پاک میں حضرت مریم کا میلاد بیان فرمایا ہے	38
40	چوتھی آیت: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد بیان فرمایا ہے	40
44	ان آیات سے فوائد حاصل ہوئے	44
47	پانچویں آیت: اللہ تعالیٰ نے سال بہ سال جشن نزول قرآن منانے کا حکم دیا	47

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جواز
مصنف : علامہ قاری محمد طیب نقشبندی
کمپوزنگ : ایمان گرافکس
طباعت اول : صفر المظفر ۱۴۳۵ھ
صفحات : 400
ناشر : مکتبہ برہان القرآن

ملنے کے پتے

دار النور : داتا دربار مارکیٹ، لاہور
مکتبہ غوثیہ : پرانی سبزی منڈی کراچی
اسلامک بک کارپوریشن : کیکٹی چوک راولپنڈی
مکتبہ فیضانِ مدینہ : مدینہ ٹاؤن، سردار آباد (فیصل آباد)

Find us in UK

UK Branch: Jamia Rasolia Islamic Center
250 Uper Chorlton Road Old Trafford Manchester M160BL
Mob: 077868834

50	مستند علماء اسلام کے نزدیک شب میلاد النبی لیلۃ القدر سے افضل ہے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ
51	سند المحدثین علامہ قسطلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ
53	امام طحاوی رحمہ اللہ، علامہ السید احمد بن عابدین دمشقی وغیرہما علماء کا فتویٰ
54	قدوة المحدثین سید المحققین امام ابن حجر رحمہ اللہ کا فتویٰ
55	الامام الشیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیار کبری المتوفی صاحب تاریخ النخیس کا فتویٰ
55	علماء دیوبند کے سرخیل مولانا عبدالحق لکھنوی کا فتویٰ
57	جشن میلاد اور دلالت النص
58	چھٹی آیت: از روئے قرآن کسی بڑی نعمت کے حصول کا دن کسی بھی قوم کے لیے عید کا دن ہوتا ہے
61	ساتویں آیت: نعمت ملنے پر اس کا چرچا کرنا چاہئے
62	آٹھویں آیت: نعمت ملنے پر اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور جو قوم ایسا نہیں کرتی عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے
66	نویں آیت: محفل میلاد ذکر رسول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہیں اور خدا کو اپنا ذکر پسند ہے
69	دسویں آیت: جشن میلاد تعظیم نبی ہے، اور قرآن نے تعظیم نبی کا حکم دیا ہے
73	گیارہویں آیت: محفل میلاد تعلیم دین اور نشر علم کی محفل ہے جو مسلمانوں پر فرض ہے

75	مولینا عبدالحق لکھنوی دیوبندی کا واضح ترین فتویٰ
78	فصل دوم: جشن میلاد کے جواز پر احادیث نبویہ
78	حدیث اول: ولادت رسول کی خوشی منانے پر اللہ تعالیٰ کافر کو بھی نوازتا ہے
83	تحقیف عذاب ابی لہب کی حدیث سے محدثین و محققین امت کا عید میلاد النبی کے جواز پر استدلال
88	اعلان قرآن ہے کہ کافر کا عذاب کم نہیں ہوتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے والا کفر اس سے مستثنیٰ ہے
89	مذکورہ حوالہ جات سے یہ امور ثابت ہوئے
91	حدیث دوم: آپ کے یوم میلاد پر خوشی کرنے کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے
93	مذکورہ حدیث کے تحت محققین علماء اسلام کے جواز جشن میلاد پر تیسری اور تصریحی ارشادات
99	حدیث سوم: انبیاء کی یاد میں سالانہ یوم مسرت منانا سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے
100	نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور یاد میں عاشورا کا روزہ رکھواتے تھے
101	عاشوراء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم شیر خوار بچوں کو اپنا لعاب دھن دیا کرتے تھے
102	نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء کو اہل خانہ کے لیے وسیع خرچہ کرنے کا حکم دیا کرتے تھے
104	مذکورہ احادیث سے جواز عید میلاد پر مستند ترین علماء اسلام کا استدلال
108	حدیث چہارم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد جانور ذبح کر کے اپنا عقیقہ کیا یعنی اپنی ولادت کی خوشی منائی کہ مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر پیدا کیا گیا

109	حالانکہ ولادت رسول کے سات دن بعد حضرت عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کر دیا تھا
112	مذکورہ حدیث سے جشن میلاد کے جواز پر علامہ سیوطی کا استدلال
115	فصل سوم
115	نبی ﷺ محفلوں میں اپنا میلاد خود سنایا کرتے تھے
117	دلیل اول: زبان رسالت سے خلق نور محمدی کا ذکر
119	فرمان رسول ﷺ میں خلق آدم ﷺ سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ کے نزدیک نور تھا
120	جبریل علیہ السلام کی عمر اور نور نبی ﷺ
120	فرمان رسول ﷺ میں خلق آدم سے قبل اللہ کے ہاں خاتم النبیین تھا
121	فرمان رسول ﷺ میں خلقت میں سب نبیوں سے اول ہوں اور بعثت میں سب سے بعد
122	آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں میں نور نبی ﷺ کی تابانی
124	فرمان رسول ﷺ: میرے وسیلہ سے حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی میں نہ ہوتا تو آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے (الحديث)
125	میرے نام کی اذان دی گئی تو آدم علیہ السلام کی وحشت دور ہوئی (الحديث)
126	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو میری عظمت، میرے حب و نسب اور میری امت کے مقام سے آگاہ کیا (الحديث)
127	میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (الحديث)

128	دلیل دوم: نبی ﷺ نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام تک اپنے تمام آباء و اجداد کی طہارت و عظمت کا بیان فرمایا ہے
128	فرمان رسول ﷺ: میری پیدائش تمام نسل آدم کے زمانوں میں سے بہتر زمانہ میں ہوئی
129	فرمان رسول ﷺ: مجھے اللہ تعالیٰ نے سب سے بہتر قبیلہ و خاندان میں پیدا کیا
131	فرمان رسول ﷺ: جب بھی اللہ نے اہل ارض کی تقسیم کی تو میرے جوہر ولادت کو بہتر قسم میں رکھا
132	فرمان رسول ﷺ: میرے جوہر ولادت کو کبھی بھی زنانے پیدا نہیں کیا
133	فرمان رسول ﷺ: حضرت آدم علیہ السلام سے میرے والدین تک میرے جوہر ولادت کو نکاح سے منتقل کیا گیا
134	فرمان رسول ﷺ: میں پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا
135	فرمان رسول ﷺ: میرا حب و نسب تم سب سے بہتر ہے
136	دلیل سوم: نبی ﷺ محفلوں میں اپنے میلاد کی عظمتیں اور واقعات بیان فرماتے تھے
136	فرمان رسول ﷺ: میری والدہ نے میری ولادت کے وقت وہ نور دیکھا جس سے انہیں بصری کے محلات نظر آ گئے
137	فرمان رسول ﷺ: میری والدہ نے میرے میلاد پر شام کے محلات دیکھے
139	قول رسول ﷺ: میں ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا

141	دلیل چہارم: نبی ﷺ نے اپنے دور رضاعت و بچپن کی عظمتیں خود بیان فرمائی ہیں
142	فرمان رسول ﷺ: گہوارہ میں چاند مجھ سے باتیں کرتا اور میرے اشارے پر چلتا تھا اور میں اس کے سجدوں کی آوازیں سنتا تھا
143	فرمان رسول ﷺ: بچپن میں میرا سینہ پھاڑ کر میرے دل کو نور سے بھرا گیا
145	فرمان رسول ﷺ: میرے بچپن میں یہودی میری مہر نبوت کو دیکھ کر کہتے کہ یہ نبی ہے
146	حضور ﷺ نے اپنے میلاد اور بچپن پر فخر کیا
146	دلیل پنجم: صحابہ کرام نبی ﷺ کو محفلوں میں آپ کے میلاد کی نظمیں سناتے تھے
152	دلیل ششم: محفل میلاد دور رسالت اور دور صحابہ میں بھی ہوتی تھی
154	دلیل ہفتم: صحابہ محفل میلاد قائم کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ انہیں دعائیں دیا کرتے تھے
156	دلیل ہشتم: دور رسالت کے بعد بھی صحابہ نے محفل میلاد کا سلسلہ قائم رکھا
156	(۱) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان ابن عباس رضی اللہ عنہما
158	(۲) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ
160	(۳) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
161	(۴) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان صحابی ابن صحابی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

162	(۵) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ
163	(۶) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
164	(۷) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان سیدہ اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا
166	(۸) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
169	دلیل نہم: صحابہ کے بعد دور تابعین میں بھی محافل ذکر میلاد النبی کا سلسلہ جاری رہا
169	(۱) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ
171	(۲) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
173	(۳) میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ
174	دلیل دہم: دو شنبہ اور بارہ ربیع الاول کا دن ہر لحاظ سے روز جمعہ کی طرح ہے لہذا اس کی طرح یوم عید بھی ہے
174	روز جمعہ کا آدم علیہ السلام سے تعلق
177	دو شنبہ اور بارہ ربیع الاول کا نبی ﷺ سے تعلق
182	یوم عید میلاد النبی جمعہ کی طرح ہے، شارح شفا امام خفاجی کا فیصلہ
183	جمعہ کی طرح یوم میلاد بھی یوم مغفرت ہے امام جلال الدین بن عبد الملک کا فتویٰ
184	دلیل یازدہم: بارہ ربیع الاول یوم ولادت رسول بھی ہے اور یوم آزادی اسلام بھی
188	دلیل دوازدہم: حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت کا وقت ہر بار جب بھی لوٹ کر آتا ہے رحمتیں اور برکتیں لے کر آتا ہے

193	جمعہ کے دن عصر کے بعد ساعۃ اجابت خلق آدم ﷺ کی برکت سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ
195	ساعت ولادت رسول ﷺ کی برکت ساعت جمعہ سے کہیں زیادہ ہے
196	محدث وقت امام قسطلانی رحمہ اللہ کا جامع و محققانہ فتویٰ
197	دلیل سیزدہم: میلاد النبی ﷺ کی خوشی اللہ تعالیٰ نے منائی
198	اللہ نے فرمایا نبی کے میلاد پر جنت کے دروازے کھول دیے جائیں
198	اپنے حبیب کے میلاد پر اللہ نے سارا سال دنیا کو لڑکے تقسیم کیے
199	آتش کدہ ایران ٹھنڈا ہو گیا ایوان کسریٰ کے منارے گر گئے
200	میلاد النبی ﷺ کی رات اللہ نے نہر کوثر کے کناروں پر ستر ہزار درخت لگائے
200	میلاد النبی ﷺ پر آسمان سے زمین تک ایک نورانی چادر پھیلا دی گئی
201	میلاد النبی ﷺ پر سارا جہان نور سے بھر گیا اور ہر آسمان پر بے حد نورانی ستون لگوائے گئے
202	میلاد النبی پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عظیم الشان جھنڈے لگوائے
203	نواب صدیق حسن خان اہل حدیث کی تائید
206	دلیل چہار دہم: میلاد النبی ﷺ کے موقع پر کعبہ اللہ نے خوشی منائی
206	(۱) نبی ﷺ کے میلاد پر کعبہ تین دن تک حرکت کرتا اور خوشی کے ترانے سناتا رہا
207	(۲) ولادت رسول کے موقع پر کعبہ نے بیت آمنہ کی طرف سجدہ کیا
210	دلیل پانزدہم: ولادت رسول ﷺ پر شیطان کے سوا سب خدائی خوشی منا رہی تھی

213	فصل چہارم
213	جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر ہر دور کے فقہاء مفسرین اور محدثین امت کے جامع اور مدلل فتوے
213	(۱) مجدد مائۃ تاسعہ شیخ الاسلام و المسلمین امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کا فتویٰ
215	(۲) محدث الملت شیخ الاحناف حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ الباری متوفی ۱۰۱۶ھ کا فتویٰ
216	(۳) سند المحدثین قدوة العلماء شیخ المشائخ الشوافع امام ابن حجر عسقلانی مکی متوفی ۹۷۳ھ کا فتویٰ
218	(۴) شیخ الاسلام و المسلمین قدوة المحدثین امام ابوالخیر حافظ سخاوی رحمہ اللہ متوفی ۶۴۳ھ کا فتویٰ
220	(۵) عمدة المحدثین راس العلماء الفحول اتاذ شیخ سعدی امام ابن جوزی رحمہ اللہ متوفی ۵۹۷ھ کا فتویٰ
222	(۶) محرر علم قرأت شیخ المقرئین سند المحدثین حافظ محمد بن جزری شافعی رحمہ اللہ متوفی ۳۳۸ھ کا فتویٰ
224	(۷) امام المقرئین سید المحدثین اتاذ امام نووی امام ابوشامہ رحمہ اللہ متوفی ۶۶۵ھ کا فتویٰ
226	(۸) سید المحدثین امام اصحاب سیر امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ متوفی ۳۲۹ھ کا فتویٰ

227	(۹) شیخ المحققین سند المحدثین الامام الشیخ عبدالحق محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۰۵۲ھ کا فتویٰ	✽
228	(۱۰) امام محقق محدث ابو زرہ رحمہ اللہ متوفی ۵۶۶ھ کا فتویٰ	✽
230	(۱۱) مجدد دین و ملت عارف ربانی حضرت مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۰۳۲ھ کا فتویٰ	✽
231	(۱۲) خاتمۃ المفسرین قطب وقت علامہ امام اسماعیل حقی بروہی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۱۳۷ھ کا فتویٰ	✽
232	(۱۳) الامام الجلیل والمؤرخ الكبير علامہ امام علی بن برہان الدین حلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۰۴۴ھ کا محققانہ فتویٰ	✽
233	(۱۴) خاتمۃ المحدثین زین الحرم علامہ سید احمد زین دحلان مکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ	✽
234	(۱۵) علامہ زمان خاتمۃ المحققین علامہ السید احمد بن عبد الغنی بن عمر عابد بن دمشق متوفی ۱۳۲۰ھ کا مفصل و مدلل فتویٰ	✽
236	(۱۶) اوجد العلماء امام ابو الطیب محمد بن ابراہیم سہتی مالکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۶۹۵ھ کا فتویٰ اور یوم میلاد پر طرز عمل	✽
237	(۱۷) قاضی القضاۃ مؤرخ كبير فقیہ العصر علامہ شمس الدین ابن خلکان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۶۸۱ھ کا فتویٰ	✽
240	(۱۸) امام المفسرین قدوة المحدثین عمدة المؤرخین الامام الحافظ ابن کثیر صاحب البدایہ والنہایہ متوفی ۷۷۴ھ کا فتویٰ	✽
244	(۱۹) دیار مصر کے سب سے بڑے شیخ الحدیث، نجیب الطریفین الامام الحافظ ابو الخطاب ابن دحیہ متوفی ۶۳۳ھ کا طرز عمل	✽

245	(۲۰) شیخ العلماء قدوة الفضلاء سند المحدثین علامہ یوسف نبہانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۳۵۰ھ کا فتویٰ	✽
248	(۲۱) محقق ابن محقق امام الائمہ کشف الغمہ مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۳۴۰ھ کا فتویٰ	✽
249	(۲۲) قطب وقت علامہ زمال الامام علامہ الشاہ عبدالرحیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۱۳۱ھ کا فتویٰ	✽
250	(۲۳) سید الطائفہ الولی اللہیہ محدث الوقت مجتہد العصر الشاہ ولی اللہ دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۱۷۶ھ کا محفل میلاد میں شریک ہونا اور انوار الہیہ کا ملاحظہ کرنا	✽
251	(۲۴) سید المحدثین قدوة المفسرین الشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۱۲۳۹ھ کا انعقاد محفل میلاد پر التزام	✽
254	(۲۵) شیخ الحدیث والتفسیر علامہ الامام الشاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ الاخ الصغیر للشاہ عبدالعزیز <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ	✽
258	فصل پنجم	✽
258	جشن میلاد کا جواز اجماع امت کی روشنی میں	✽
259	اجماع امت کی تعریف و تقسیم	✽
261	جشن میلاد کے جواز پر اجماع امت کے حوالہ جات	✽
261	(۱) امام سخاوی متوفی ۶۴۳ھ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا ارشاد	✽
262	(۲) امام ابن جوزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متوفی ۵۹۷ھ کا ارشاد	✽

262	✽	(۳) امام قسطلانی رحمہ اللہ متوفی ۹۲۳، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ اور علامہ سید احمد بن عبدالغنی متوفی ۱۳۲۰ھ کا ارشاد
263	✽	(۴) امام ابن کثیر اور علامہ ابن خلکان کا ارشاد
263	✽	(۵) سند المحدثین امام یوسف نسہانی رحمہ اللہ متوفی ۱۳۵۰ھ کا ارشاد
264	✽	(۶) مفتی مسجد الحرام مکہ مکرمہ محدث عبداللہ سراج متوفی حدود ۱۳۰۰ھ کا ارشاد
267	✽	باب دوم
267	✽	منکرین میلاد کے بڑے اماموں کی کتب سے جواز میلاد پر حوالہ جات
268	✽	فصل اول
268	✽	غیر مقلدین علماء کے فتوے جواز میلاد پر
268	✽	(۱) حسن نیت ہو تو محفل میلاد کا قیام باعث ثواب ہے
269	✽	(۲) محفل میلاد کو صورت شرعی کے مطابق ضرور کرنا چاہیے
271	✽	(۳) ذکر میلاد النبیؐ سن کر خوش نہ ہونے والا مسلمان ہی نہیں
272	✽	جواز میلاد کے متعلق اہل حدیث کے لیے کچھ الزامی حوالہ جات
273	✽	(۴) مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اہل حدیث کی رائے
274	✽	(۵) میلاد النبیؐ کے جلسوں میں حافظ عبدالقادر روپڑی علامہ احسان الہی ظہیر اور حبیب الرحمن یزدانی وغیرہ اہل حدیث علماء کی شرکت
276	✽	فصل دوم

276	✽	جواز میلاد پر اکابرین دیوبند کے فتوے
276	✽	پہلا فتویٰ
276	✽	دوسرا فتویٰ
277	✽	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا تیسرا فتویٰ
278	✽	حاجی امداد اللہ صاحب کا مقام اکابرین دیوبند کے نزدیک
279	✽	جشن عید میلاد النبیؐ کے جواز پر علامہ محمد عبدالحق دیوبندی فرنگی محل لکھنوی کا مفصل اور مدلل فتویٰ
284	✽	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے جانشین اور سبط اصغر مولانا علامہ شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کا جواز میلاد پر فتویٰ
285	✽	شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی محفل میلاد میں شرکت کیا کرتے تھے
287	✽	علماء دیوبند کے نزدیک شاہ محمد اسحاق کا مقام و مرتبہ
287	✽	دیوبندی علماء کے سرخیل مولوی محمد اسماعیل دہلوی صاحب صراط مستقیم کا جواز محفل میلاد پر فتویٰ
292	✽	مولوی اسماعیل دہلوی کا غیر مقلدین اور دیوبندی علماء کے ہاں مقام و مرتبہ
293	✽	بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کا جواز محفل میلاد پر فتویٰ
294	✽	منتظمین مدرسہ دیوبند اہالیان دیوبند اور مولوی قاسم نانوتوی محفل میلاد النبیؐ میں شریک ہوتے تھے

295	سابق صدر جمعیت علماء اسلام پاکستان مولوی مفتی محمود میاں محمد طفیل
	امیر جماعت اسلامی دیوبندی علماء نے میلاد النبیؐ کے جلوس
	میں شرکت اور قیادت کی
297	ربوہ (چینوٹ) میں دیوبندی علماء کے پیر طریقت مولانا خاں محمد آصف
	کنڈیاں اور اولاد عطا اللہ شاہ بخاری کا سالانہ جلوس میلاد النبیؐ
299	مولوی عبدالرحمان صاحب شیخ الحدیث و نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ
	لاہور کا جشن میلاد النبیؐ کے جواز میں فتویٰ
301	باب سوم
301	جشن میلاد النبیؐ پر اعتراضات اور ان کے جوابات
302	اعتراض اول: جشن میلاد النبیؐ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے
303	جواب اول: بدعت ضلالت کی پہلی تعریف
306	جشن میلاد النبیؐ اصولاً قرآن وحدیث کے خلاف نہیں
307	جشن میلاد کی حقیقت بقول امام سیوطی رحمہ اللہ
308	جشن میلاد کی حقیقت بقول امام سخاوی رحمہ اللہ متوفی ۶۴۳ھ
309	جواب دوم: بدعت ضلالت کی دوسری تعریف
312	جشن میلاد النبیؐ کے لیے شرع میں متعدد اصل موجود ہیں
313	پہلا اصل
313	حضور ﷺ محفلوں میں اپنا میلاد خود سنایا کرتے تھے
314	دوسرا اصل

314	صحابہ حضور ﷺ کے سامنے محفل میں آپ کا میلاد سناتے تھے
316	تیسرا اصل
316	نبی ﷺ کی تشریف آوری پر اہل مدینہ نے جلوس نکالا
317	چوتھا اصل
317	یوم عاشوراء اور یوم میلاد النبیؐ
318	جواب سوم: بدعت ضلالت کی تیسری تعریف
320	جشن میلاد النبیؐ کے جواز پر متعدد شرعی استدلالات موجود ہیں
322	جواب چہارم: جشن میلاد النبیؐ بدعت حسنہ ہے متعدد محدثین امت
	اور فقہاء اسلام کے فتوے
322	شیخ امام نووی امام ابو شامہ
323	علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ
323	امام جلال الدین سیوطی
323	علامہ علی بن برہان الدین حلبی
324	مولانا عبدالحی دیوبندی
325	اعتراض دوم: ہر محفل میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے
	(قیام تعظیمی کیا جاتا ہے) اور شرعاً ممنوع ہے
326	جواب اول
328	جواب دوم
329	امام المسلمین علامہ تقی الدین سبکی کا تعظیم ذکر رسول کے لیے قیام

331	جواب سوم: محفل میلاد میں قیام کے استحباب پر مقتدر فقہاء اسلام کے فتوے	✽
332	امام جعفر بن حسن برزنجی متوفی ۱۱۰۵ھ	✽
332	مفتی مکہ مکرمہ امام عبداللہ سراج حنفی متوفی حدود ۱۳۰۰ھ	✽
333	محدث علامہ سید احمد زین دحلان مکی	✽
333	مولانا عبدالحی لکھنوی دیوبندی	✽
334	اعتراض سوم: جشن میلاد النبیؐ کو علامہ تاج الدین فاکہانی نے ناجائز کہا ہے	✽
335	امام سیوطی در رد فاکہانی	✽
335	علامہ اسماعیل حقی صاحب روح البیان در رد فاکہانی	✽
336	مولانا عبدالحی دیوبندی اور رد فاکہانی	✽
337	اعتراض چہارم: جشن میلاد فضول خرچی ہے اس رقم سے کوئی مسجد مدرسہ یا ہسپتال وغیرہ بنوایا جاسکتا تھا، یا کسی بیوہ اور یتیم کی امداد ہو سکتی تھی	✽
338	جواب اول: نیکی کے ہر راستے میں مال خرچ کرنا چاہیے	✽
339	حصولِ نعمت پر خوشی میں مال خرچ کرنا فضول خرچی نہیں	✽
341	میلاد النبیؐ کی خوشی میں مال خرچ کرنے سے تو کافر بھی رحمت خداوندی کا مستحق ہو جاتا ہے	✽
342	میلاد النبیؐ کی خوشی میں شاہ عبدالرحیمؒ کی طرف سے تقسیم ہونے والے چنے بھی نبی کریمؐ کو پسند آگئے	✽
346	امام مالک کا عمل مبارک	✽

348	اعتراض پنجم: جشن میلاد النبیؐ کا موجب مظفر الدین نامی ایک فاسق و فاجر بادشاہ تھا	✽
350	اعتراض ششم: عید میلاد النبیؐ دین میں ایک اضافہ ہے کیونکہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں	✽
350	جواب اول: از روئے قرآن کسی بھی عظیم نعمت کے حاصل ہونے کا دن قوم کے لیے عید کا دن ہوتا ہے	✽
353	جواب دوم: از روئے لغت، کسی بھی قوم کی سالانہ اجتماعی خوشی کا دن عید کا دن ہوتا ہے	✽
357	جواب سوم: از روئے حدیث مسلمانوں کی عیدیں صرف دو نہیں بلکہ کئی ہیں	✽
357	(۱) ارشاد رسول اللہ ﷺ: جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے	✽
358	(۲) ارشاد عثمان غنی رضی اللہ عنہ: جمعہ کیوں عید کا دن ہے	✽
359	(۳) ارشاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: حج کا دن یعنی یومِ عرفہ بھی مسلمانوں کی عید ہے	✽
364	اللہ کی بڑی نعمتوں کے حاصل ہونے والا دن قوم کا بطور عید منانا	✽
366	جواب چہارم: اس اعتراض کا عقلی پوسٹارٹم اور ایک کھلا چیلنج	✽
368	جواب پنجم: ہر دور کے علماء و فقہاء نے یوم میلاد النبیؐ کو عید قرار دیا	✽
368	علامہ سید احمد عابدین رحمہ اللہ مشقی متوفی ۱۳۲۰ھ کا ارشاد	✽
369	سید المحدثین امام قسطلانی رحمہ اللہ متوفی ۹۲۳ھ کا ارشاد	✽
370	نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں	✽

372	سب انبیاء اللہ کی بڑی نعمتیں تھے
376	اعتراض ہفتم: عید میلاد النبی کتبہا کے جنم دن اور عیسائیوں کے بڑے دن کے مشابہ ہے
377	جواب اول: مشابہت کا دعویٰ بے بنیاد ہے
379	جواب دوم: معمولی تغیر سے مشابہت ختم ہو جاتی ہے
381	جواب سوم: کفار سے مشابہت کہاں وجہ حرمت و کراہت بنتی ہے اور کہاں نہیں
383	دلیل اول
384	البحر الرائق کی صاف عبارت
385	شرح فقہ اکبر کی واضح عبارت
386	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کی واضح ترین عبارت
386	مولوی اسماعیل دہلوی وہابی کا اعتراف
391	جواب چہارم: کئی اچھے کام کافروں نے شروع کر رکھے تھے نبی ﷺ نے انہیں اپنا لیا
393	ایک تحقیق: مشابہت کے بارہ میں دیوبندیوں کے ایک شبہ کی دندان شکن تردید

(منظوم کلام بقلم مصنف کتاب علامہ قاری محمد طیب نقشبندی)

جشن عید میلاد النبی ﷺ

اہل ایمان کی علامت جشن میلاد النبی ﷺ
 سرور دیں کی محبت جشن میلاد النبی ﷺ
 دی بشارت انکی رب نے انبیاء کی بزم میں
 حق تعالیٰ کی ہے سنت جشن میلاد النبی ﷺ
 ہر نبی نے دی بشارت انکی اپنی قوم میں
 انبیاء کی ہے عقیدت جشن میلاد النبی ﷺ
 خود رسول اللہ نے اپنی ولادت کی بیاں
 ہے یہ خود آقا کی سنت جشن میلاد النبی ﷺ
 آپ کے میلاد پر جل بھن گیا شیطان تھا
 ہے یہ شیطاں پر مصیبت جشن میلاد النبی ﷺ
 حضرت عباس کرتے ہیں بیاں میلاد کا
 ہے صحابہ کی محبت جشن میلاد النبی ﷺ
 ساعت میثاق سے جاری ہے یہ ذکر نبی
 اور رہے گا تا قیامت جشن میلاد النبی ﷺ
 مستقل رکھیں گے طیب سن لو سارے منکرو
 تا قیامت اہل سنت جشن میلاد النبی ﷺ

(منظوم کلام بقلم مصنف کتاب علامہ قاری محمد طیب نقشبندی)

آیا کملی والا پیارا صلی اللہ علیہ وسلم

(بطرز، سچی بات سکھاتے یہ ہیں)

آیا کملی والا پیارا

رب کا ہے وہ راج ڈلارا

آیا مسکینوں کا ملجا

اور یتیموں کا ہے سہارا

انکی ولادت صبح بہارا

نور نہیں ڈوبا عالم سارا

آمنہ بی کے گھر میں آیا

عبداللہ کی آنکھ کا تارا

جنت سنوری کعبہ چہکا

حق نے ہر اک فلک نکھارا

شرق و غرب میں اور کعبہ پر

جھنڈا اک اک رب نے اتارا

آقا آئے خوشیاں مناؤ

طیب کام ہے کتنا پیارا

(منظوم کلام بقلم مصنف کتاب علامہ قاری محمد طیب نقشبندی)

آئے کملی والے آقا محبوب رحمان

(بطرز، اللہ اللہ اللہ لا الہ الا هو)

آئے کملی والے آقا محبوب رحمان

خوش ہے ہر اک اہل ایمان جلتا ہے شیطان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

انکی امت میں ہونے کی نبیوں نے کی ہے دعاء

حق نے کیا ہمیں انکی امت ہم ان پہ قربان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

دے کر ایسی نعمت کبریٰ اہل ایمان کو

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ کہ کر رب نے جتلیا احسان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

شافع روزِ محشر وہ ہیں صاحبِ کوثر وہ

ختمِ رسل مولائے کل ہیں محبوب سبحان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

وجہ تخلیقِ عالم ہے ان کی پیاری ذات

حق نے بنائے انکی خاطر میں یہ سارے جہان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

اُن کے سبب سے ہم ہیں انساں ہے یہ بڑا انعام

اُن کے صدقے ہم ہیں مومن ان سے ملا ایمان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

ان سے ملی نماز ہے ہم کو حج بھی ان سے ملا

ان سے ملا ہے ہم کو رمضان ان سے ملا قرآن

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

طیب ان کی خوشی سے کافر کو بھی ملے انعام

ان کی خوشی میں جشن منانا بخشش کا سامان

(نبی جی اللہ، اللہ، اللہ لا الہ الا هو)

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا۔ یہ کتاب ”جشن عید میلاد النبیؐ“ میرے دور جوانی

کی تحریر ہے، یہ میری ابتدائی تحریرات میں سے ہے، اس وقت میری عمر تیس یا چوبیس

برس تھی، میں ان دنوں پاکستان میں قیام پذیر تھا اور درس نظامی کی تدریس کرتا تھا، اور

تدریس میں سے وقت نکال کر بعض موضوعات پر تحریر بھی کرتا تھا، اس کتاب کا مسودہ

میں نے لاہور کے ایک اشاعتی ادارہ کو دیدیا، مگر بوجہ وہ اس کو نہ چھاپ سکے، یہ

قریباً سن ۱۹۸۴ کی بات ہے، اس کے بعد میں برطانیہ چلا گیا اور اب قریباً عرصہ پچیس

سال سے وہیں مقیم ہوں، برطانیہ میں بھی اب تک تحریر و تالیف کا سلسلہ جاری ہے، اس

دوران میں نے قرآن کریم کی تفسیر لکھی، جو طباعت کے آخری مراحل طے کر رہی

ہے، اور ممکن ہے کہ اسی برس ساری تفسیر بنام برہان القرآن چھپ کر بازار میں آجائے،

تفسیر کے بعد میں نے سنن ابن ماجہ کی عربی شرح بنام ”اسعاف الحاجہ“ لکھی جو طبع

ہو کر بازار میں آگئی ہے، اور میں نے طبرانی صغیر کی شرح بھی لکھی اور اب سنن ابو

داؤد کی شرح میں لگا ہوا ہوں،

اس سلسلہ میں ہم نے داتا دربار مارکیٹ لاہور میں مکتبہ برہان القرآن

کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا ہے، اور اس مکتبہ کی طرف سے اسعاف الحاجہ

چھپی ہے، اور میری دوسری تصنیف دلائل ختم نبوت بھی چھپی ہے۔ علاوہ ازیں اس

مکتبہ نے میرے والد گرامی محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد علی رحمہ اللہ کی تصنیف ”تعارف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ“ بھی چھاپی ہے، اور والد گرامی رحمہ اللہ کی حیات مبارکہ پر بھی ایک کتاب مکتبہ کی طرف سے چھپ کر آئی ہے، مزید یہ مکتبہ میری دیگر تصانیف کو بھی تیزی سے چھاپ کر لا رہا ہے، جن میں سرفہرست تفسیر برہان القرآن ہے، اور مکتبہ کے ناظم میرے بھتیجے مولانا نعمان رضا اشاعت کتب میں بڑی تندی و چابک دستی سے کام کر رہے ہیں، اللہ ان کی ہمت و حوصلہ میں اضافہ فرمائے الغرض یہ کتاب قریباً پچیس برس کی تاخیر سے چھپ رہی ہے، اللہ نے ہر کام کا وقت رکھا ہے، لکل اجل عندہ کتاب، قد جعل اللہ لکل شیء قدراً، اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ امت میں اختلافات کو کم کرے اور ہم سب کا سراپنے اور اپنے رسول کے آگے خم کرے۔

مصنف

قاری محمد طیب نقشبندی

باب اول

جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز کے دلائل

فصل اول

جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر آیات قرآنیہ

پہلی آیت

اللہ تعالیٰ نے عالم اول میں بزم انبیاء کے اندر جلسہ ذکر آمد رسول منعقد فرمایا۔

سورہ آل عمران

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۸۱﴾ (سورہ آل عمران آیت ۸۱، پارہ ۳، رکوع ۱۷)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جو میں تمہیں کتاب اور حکمت دے دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری ہر بات کی تصدیق کرنے والا ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب (انبیاء) نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو تم ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ اور میں (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

وضاحت:

کلمہ واذ بتلارہا ہے کہ اس آیت میں کوئی خاص واقعہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔

ترجمہ: اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

(دیکھئے مواہب لدنیہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ ۴۶، طبع بیروت بحوالہ مسند عبد الرزاق رحمہ اللہ) پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے انوار نبی ﷺ کے نور سے پیدا فرمائے اور آپ کے نور سے ہی لوح و قلم اور زمین و آسمان پیدا فرمائے۔ دیکھئے حوالہ مذکورہ اور نشر الطیب مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ ۵ وغیرہ۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو جو نوروں کو شکلوں میں تھے جمع فرمایا۔ اس بزم میں نبی ﷺ کا نور تمام انبیاء کے انوار پر غالب تھا جسے دیکھ کر انبیاء نے سوال کیا کہ اے اللہ یہ نور کون سا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کا نور ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے انبیاء جب تم دنیا میں چلے جاؤ گے تمہیں کتاب و حکمت مل جائے گی اور تمہاری نبوت کا چرچا ہو چکا ہوگا ایسے میں تم میں سے کسی کے دور میں اگر یہ رسول دنیا میں تشریف لے آئے اور اس کی آمد مبارکہ کا اعلان ہو جائے تو تم اس پر ایمان لانا اور دل و جان سے اس کی مدد کرنا۔ یعنی تم مقتدی بن جاؤ گے اور میرا حبیب امام بن جائے گا گویا اللہ تعالیٰ نے عالم ازل میں اپنے حبیب ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے ذکر کا جلسہ منعقد کیا۔

اس واقعہ کی تفصیل مفسرین کے اقوال سے پڑھیے

حضرت علیؑ کی زبان سے اس آیت کی تفسیر

عن علی بن ابی طالب قال لم یبعث الله عزوجل نبیا آدم فمن بعده الا اخذ علیه العهد فی محمد لئن بعث وهو حی لیؤمنن به و لینصرنه و یامره فیاخذ العهد علی قومه فقال و اذاخذ الله میثاق الخ

(تفسیر جامع البیان علامہ ابن جریرؒ طبری جلد ۳، صفحہ ۲۳۶، طبع بیروت - تفسیر درمنثور، علامہ سیوطیؒ جلد ۲، صفحہ ۴۷، طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء سے نبیؐ کے بارے میں عہد لیا کہ اگر کسی نبی کی (ظاہری) زندگی میں آپ تشریف لے آئیں تو اس نبی کو آپ پر ایمان لانا ہوگا اور آپ کی مدد کرنا ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اپنی امت سے بھی ایسا ہی عہد لینے کا حکم دیا اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: و اذاخذ الله میثاق الخ۔

مفسرین نے یہی تفسیر بعض تابعین سے بھی روایت کی ہے۔ اس بارہ حضرت علامہ احمد بن محمد قسطلانی شافعی شارح بخاری جو اپنے دور کے کبیر ترین محدث اور ولی کامل تھے، کی بھی سنیں:

علامہ قسطلانی و شیخ عبدالحق وغیرہما کا ارشاد

وقیل ان الله تعالى لما خلق نور نبینا محمد صلی الله

علیه وسلم امره ان ینظر الی انوار الانبیاء علیہم السلام و الصلوة فغشیهم من نوره ما انطقهم الله به و قالوا یا ربنا من غشینا نوره فقال الله تعالیٰ هذا نور محمد بن عبد الله ان امنتهم به جعلتکم انبیاء قالوا امنا به و بنیوتہ فقال الله تعالیٰ اشهد علیکم قالوا نعم فذلک قوله تعالیٰ و اذاخذ الله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة۔

(مواہب لدانید مع زرقانی جلد اول، ص ۴۵، مطبوعہ بیروت) (جواہر البحار جلد ۴، ص ۲۰۰، رسالہ

تعظیم الاتفاق شیخ احمد بن ناصر اسلاوی) (مدارج النبوت جلد اول ص ۳، طبع سکر)

ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا تو اس نور کو تمام انبیاء علیہم السلام کے انوار کی طرف دیکھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے تمام انوار کو گھیر لیا (لپیٹ میں لے لیا) جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان انوار کو قوت گویائی دی اور وہ بولے کہ اے ہمارے پروردگار! یہ کون ذات ہے جس کا نور ہم پر غالب آیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ محمد بن عبد الله صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو میں تمہیں نبی بناؤں گا۔ کہنے لگے ہم ان کی نبوت پر ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تم پر اس بات کا گواہ ہوں، کہنے لگے درست ہے تو یہ مفہوم ہے اس آیت کا و اذاخذ الله میثاق الخ۔

اس آیت اور اس کی تفسیر سے یہ فوائد حاصل ہوئے

۱۔ جس مجلس ازل میں تمام انبیاء انوار کی شکل میں موجود تھے اللہ تعالیٰ نے اس محفل یا جلسہ میں نبی ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا تذکرہ فرمایا، کہ اے انبیاء! میرے محبوب کی دنیا میں جلوہ گری عالم دنیا میں ان کا ظہور و ورود تمام دنیا کے لیے میری طرف سے بہت بڑا انعام و احسان ہو گا اے انبیاء جب میرا حبیب تشریف لائے تو تم مقتدی بن جاؤ گے وہ امام ہو گا اور تم غلام بن جاؤ گے وہ تمہارا آقا و مولیٰ ہو گا اور اے انبیاء! تم پر لازم ہے کہ دنیا میں جا کر میرے پیارے حبیب کی عظمت کے چرچے کرو اہل دنیا کو ان کی آمد کی بشارت دو تا کہ تمام نسل انسانیت میرے مصطفیٰ کی عظمتوں سے واقف ہو جائے۔ ﷺ

۲۔ معلوم ہوا نبی ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر خیر کرنا اور آپ ﷺ کی دنیا میں آمد و ظہور کا تذکرہ کرنے کے لیے محفل قائم کرنا سنت الہیہ ہے اور اس کو اہل سنت محفل میلاد کہتے ہیں کیونکہ محفل میلاد نام ہی اس چیز کا ہے کہ چند مسلمان جمع ہو کر نبی ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا تذکرہ کریں۔

۳۔ محفل میلاد کو بدعت و ضلالت کہنا نری جہالت ہے منکرین محفل میلاد ہم اہل سنت سے پوچھتے ہیں کہ اس محفل کا آغاز کب سے ہوا ہے؟ کیا یہ دور رسالت میں ہوتی تھی کیا دور صحابہ میں اس کا وجود ہے؟ اور یہ کہ اس محفل کو ایجاد کرنے والا کون ہے؟ ہم کہتے ہیں محفل میلاد کا آغاز اللہ تعالیٰ نے عالم ازل میں فرمایا اور تمام انبیاء کو حکم فرمایا کہ میرے نبی ﷺ کی تشریف آوری کے ذکر کی محفلیں اپنی اپنی امتوں میں ہمیشہ جاری و ساری رکھیں۔

۴۔ آج جو محفل میلاد ہم اہل سنت قائم کرتے ہیں اس کی شکل و صورت کئی اعتبار سے اس محفل میلاد سے ملتی جلتی ہے جو اللہ نے ازل میں قائم فرمائی۔ مثلاً: ۱۔ اس محفل میں تمام انبیاء کے سامنے اللہ تعالیٰ بطور مقرر تقریر کر رہا تھا اور انبیاء کرام سن رہے تھے اسی طرح ہماری محفل میلاد میں ایک مقرر تقریر کرتا ہے دوسرے لوگ سنتے ہیں۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں نبی ﷺ کی دنیا میں آمد کا ذکر کیا اسی طرح ہمارا مقرر کرتا ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو اپنے حبیب ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا اسی طرح ہمارا مقرر اور خطیب اہل اسلام کو تلقین کرتا ہے کہ نبی ﷺ سے محبت رکھو آپ ﷺ کی اطاعت کرو آپ ﷺ کی ہر سنت کو اپناؤ اور دین اسلام پر سختی سے قائم رہو۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ ہماری قائم کردہ محفل میلاد میں مقرر بھی ایک عام عالم دین ہوتا ہے اور سننے والے بھی ہمارے جیسے عام لوگ ہوتے ہیں۔ مگر ہم قربان جائیں اس محفل پر جو اللہ نے عالم ازل میں قائم کی، جس میں تقریر کرنے والا تھا خود خدا، سننے والے تھے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء اور محفل کا موضوع تھا میلاد مصطفیٰ ﷺ۔

ہماری محفل کی رپورٹ ہم خود بیان کرتے ہیں لیکن جب محفل کا مقرر خدا ہو سامعین انبیاء ہوں تو رپورٹ قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ

غالباً حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ نے اسی ازل والی محفل میلاد کا نقشہ کھینچتے ہوئے

خدا خود میرے مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

دوسری آیت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں جلسہ ذکر میلاد قائم فرمایا

سورة الصف

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ
اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا
جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ⑤

(سورة الصف مکیہ آیت ۶، پارہ ۲۸، رکوع ۹)

ترجمہ: اور یاد کیجئے جب کہا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اے بنی اسرائیل بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف، تصدیق کرنے والا اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور بشارت دینے والا اس رسول کی جو میرے بعد دنیا میں آئے گا جس کا نام ہے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو جب وہ رسول ان کے پاس آگیا تو کہنے لگے یہ کھلا جادو ہے۔

وضاحت:

لفظ یبنی اسرائیل بتلا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آیت مذکورہ کا خطاب ایک مجمع یا ایک محفل میں فرمایا اور خطاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر کیا اور آپ کے نام کی نشاندہی بھی کی اور حقیقت یہ ہے کہ محفل میلاد بھی اسی چیز کا نام

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر کیا جائے، پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ محفل میلاد مصطفیٰ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی قائم فرمائی اور حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ خطاب کر کے وہ وعدہ پورا کیا ہے جو انہوں نے عالم ازل کی سائنۃ الذکر محفل میلاد میں اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، کیونکہ قارئین نے ابھی پیچھے پڑھا ہے کہ اللہ نے عالم ازل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں جلوہ گری اور تشریف آوری کو بزم انبیاء میں بیان فرمایا، اور ہر نبی کو حکم دیا کہ اگر تمہارے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو تمہیں ان پر ایمان لا کر ان کی اتباع کرنا ہوگی اور اگر تمہارے دور میں ان کا ظہور نہ ہو تو اپنی قوم کو ان کی آمد کے لیے منتظر رہنے کا حکم دینا ہوگا۔

اور انجیل کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اکثر و بیشتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا تذکرہ کرتے رہتے تھے۔

بلکہ ہر نبی کی اللہ کی طرف سے یہ ذمہ داری رہی ہے کہ وہ اپنی قوم کی محفلوں اور مجالس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے تذکرے کرتا رہے جیسا کہ پیچھے گزرا۔

نتیجہ: محفل میلاد اسی لیے منعقدہ کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا ذکر کیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کب کہاں اور کن حالات میں پیدا ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کائنات رنگ و بو میں کیا بہار آگئی کفر و مشرک کے آتش کدے کیسے بجھ گئے کفر کے ایوانوں میں کیسے زلزلے آگئے، اور خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کی ولادت کے صدقے میں دنیا پر نور و رحمت کی کیا کیا بارش کی۔

معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر کرنے کے لیے محفل سبحان سنت انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسے بدعت ضلالت کہنا حماقت کی اعلیٰ مثال ہے۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْاَبْصَارِ ⑥

تیسری آیت

اللہ نے قرآن پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کا میلاد بیان فرمایا ہے

سورة آل عمران

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا
وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا
وَضَعْتُ ۖ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ
وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

(سورة آل عمران، آیت ۳۵ تا ۳۶، پارہ ۳، رکوع ۱۲)

ترجمہ: اور یاد کیجئے جب کہا عمران کی بیوی نے کیا اے میرے پروردگار! میں تیرے لیے نذر مانتی ہوں اس بچہ کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ وہ صرف تیری عبادت کے لیے آزاد رہے گا، تو اے میری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے تو جب اس (عمران کی بیوی) نے بچہ جنا تو بولی اے پروردگار! یہ تو میں نے بچی جنی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے کیا جنا، اور نہیں ہے لڑکا اس لڑکی جیسا اور بولی میں نے اس کا مریم نام رکھا ہے اور (اے خدا) میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

وضاحت:

حضرت عمران (جو حضرت عیسیٰ کے نانا جان ہیں) کی بیوی حضرت جناب حنہ جب حاملہ ہوئیں تو اللہ کے لیے نذر مان لی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اللہ کے لیے وقف ہے یہ پیدا ہو کر صرف اللہ کی عبادت اور اس کے گھر بیت المقدس کی خدمت کرے گا، اور مقصد یہ تھا کہ شاید اس نذر کی برکت سے لڑکا پیدا ہوگا، کیونکہ بیت المقدس کی خدمت صرف مرد ہی کرتے تھے۔ مگر ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی تو عرض کرنے لگیں اے خدا یہ تو بچی ہو گئی اب نذر کیسے پوری ہوگی؟ اللہ نے فرمایا: اس لڑکی کی عظمت کو لڑکا نہیں پاسکتا، میں جانتا ہوں کہ یہ لڑکی اللہ کی عبادت مردوں سے زیادہ کرے گی اور بیت المقدس میں ہی زندگی گزارے گی، پھر حضرت حنہ نے عرض کیا کہ اے خدا میں اس بچی کا نام مریم رکھتی ہوں اور اسے اس کی اولاد سمیت تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۱۲

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے بچپن اور لڑکپن کے حالات ارشاد فرمائے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم اس کا صرف ترجمہ پیش کرتے ہیں:

سورة آل عمران

ترجمہ: اور (اے نبی!) تم اس وقت ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلیں ڈالتے تھے کہ حضرت مریم کی کفالت ان میں سے کون کرے اور تم اس وقت ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑا کر رہے تھے۔

(آل عمران آیت ۴۳)

وضاحت:

یعنی حضرت حنہ نے مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کے خدام (جنہیں احبار کہا جاتا

ہے) کے پردہ کر دیا۔ اب وہ خدام آپس میں قرعہ ڈالنے لگے کہ اس بچی کو کون اپنی حفاظت اور کفالت میں لے گا؟ تو سب نے بہتی نہر میں قلیں پھینکیں کہ جس کی قلم بہتے پانی سے کھڑی رہے گی وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ جب یہ قرعہ پڑا تو حضرت زکریا علیہ السلام (جو رشتہ میں حضرت مریم کے خالو تھے) کی قلم کھڑی رہی چنانچہ انہوں نے حضرت مریم کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ اللہ فرماتا ہے:

سورة آل عمران

ترجمہ: تو اے (حضرت مریم کو) اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا علیہ السلام کی نگہبانی میں دے دیا، جب بھی حضرت زکریا اس (مریم) کے پاس نماز پڑھنے کی جگہ جاتے وہاں ان کے پاس نیا رزق پاتے بولے اے مریم یہ (رزق) تیرے پاس کہاں سے آیا؟ کہنے لگیں وہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب دیتا ہے۔ (آل عمران، آیت: ۳۷)

یہ ہے ان واقعات کا مختصر خلاصہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت مریم علیہا السلام کے میلاد اور ان کے بچپن کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔ اب آئیے انہی حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت جناب عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میلاد کی طرف۔

چوتھی آیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد بیان فرمایا ہے

سورة مریم

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا

شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۖ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ ۖ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لِكَ غُلَامًا ۖ زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكْ بِغِيًّا ۝ قَالَ كَذَلِكَ ۖ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىٰ هَيْئٍ ۖ وَلَنَجْعَلَ لَآيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً ۖ مِنَّا ۖ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ ۖ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهَزَيْتَنِ إِلَيْكَ ۖ يُجْذِعُ النَّخْلَةَ تُسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرِينِ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۖ فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۝ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَمْرُؤٌ لَّكَدُ جِئْتَ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يَا خُتُّ هُرُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوْءٌ وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيًّا ۝ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۖ آتَنِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۖ وَجَعَلَنِي مُبْرَكًا آيِنَ مَا كُنْتُ ۖ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي ۖ وَلَمْ يَجْعَلْنِي

جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ
وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ (سورۃ مریم آیت: ۱۶ تا ۳۳، پارہ ۱۶، رکوع ۵)

ترجمہ: اور ذکر کیجئے کتاب میں مریم علیہا السلام کا جب انہوں نے اپنے گھر والوں سے علیحدہ شرقی مکان چھوڑ لیا اور لوگوں سے پردہ کر لیا تو ہم نے ان کی طرف اپنے روح الامین فرشتہ کو بھیجا جو اس (مریم) کے لیے مکمل بشری صورت میں ظاہر ہوا وہ کہنے لگیں میں تجھ سے خدائے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں خواہ تم متقی ہو، جبرائیل نے فرمایا میں تو تمہارے رب کا فرستادہ ہوں تاکہ تمہیں پاکیزہ دے دوں۔ وہ کہنے لگیں میرے کیسے بیٹا ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ایسے ہی تمہارے رب نے فرمایا یہ (بن باپ بیٹا دینا) مجھ پر بہت آسان ہے اور ہم اس (بیٹے) کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنانا چاہتے ہیں اور اپنی طرف سے رحمت، اور یہ فیصلہ ہو چکا ہے، تو وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ) حاملہ ہو گئی اور دور کا مکان اختیار کر لیا تو درد زہ اسے کھجور کے تنے کے پاس لے آیا وہ کہنے لگی اے کاش میں اس پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری چیز ہو گئی ہوتی، تو جبرائیل نے اسے نشیب سے آواز دی کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے بیٹے چشمہ بنا دیا ہے اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف جھنجھوڑ دیا وہ تم پر پکی ہوئی کھجوریں گراے گا تو کھاؤ پیو اور (بچے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو اگر تمہیں کوئی بشر دکھائی دے تو (اشارے سے) کہہ دو میں

نے اللہ رحمان کے لیے (غاموشی کا) روزہ رکھا ہے میں آج کسی انسان سے کلام نہ کروں گی تو وہ اپنے بچے کو اٹھائے قوم میں آئی۔ وہ کہنے لگے اے مریم! تو نے بڑا کام کیا ہے، اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ بڑا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی، تو حضرت مریم نے بیٹے کی طرف اشارہ کر دیا وہ کہنے لگے ہم اس بچے سے جو ماں کی گود میں ہے، کیسے بات کر سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ماں کی گود میں) بول پڑے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا اور مجھے برکت والا بنایا۔ جہاں بھی میں قیام کروں اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی جب تک زندہ رہوں اور اسے نے مجھے اپنی والدہ کا فرماں بدار بنایا اور جابر و بد بخت نہیں بنایا اور جس دن میں پیدا ہوا اس دن مجھ پر سلام ہو پھر مرنے کے دن اور دوبارہ زندہ کیے جانے کے دن بھی مجھ پر سلام ہو۔

وضاحت:

حضرت مریم بیت المقدس سے ملحقہ مکان (جس میں ان کے خالو حضرت زکریا علیہ السلام اور خالہ حضرت ایشاع رہتی تھیں) میں بچپن سے عبادت کرتے کرتے جو ان ہو گئی تھیں ایک روز بیت المقدس کے مشرقی حصہ میں تشریف فرما تھیں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بصورت انسان ظاہر ہوئے حضرت مریم نے چیخ و پکار کرنے کی بجائے فرمایا اے شخص یہاں سے چلا جا میں تنہا ہوں، تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ القصہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے جناب مریم کے گریبان میں پھونک دیا جس سے وہ حاملہ ہو گئیں اور بچہ پیدا ہونے کی تکلیف شروع ہو گئی۔

آپ فوری طور پر مارے شرم کے آبادی سے نکل کر جنگل کو روانہ ہو گئیں جب درد شدید ہو گیا تو آپ کھجور کے ایک سوکھے اور خالی تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں۔ وہیں حضرت عیسیٰ کی ولادت ہوئی آپ بہت پریشان تھیں کہ میرے ساتھ یہ کیا ماجرا بن گیا ہے۔ اب میں قوم کو کیا منہ دکھاؤں گی، اتنے میں جنگل کے نشیب سے جبریل امین نے پکارا اے مریم غم نہ کریں۔ دیکھو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بچے تمہارے پیٹے کی ایڑیوں کی رگڑ سے پتھر میں سے چشمہ جاری کر دیا ہے۔ آپ اس سوکھے تنے کو ہلائیں یہ تر کھجوریں برسائے گا۔ جو خدا سخت پتھر سے چشمہ جاری کر سکتا اور سوکھے تنے کو ایک لٹھ میں پھل دار بنا سکتا ہے وہ بغیر باپ کے اولاد بھی دے سکتا ہے۔ اب آپ قوم کی طرف چلی جائیں چپ کاروزہ رکھ لیں اور اگر کوئی پوچھے کہ بچہ کہاں سے آیا ہے تو اشارہ کر دینا کہ میں نے چپ کاروزہ رکھا ہے۔ آج نہیں بولوں گی، چنانچہ جب آپ قوم میں آئیں، لوگوں نے بہتان بازی شروع کی تو آپ نے پیٹے کی طرف اشارہ کر دیا، بیٹا (یعنی حضرت عیسیٰ) اپنی والدہ کے اشارہ کو سمجھ گیا اور فوراً بول اٹھا کہ میں بندہ خدا ہوں خدا نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا ہے (اور نبی کی ماں بدکارہ نہیں ہو سکتی) میں جہاں جہاں دنیا میں رہوں گا برکتیں بانٹتا جاؤں گا اور خدا نے مجھے اپنی والدہ کا فرمان بردار بیٹا بنایا ہے۔

ان آیات سے فوائد حاصل ہوئے

۱- میلاد عربی لفظ ہے جس کا معنی ہے وقت ولادت یا جانے ولادت لسان العرب حرف دال میں ہے: میلاد الرجل اسم لوقت ولادته۔ یعنی کسی شخص کے وقت ولادت کو اس کا میلاد کہتے ہیں اسی طرح فیروز اللغات فارسی

میں ہے۔ میلاد، کسی کی جائے ولادت یا وقت ولادت۔ بلکہ اس لفظ کے استعمال میں مزید وسعت کر کے مطلقاً بمعنی ولادت بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے النعمۃ الکبریٰ میں ہے:

من انفق دھماً علی قراءة میلاد النبی

اور ترمذی شریف جلد ۲، ص ۲۵۲ میں ہے:

قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ نے کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدام

منہ فی المیلاد۔

ترجمہ: نبی ﷺ شان میں مجھ سے کہیں بڑے ہیں اور میلاد میں میں ان سے بڑا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران اور سورۃ مریم کی آیات مذکورہ میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کا مقام ولادت بیان کیا ہے اور ولادت کی تفصیل لکھی ہے، معلوم ہوا انبیاء عظام اور بزرگان دین کا میلاد بیان کرنا سنت الہیہ ہے، اور ہم اہل سنت و جماعت بھی محفل میلاد اسی لیے منعقد کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ولادت کے مقام اور وقت ولادت ظاہر ہونے والے معجزات و خوارق عادت امور بیان کیے جائیں۔

۲- اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حضرت عیسیٰ و مریم کے ایام رضاعت اور زمانہ بچپن و لڑکپن کے احوال و فضائل بیان فرمائے ہیں اور محفل میلاد میں بھی نبی ﷺ کے ایام رضاعت، زمانہ بچپن اور دور لڑکپن کی عظمتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اس لیے بانگ دہل کہنا چاہئے کہ محفل میلاد مکمل طور پر سنت الہیہ کی پیروی ہے، ہم اہل سنت محفل میلاد میں یہ بیان کرتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ

کی ولادت پر سوکھے تنے کے پھل دار ہونے، پتھر میں سے چشمہ جاری ہونے اور ماں کی گود میں کلام کرنے جیسے کمالات ظاہر ہوئے ہیں تو نبی ﷺ کی ولادت پر ظاہر ہونے والے نظارے میں قدرت کی شان ہی زالی ہے آپ کی ولادت پر کسریٰ کے محلات کے مینارے زمین بوس ہو گئے۔ آتش کدہ ایران سرد ہو گیا۔ ساری کائنات نور سے بھر گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت کے صدقے تمام سال ساری دنیا والوں کو لڑکے ہی لڑکے دیے۔ حضرت آمنہ کو عورتوں والی تکلیف نہ ہوئی، ولادت کے وقت حضرت آمنہ نے وہ نور دیکھا جس سے شام کے محلات نظر آ گئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل کتب حدیث و سیرت میں دیکھیں۔ یعنی میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے عظمت مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۳۔ تمام جہان گویا ایک مجمع یا ایک محفل ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی صورت میں اسی مجمع کو خطاب فرما رہا ہے اور انبیاء و اولیاء کرام کے میلاد بیان فرمایا رہا ہے۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۴) اسماعیل علیہ السلام (۵) یوسف علیہ السلام (۶) حضرت مریم علیہا السلام۔

معلوم ہوا کہ میلاد رسول کے لیے محفل قائم کرنا نہ صرف جائز بلکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل کی توفیق دے اور محفل میلاد کو برا کہنے سے بچائے۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ ①

پانچویں آیت

اللہ تعالیٰ نے سال بہ سال جشن نزول قرآن منانے کا حکم دیا

سورۃ یونس

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تُكْمُ مَوْعِظَتِهِ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۚ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ① (سورۃ یونس، آیت: ۵۷ تا ۵۸، پارہ ۱۱، رکوع ۱۱)

ترجمہ: اے لوگو! تحقیق آگئی تمہارے پاس نصیحت (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لیے تو اس پر چاہئے کہ وہ خوشی کریں یہ (قرآن پاک یا یہ خوشی) بہتر ہے اس (مال و دولت سے جو وہ جمع کرتے ہیں)

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے پاس وہ قرآن آگیا جس کی یہ چار بڑی صفات ہیں:

- ۱۔ رب کی طرف سے نصیحت۔
 - ۲۔ مرض ہائے قلوب کی شفا۔
 - ۳۔ مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت۔
 - ۴۔ لہذا ایسے بابرکت کلام کے تشریف لانے پر مسلمانوں کو چاہئے کہ خوشی کریں۔
- اب ہم نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مولیٰ! یہ خوشی کب کیا کریں اور کیسے کیا کریں۔ کیا اس کے لیے دن مقرر کرنا بھی جائز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب قرآن کریم

میں یوں دیا:

سورة القدر

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ
الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ
الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرِ ۚ
سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(سورة القدر، پارہ ۳۰، رکوع ۳۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے (قرآن کو) شب قدر میں اتارا اور تم کیا جانو
شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور
جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے وہ سلامتی
ہے صبح چمکنے تک۔

وضاحت:

چونکہ ہم نے سوال کیا تھا کہ نزول قرآن کی خوشی کیسے منائیں۔ اللہ نے سورہ القدر
میں جواب دیا کہ جس رات (یعنی شب قدر) میں یہ قرآن نازل ہوا جب بھی وہ رات
آئے سب مسلمان اس میں عبادت کریں انہیں ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ
ثواب دیا جائے گا۔

اس آیت سے یہ فائدے حاصل ہوئے

۱- جس دن یا جس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بڑی نعمت ملے اس
دن یا اس رات میں مسلمانوں کو اظہار مسرت و فرحت کرنا چاہئے جیسا کہ فرمایا:

فلیفرحوا۔ "وہ خوشی کریں" اور جب بھی سال کے بعد وہ دن لوٹ کر آئے
اہل اسلام کو ہر سال پابندی سے اس پر خوشی کرنا چاہئے جیسا کہ اللہ نے ہر سال
شب قدر میں نزول قرآن کی خوشی کا حکم دیا ہے۔

۲- خوشی کا طریقہ یہ ہے کہ عبادت کی جائے ہر وہ کام کیا جائے جس میں اللہ
تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہو اور مسرت و فرحت کا اظہار ہوتا ہو۔ مثلاً عبادت
کرنا، نوافل پڑھنا، روزہ رکھنا، غرباء میں کھانے تقسیم کرنا، مسلمانوں کا ایک جگہ
جمع ہو کر اس نعمت کا تذکرہ کرنا اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا وغیرہ اسی لیے تمام
مکاتب فکر بشمول بریلوی دیوبندی اہل حدیث وغیرہم شب قدر میں جشن نزول
قرآن کے عنوان سے جلسے اور محفلیں قائم کرتے ہیں چراغاں کرتے ہیں اور
محافل شبینہ منعقد کرتے ہیں، تقاریر ہوتی ہیں، عظمت قرآن کا بیان ہوتا ہے
اور بتلایا جاتا ہے کہ آج ہم اس قدر اظہار مسرت اس لیے کر رہے ہیں کہ آج
ہمیں اللہ نے عظیموں والا قرآن عطا فرمایا ہے۔

۳- اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن نعمت ہے، مگر یاد رکھئے قرآن لانے والا نبی
اس سے بھی کہیں زیادہ بڑی نعمت ہے۔ (ہم آگے چل کر بتلائیں گے کہ نبی
ﷺ کی ذات ہر نعمت سے بڑی نعمت ہے) اگر جشن نزول قرآن کی
محفلیں ہر سال پابندی سے قائم کرنا جائز ہے تو نبی ﷺ کی ولادت کے دن
جشن میلاد النبی کی محفلیں بطریق اولیٰ جائز ہیں۔

اگر ہم نزول قرآن کا جشن مناتے ہیں تو ہمارا حق بنتا ہے کہ آمد رسول کے دن
اس سے زیادہ ولولے کے ساتھ جشن میلاد مصطفیٰ منائیں، جلسے کریں، کھانے پکائیں،
چراغاں کریں وغیرہ، کیا ہمیں قرآن سے محبت ہے اور قرآن والے رسول سے کوئی محبت

نہیں؟ ارے! قرآن تو اس رسول کی صفات کا نام ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
كان خلقه القرآن۔

یاد رہے اس سوچ میں ہم اکیلے نہیں بلکہ مستند محدثین و فقہاء بھی اس امر کے قائل ہیں کہ میلاد النبیؐ کی رات شب قدر سے کہیں افضل ہے۔ ذیل میں ہم اس مفہوم کی حاصل چند عبارات پیش کرتے ہیں، جو منصف شخص کو حق واضح کر دیں گی۔ لیکن کسی ہٹ دھرم پر ہمارا کوئی اختیار نہیں۔

مستند علماء اسلام کے نزدیک شب میلاد النبیؐ لیلۃ القدر سے افضل ہے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ

ما ثبت بالسنة

ثم اذا قلنا انه ولد ليلا فتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وسلم و ليلة القدر معطاة له و ما شرف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطاه و ليلة القدر شرف بنزول الملائكة فيها و ليلة المولد شرف بظهوره صلى الله عليه وسلم و لان ليلة القدر وقع التفضل فيها على امة محمد صلى الله عليه وسلم و ليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات

(ما ثبت بالسنة، ذکر شہر ربیع الاول، ص ۵۹، طبع قدیم از ادارہ نعیمیہ موچی گیٹ لاہور)

ترجمہ: پھر اگر ہم یہ کہیں کہ آپؐ کی ولادت رات میں ہوئی ہے تو پھر یہ رات بلاشبہ لیلۃ القدر سے افضل ہے کیونکہ یہ رات آپؐ کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر آپؐ کو عطا کی گئی ہے اور جو چیز آپؐ کی ذات کے طفیل شرافت پائے اس چیز سے بہتر ہوگی جو آپؐ کو عطا ہونے کے سبب مشرف ہوئی ہو۔ لیلۃ القدر کی ایک شرافت یہ بھی ہے کہ اس میں فرشتے اترتے ہیں ظہور کرتے ہیں اور لیلۃ المیلاد میں امام الانبیاءؑ کا ظہور ہوا ہے، پھر لیلۃ القدر میں صرف امت محمدیہ پر انعام ہوا ہے جب کہ لیلۃ المیلاد میں تمام کائنات پر انعام کی بارش ہوئی ہے۔

سندالمحدثین علامہ قسطلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ

مواهب لدنیہ

فان قلت اذا قلنا انه عليه السلام ولد ليلا فايما افضل ليلة القدر او ليلة مولده عليه السلام؟ اجيب بان ليلة مولده عليه السلام افضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة. احدها ان ليلة المولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وسلم و ليلة القدر معطاة له و ما شرف بظهور ذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطيه و لا نزاع في ذلك فكانت ليلة المولد افضل من ليلة القدر. الثاني ان

ليلة القدر شرفت بنزول الملائكة فيها و ليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم و من شرفت به ليلة المولد افضل ممن شرفت بهم ليلة القدر على الاصح المرتضى فتكون ليلة المولد افضل. الثالث ان ليلة القدر وقع فيها التفضيل على امة محمد صلى الله عليه وسلم و ليلة المولد الشريف وقع التفضيل فيها على سائر الموجودات فهو الذي بعثه الله عز وجل رحمة للعالمين فعبت به النعمة على جميع الخلائق فكانت ليلة المولد اعم نفعاً فكانت افضل.

(المواهب اللدنية مع الزرقاني جلد اول ص ۱۳۵-۱۳۶)

ترجمہ: اگر تم کہو کہ جب ہم نبی ﷺ کی ولادت رات میں مانتے ہیں تو پھر کوئی رات افضل ہے۔ لیلة القدر یا شب میلاد؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شب میلاد رسول ﷺ تین طرح شب قدر سے افضل ہے۔ اول: شب میلاد میں آپ ﷺ کا ظہور ہوا اور شب قدر آپ کو عطا کی گئی، تو جو رات آپ کے ظہور سے مشرف ہوئی اور یہ بات بالکل ظاہر ہے اس لیے شب میلاد النبی لیلة القدر سے افضل ہے۔ دوم: لیلة القدر کی شرافت یہ بھی ہے کہ وہ فرشتوں کی آمد کی رات ہے اور شب میلاد امام الانبیاء ﷺ کی آمد کی رات ہے جیسے فرشتوں سے ہمارے رسول ﷺ افضل ہیں یونہی لیلة القدر سے شب میلاد رسول ﷺ

افضل ہے۔ سوم: لیلة القدر میں امت محمدیہ ﷺ پر انعام ہوا اور میلاد شریف کی رات میں سب کائنات پر انعام کی بارش ہوئی کیونکہ آپ کو اللہ نے رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا ہے تو سب میلاد میں خدا کی ساری خدائی پر نعمتوں کو تمام کیا گیا اس لیے یہ رات سب سے زیادہ بابرکت اور افضل ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ، علامہ السید احمد بن عابدین دمشقی وغیرہما

علماء کا فتویٰ

جواہر البحار جلد سوم میں علامہ یوسف نہہانی مصری رحمہ اللہ نے در مختار المعروف فتاویٰ شامیہ کے مصنف محمد بن عابدین رحمہ اللہ کے بھتیجے علامہ السید احمد بن عبد الغنی بن عابدین کا رسالہ نثر الدر علی مولد ابن حجر کو مختصر ادرج کیا ہے۔ اس کی ایک عبارت یہ بھی ہے:

جواہر البحار

و نقل الطحاوی عن بعض الشافعية ان افضل الليالي ليلة المولد صلى الله عليه وسلم ثم ليلة القدر ثم ليلة الاسراء ثم ليلة الجمعة ثم ليلة النصف من شعبان ثم ليلة العيد.

(جواہر البحار جلد ۳، ص ۳۶۸، جواہر العلم السید احمد بن عابدین طبع مصر)

ترجمہ: امام طحاوی نے بعض شافعی علماء سے نقل کیا ہے کہ سب راتوں سے بہتر نبی ﷺ کے میلاد کی رات ہے پھر لیلة القدر پھر شب معراج پھر شب جمعہ پھر شب برأت اور سب سے آخری درجہ پر عید کی رات ہے۔

وضاحت: اس عبارت سے معلوم ہو رہا ہے کہ کئی سارے شافعی علماء امام طحاوی حنفی صاحب مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، علامہ احمد بن عابدین دمشقی اور خود علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ کا یہی عقیدہ ہے کہ کملی والے آقا ﷺ کی شب میلاد ہر رات سے افضل ہے۔ سب راتوں کی خوشیاں اس رات سے کم ہیں۔

قدوة المحدثین سید المحققین امام ابن حجر رحمہ اللہ کا فتویٰ

اسی مذکورہ رسالہ نثر الدرر میں آگے چل کر امام احمد بن عابد بن نے امام ابن حجر کا ایک قول یوں نقل کیا ہے:

جواہر البحار

اقول لكن نقل الداوودي عن النعمة الكبرى و هي مولد ابن حجر الكبير ان اللائق بالقواعد و تحقيق الادلة انا اذا راعينا جلالة صلى الله عليه وسلم لم يمتنع علينا ان نقول ليلة المولد من هذه الحيثية لها شرف اي تشرف حتى على ليلة القدر.

(جواہر البحار جلد ۳ ص ۳۶۷، من جواہر العلامة السید احمد بن عابد بن طبع مصر)

ترجمہ: میں (امام ابن حجر) کہتا ہوں کہ امام داوودی نے النعمة الكبرى (جو علامہ ابن حجر کی میلاد النبی پر کتاب ہے) سے نقل کیا ہے کہ دلائل وقواعد کی تحقیق کی روشنی میں جب ہم عظمت مصطفیٰ ﷺ کا تصور کرتے ہیں تو بلا ممانعت کہہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کے میلاد کی رات بایں حیثیت ایک بہت بڑا مقام رکھتی ہے بلکہ لیلة القدر سے بھی

افضل ہے۔

الامام الشيخ حسين بن محمد بن الحسن الديار كبرى المتوفى

صاحب تاريخ النخيس كافتوى

آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب تاریخ النخیس فی احوال نفس نفیس رضی اللہ عنہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ لیلة النبی لیلة القدر سے افضل ہے۔ فرماتے ہیں:

تاريخ النخيس

فاذا قلنا انه صلى الله عليه وسلم ولد ليلا فليلة

مولده افضل ليلة القدر من وجوه ثلاثة الخ

(تاریخ النخیس فی احوال نفس نفیس رضی اللہ عنہ جلد اول ص ۱۹۸ رکن اول، باب اول، ذکر طالع ولدتہ، طبع بیروت جدید)

ترجمہ: تو جب ہم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رات میں پیدا ہوئے تو پھر آپ ﷺ کے میلاد کی رات تین وجہ سے لیلة القدر سے افضل ہے۔

میں نے آپ کے کلام کا ابتدائی حصہ ذکر کر دیا ہے کیوں کہ اگلے سارے الفاظ وہی ہیں جو امام قسطلانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارات میں گزر چکے ہیں۔ یہ پرانے علماء کا طریقہ ہے کہ اپنا عقیدہ یا فتویٰ انہی الفاظ سے بیان کیا کرتے ہیں جو ان کے اسلاف سے منقول ہوں۔

علماء دیوبند کے سرخیل مولانا عبدالحی لکھنوی کا فتویٰ

مجموعة التقوى

مگر شب میلاد کو شب قدر پر اپنے افتخار ذاتی سے خدا کے سامنے فضیلت

حاصل ہے۔ قصیدہ ہمزہ فی احوال خبر البریہ مصرع قتباهی بك العصور۔ "آپ پر زمانے فخر کرتے ہیں۔"

وقال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوی رحمہ اللہ
فی ما ثبت من السنة ثم اذا قلنا انه ولد لیلا فتلك
الليلة افضل من ليلة القدر۔

ترجمہ: یعنی قصیدہ ہمزہ میں ہے کہ زمانے آپ پر فخر کرتے ہیں تو جس
رات میں آپ پیدا ہوئے اسے آپ پر فخر کیوں نہیں، اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ہم آپ ﷺ کی ولادت رات
میں مانیں تو وہ رات لیلة القدر سے افضل ہے۔

اس کے بعد مولانا عبدالحق نے شیخ صاحب کی وہ ساری عبارت درج کی ہے
جو ابھی ہم پیچھے لکھ آئے ہیں۔

نتیجہ: قارئین! آپ نے درج بالا عبارات پڑھ لیں تقریباً سبھی عبارات میں یہی
بات دہرائی گئی ہے کہ شب میلاد النبی ﷺ میں امت مسلمہ کو جو نعمت ملی اور جو اس پر
اکرام ہوا ہے لیلة القدر میں نہیں ہوا، جب لیلة القدر میں سال بہ سال جشن حصول نعمت
منانا جائز ہے تو شب میلاد النبی ﷺ آنے پر جشن میلاد یا عید منانا کیوں جائز نہیں؟
اگر لیلة القدر میں مسجدوں اور مکانات پر اس لیے چراغاں کرنا جائز ہے کہ اس رات
میں قرآن آیا ہے تو شب میلاد النبی ﷺ میں ولادت رسول کی خوشی میں چراغاں کرنا
کیوں جائز نہیں۔ لہذا دلالت النص سے ثابت ہو رہا ہے کہ بارہ ربیع الاول کو جشن میلاد
النبی ہر صورت جائز اور مستحسن ہے۔

جشن میلاد اور دلالت النص

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ
لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝

(سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اگر والدین میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ
جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور انہیں مت جھڑکو اور ان کے لیے نرم
بات کرو۔

اس آیت میں اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ والدین کے سامنے "اف" یعنی افسوس
کا کلمہ نہیں کہنا چاہئے تاکہ ان کا دل نہ ٹوٹے اور آگے اللہ نے فرمایا: وَلَا تَنْهَرْهُمَا۔
والدین کو جھڑکنا بھی نہیں چاہئے۔ اس آیت میں صرف جھڑکنے کی ممانعت آئی ہے
والدین کو مارنے اور ضرب لگانے کی ممانعت قرآن کے الفاظ میں یوں موجود نہیں
مگر اس سے بطور دلالت النص معلوم ہو رہا ہے کہ والدین کو مارنا اور انہیں ضرب لگانا
بھی ناجائز ہے کیونکہ جب اللہ نے جھڑکنے کو ممنوع قرار دیا ہے حالانکہ اس میں ان کے
لیے مارنے کی نسبت تکلیف کم ہے تو انہیں مارنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ امت مسلمہ پر لیلة القدر کی نسبت شب میلاد
النبی میں انعام و اکرام زیادہ ہوا ہے جیسا کہ علماء محققین کی عبارات ابھی گزری ہیں
جب لیلة القدر میں جشن حصول نعمت منانا اللہ کو محبوب ہے تو شب میلاد میں جشن حصول
نعمت منانا دلالت النص کے مطابق بطریق اولیٰ جائز ہے۔

لیکن مخالفین جشن میلاد بھی کہتے ہیں کہ جشن نزول قرآن یعنی لیلۃ القدر میں اظہار مسرت کا تو اللہ نے حکم دیا ہے شب میلاد پر ایسا حکم کہاں ہے تو ہم بھی کہیں گے کہ اللہ نے تو ہمیں صرف والدین کے جھڑکنے سے منع کیا ہے مارنے سے کب منع کیا ہے لہذا اے مخالفین! تمہارے نزدیک والدین کو مارنا حلال ٹھہرانا چاہئے اور اگر مارنا دلالت النص سے بطریق اولیٰ ممنوع ثابت ہوتا ہے تو جشن نزول قرآن کے جواز سے دلالت النص کے مطابق جشن میلاد بطریق اولیٰ جائز ثابت ہوتا ہے۔

دلالت النص کی تعریف یہ ہے کہ فرد غیر منصوص پر اشتراک علت کی بناء پر نص کا اجراء کر دینا اس لیے دلالت النص بمنزلہ نص کے لیے دیکھئے اصول النشاشی نور الانوار و دیگر کتب اصول فقہ۔ اس تعریف کے بعد سمجھنا چاہئے کہ جشن نزول قرآن فرد منصوص اور جشن میلاد فرد غیر منصوص ہے دونوں میں علت مشترکہ حصول نعمت ہے اس لیے جواز و استحباب کا حکم جیسے فرد منصوص پر جاری ہوتا ہے فرد غیر منصوص پر بھی ویسے ہی جاری ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ مخالفین جشن میلاد کو اس تقریر سے گلو خلاصی کرنا سخت مشکل ہو گا آزما کر دیکھ لیں۔

چھٹی آیت

از روئے قرآن کسی بڑی نعمت کے حصول کا دن کسی بھی قوم کے

لیے عید کا دن ہوتا ہے

سورة البائده

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ

رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَّقْتَنَا وَنَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١٤﴾ (سورة مائدہ، آیت ۱۱۲ تا ۱۱۴)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے خوان نعمت اتار سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ اس (خوان نعمت) سے کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم یقین کر لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے اور اس کے گواہ ہو جائیں۔ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے فرمایا اے اللہ ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوان نعمت اتار یہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کی عید ہو گی اور تیری نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

وضاحت: عیسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے جنہیں حواری کہا جاتا تھا آپ سے درخواست کی کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے دسترخوان اتارے جس میں انواع و اقسام کے کھانے ہوں تاکہ آپ کی نبوت و رسالت پر ہمارا ایمان پہلے سے زیادہ پختہ ہو جائے عیسیٰ (علیہ السلام) نے پہلے تو انہیں ایسے مطالبہ سے باز رکھا تھا مگر ان کے مذکورہ

اصرار پر آپ نے اللہ سے دعا کی کہ اے خدا ہم پر دسترخوان اتار جس روز یہ اترے گا وہ روز ہم سب کے لیے عید ہو گا اور ہمارے پچھلے یعنی ہماری آئندہ نسلیں بھی اس روز عید کیا کریں گی۔ یہاں ہم مخالفین کے ایک مستند مفسر کی عبارت پیش کرتے ہیں۔
مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں:

”یعنی وہ دن جس میں مائدہ آسمان سے نازل ہو ہمارے اگلے پچھلے لوگوں کے حق میں عید ہو جائے کہ ہمیشہ ہماری ساری قوم اس دن کو بطور یادگار تہوار منایا کرے اس تقریر کے موافق تکون لنا عیداً کا اطلاق ایسا ہوا جیسا کہ آیت اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کے متعلق بخاری میں یہود کا یہ مقولہ نقل ہے کہ انکم تقرءون آيةً لو نزلت فينا لا تخذناها عیداً جس طرح آیت کو عید منانے کا مطلب اس کے یوم نزول کو عید منانا ہے۔ اسی پر مائدہ کے عید منانے کو بھی قیاس کر لو، کہتے ہیں کہ وہ خوان اتوار کو اترا جو کہ نصاریٰ کے لیے ہفتہ کی عید ہے (یعنی ہفتہ وار عید ہے) جیسے مسلمانوں کے یہاں جمعہ۔“

(تفسیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی طبع تاج کبھی ص ۲۲۲)

نتیجہ: اللہ کے پاک پیغمبر صاحب کتاب رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دسترخوان اترنے کے دن کو یوم عید قرار دیا کہ ہماری آئندہ نسلیں بھی وہ دن بطور عید منایا کریں گی۔ معلوم ہوا جس روز کسی قوم کو بڑی نعمت ملے وہ دن قوم کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فتویٰ کے مطابق یوم عید ہوتا ہے، پھر سوچنے کی بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کا دن ہمارے لیے کیوں عید نہیں ہے یقیناً ہے اسی لیے

ہمیشہ سے اہل اسلام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روز جشن مسرت مناتے آرہے ہیں اور یہ کہتے آرہے ہیں۔

بے کموں بے بسوں کو پناہ مل گئی
سارے ٹوٹے دلوں کو قرار آگیا
ربیع الاول میں طیبہ نگر کا نبی
باغ عالم میں بن کر بہار آگیا

ساتویں آیت

نعمت ملنے پر اس کا چرچا کرنا چاہئے

سورة والضحیٰ

وَاَقْمَا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (سورة ضحیٰ، آیت ۱۱، پارہ ۳۰)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کر۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے جو صد و شمار سے باہر ہیں۔

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْهَا (سورة نحل، آیت ۱۸)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔

اور ہر نعمت کا شکریہ واجب ہے جیسا کہ آگے ہم بیان کر رہے ہیں اور زیر بحث

آیت میں فرمایا گیا ہے کہ رب کی نعمت کا چرچا کرنا چاہئے اور ہم امت محمدیہ کے لیے سب سے بڑی نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے (جیسا کہ آگے رہا ہے۔)

محفل میلاد بھی صرف اسی لیے منعقد کی جاتی ہے کہ محبوب خدا حبیب کبریا سید

الانبیاء شہ دوسرا ﷺ جیسے معظم اور رحمت والے نبی کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی سب سے بڑی نعمت کا ہم چرچا کریں اور دنیا والوں کو بتلائیں کہ اس نعمت کے حصول پر ہم کتنے مسرور ہیں۔ اس لیے محفل میلاد اللہ کے اس حکم کی سب سے بہتر اور مکمل ترین تعمیل ہے جو اہل سنت و جماعت کے حصہ میں آئی ہے۔
فالحمد لله على ذلك كثيرا۔

آٹھویں تباہ ہوئی آیت

نعمت ملنے پر اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور جو قوم ایسا نہیں کرتی عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے

سورہ نحل

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنَّ كُنتُمْ لَتَعْبُدُونَهُ ۝ (سورہ نحل، آیت: ۱۱۴)

ترجمہ: تو کھاؤ تم جو اللہ نے تمہیں حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر تم اسی کو عبادت کرتے ہو۔

سورہ اعراف

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ (سورہ اعراف، آیت: ۱۰)

ترجمہ: اور تحقیق ہم نے زمین میں تمہیں قبضہ دے دیا اور تمہارے لیے اس میں اسباب زندگی بنادیے بہت تھوڑا شکر کرتے ہو۔

سورہ مائدہ

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُظْهِرَ كُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (سورہ مائدہ، آیت: ۶)

(سورہ مائدہ، آیت: ۶)

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

سورہ ابراہیم

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْأَنْهَارَ ۝ (سورہ ابراہیم، آیت: ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیے آسمان و زمین اور اتارا آسمان سے پانی، تو اس کے ساتھ تمہارے لیے پھلوں کے رزق پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتیاں زیر فرمان کر دیں تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا کہ ایک دستور پر چل رہے ہیں، اور تمہارے لیے اس نے دن رات بنائے اور دیا تم کو جو کچھ تم نے اس سے

مانگا، اور اگر تم خدا کے احسان گننے لگو تو گن نہ سکو، بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے (نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا)۔

سورة بقرہ

وَ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۳۱﴾ (سورة بقرہ، آیت: ۲۳۱)

ترجمہ: اور یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر ہے اور جو نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت، تمہیں اس کے ساتھ نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر شئی کو جانتا ہے۔

وضاحت: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نعمتیں بتلائی ہیں اور فرمایا کہ ان کا شکریہ ادا کرو۔ ان چند مذکورہ نعمتوں کا خلاصہ یہ ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے تمہیں حلال اور پاک رزق دیا (پہلی آیت) تمہیں زمین میں قبضہ دیا اور اسباب زندگی بنائے (دوسری آیت) تمہیں پاک رہنے کا حکم دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی (تیسری آیت) زمین و آسمان بنائے پھلوں کا رزق پیدا کیا سمندر میں جہاز چلائے، نہریں جاری کیں شمس و قمر کو پیدا کیا، دن رات بنائے اور جو کچھ تم نے مجھ سے مانگا میں نے دیا (چوتھی آیت) اور تمہیں کتاب و حکمت عطا فرمائی یعنی قرآن و حدیث کا چراغ عطا فرمایا۔ (پانچویں آیت)

حضور ﷺ اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہیں

یہ درست ہے کہ ہر قسم کا رزق بڑی نعمت ہے زمین و آسمان شمس و قمر دن

رات کا آنا جانا بارش کا برسا پھلوں کا پیدا ہونا سب بڑی بڑی نعمتیں ہیں پھر ہمیں قرآن کریم جیسی کتاب کا دیا جانا بھی بہت بڑی نعمت ہے اور ان میں سے ہر نعمت کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ مگر ہم پر خدا کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی امت بنایا۔ ہمارے حال پر انبیاء رشک کرنے لگے (جیسا کہ آگے آئے گا تا آنکہ اللہ نے انبیاء کو پہلے سے بڑا رتبہ دے دیا) تو نبی ﷺ کا ہماری نجات کے لیے دنیا میں جلوہ گر ہونا سب سے بڑی نعمت ہے ہمیں نماز ملی تو آپ ﷺ کے واسطے سے رمضان ملا تو آپ ﷺ کے واسطے سے، قرآن ملا تو آپ ﷺ کے واسطے سے، ایمان ملا تو آپ ﷺ کے واسطے سے بلکہ خود خدائے رحمان ملا تو آپ ﷺ کے واسطے سے۔

فتیحہ: اس لیے ہم محفل میلاد قائم کرتے ہیں تاکہ مسلمان حضور ﷺ کی امت کے لوگ مل کر اس نعمت کبریٰ کا تذکرہ کریں اور اس فضل عظیم پر اظہار مسرت کریں اور اجتماعی طور پر اللہ کا شکر ادا کریں لہذا محفل میلاد ان آیات مبارکہ کی مکمل تعمیل ہے اور ہم اہل سنت نے اس کے لیے وہی دن منتخب کیا جس میں ہمیں یہ نعمت ملی یعنی بارہ ربیع الاول شریف۔ اگرچہ ہم اس دن کے علاوہ بھی پورا سال ہی محفل قائم کرتے رہتے ہیں مگر بارہ ربیع الاول شریف کا اہتمام و انصرام قابل دید ہوتا ہے۔

یہی استدلال سند المحدثین حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا ہے دیکھئے وہ ارشاد فرماتے ہیں:

ارشاد علامہ ابن حجر رحمہ اللہ

فای نعمة اعظم من بروز هذا النبی نبی الرحمة فی
ذالك اليوم و علی هذا فینبغی ان یتحدی اليوم

بعینہ حتی یطابق قصة موسى في يوم عاشوراء۔

(حجة الله على العالمين، علامہ یوسف قرضاویؒ ص ۲۳، طبع بیروت) (طاہوی للفتاویٰ، علامہ سیوطیؒ جلد اول ص ۱۹۶)

ترجمہ: تو کونسی نعمت ہے جو اس رحمت والے نبی ﷺ کے ظاہر ہونے سے بڑی ہو؟ اس لیے چاہئے کہ یہی دن (آپ ﷺ کی ولادت والا) عید منانے کے لیے منتخب کر لیا جائے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کے ساتھ مطابقت ہو جائے کیونکہ وہ بھی عاشورا کے روز عید منایا کرتے تھے (کہ جس دن انہیں فرعون اور اس کے ساتھیوں سے آزادی ملی۔)

تیر ہویں تا ستر ہویں آیت

محفل میلادِ ذکر رسول ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہیں
اور خدا کو اپنا ذکر پسند ہے

سورة بقرہ

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿٥٦﴾

ترجمہ: تم میرا ذکر کرو! میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو۔

سورة آل عمران

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۖ سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٥٨﴾

(سورة آل عمران، آیت: ۱۹۱، پارہ ۴، رکوع ۴)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹ کر) اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی خلقت میں یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! تو نے یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا تو پاک ہے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

سورة جمعہ

وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾

ترجمہ: اور ذکر کرو اللہ کا زیادہ تاکہ تم کامیابی پاؤ۔

وضاحت: ان آیات اور ایسی ہی دیگر آیات میں اللہ نے اپنے ذکر کی فضیلت بیان کی ہے اور خدا کے ذکر میں جہاں تسبیح و تحلیل ہے صوم و صلوة ہے وہاں قرآن اور صاحب قرآن رسول کریم کی ذات بھی ہے۔ قرآن کا ذکر ہونا تو ان آیات و انزلنا الیکم ذکرًا مبیناً وغیرہ سے واضح ہے جب کہ نبی ﷺ کا ذکر ہونا ان آیات سے واضح ہے۔

سورة الطلاق

ذِكْرًا ﴿١﴾ رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (الطلاق، آیت ۱)

ترجمہ: وہ ذکر جو رسول ہے پڑھتا ہے تم پر اللہ کی واضح آیات تاکہ نکالے ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے نور کی طرف۔

سورۃ قلم

وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

(القلم، آیت ۵۱، ۵۲)

ترجمہ: اور وہ کہتے ہیں کہ وہ (رسول) مجنون ہے حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے ذکر ہی ہے۔

ان آیات میں واضح طور پر نبی ﷺ کی ذات کو ذکر خدا قرار دیا گیا ہے علاوہ ازیں اس بارہ میں چند احادیث بھی پڑھ لیں۔

الشفافی حقوق البصطفی

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ شفا شریف میں ورفعنالك ذكرك في تفسير میں ابن عطاء اللہ سے یوں نقل کرتے ہیں:

جعلتك ذكراً من ذكري فمن ذكرك ذكركي۔

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے حبیب ﷺ! میں نے آپ کو اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنا دیا ہے تو جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا۔ (الشفاء امام قاضی عیاض ص)

تفسیر مظہری

و يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى ان اوليائى من عباد الذين يذكرون بذكرى

واذ كذبكم بهم۔

(مظہری جلد ۱۰، ص ۴۷، زیر آیت وما هو الا ذكر الخ)

ترجمہ: اور نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک

میرے اولیاء میرے وہ بندے ہیں کہ میرے ذکر سے ان کا ذکر ہوتا

ہے اور ان کے ذکر سے میں مذکور ہوتا ہوں۔

نتیجہ: محفل میلاد النبی نام ہے مسلمانوں کی اس مجلس کا جس میں نبی ﷺ کا

کثرت سے ذکر ہوتا ہے آپ کی ولادت سیرت، صورت، اخلاق اور فضائل و محامد

وغیرہ امور کا ذکر خیر ہوتا ہے اور نبی ﷺ قرآن و حدیث کی مذکورہ نصوص کے مطابق

اللہ کا ذکر ہیں۔ یعنی آپ کے ذکر سے خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ

اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔ اب آپ یہاں وہ ساری آیات پڑھ سکتے ہیں

جن میں زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسی تمام آیات محفل میلاد النبی کا

جواز مہیا کرتی چلی جائیں گی خلاصہ یہ ہوا کہ ہم محفل میلاد اس لیے منعقد کرتے ہیں کہ

ذکر رسول کی صورت میں زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کیا جائے۔

فالحمد لله على ذلك۔

اٹھارہویں تا بیسویں آیت

جشن میلاد تعظیم نبی ہے، اور قرآن نے تعظیم نبی کا حکم دیا ہے

سورۃ الفتح

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿١﴾ لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ

وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۖ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً

وَأَصِيلًا ① (سورة الفتح، آیت ۸، پارہ ۲۶)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو بھیجا مشاہدہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا اور دُر سنانے والا، تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور رسول کی عزت کرو تو قیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

سورة الاعراف

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ
الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ الْبَاقِيُونَ ②

(اعراف، آیت ۵۷، پارہ ۹، رکوع ۹)

ترجمہ: تو جو لوگ رسول پر ایمان لائیں اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

سورة المائدة

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۚ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ
الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا لَّا أَكْفِرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ ۖ أَلْحَ

(المائدة، آیت ۱۲، پارہ ۶، رکوع ۷)

ترجمہ: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو تو بے شک میں تمہارے گناہ معاف کر دوں گا۔

وضاحت:

ایسی ہی دیگر آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا ہے اور جس صورت میں بھی آپ کی تعظیم کی جائے انہی آیات پر عمل ہو گا۔ اگرچہ وہ صورت اپنی خصوصیت کے ساتھ قرآن یا حدیث میں موجود نہ ہو جیسے اللہ فرماتا ہے ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا تاکہ تمہیں پاک کرے (سورة انفال، آیت ۱۱)۔ اب ضروری نہیں کہ صرف آسمان سے اترنے والا پانی ہی ہمیں پاک کر سکتا ہے بلکہ جس پر بھی مطلقاً پانی کا لفظ صادق آئے وہ پاک کر سکتا ہے۔ اسی طرح تاقیامت ہمیں تعظیم نبی کا حکم ملا ہے ہم جس انداز میں بھی یہ کام بجالائیں گے مذکورہ آیات پر عمل ہو گا چنانچہ امام ابن حجر جو ہر منظم میں فرماتے ہیں:

ارشاد امام ابن حجر

تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجميع انواع
التعظیم التي ليس فيها مشاركة الله تعالى في
الالوهية امر مستحسن عند من نور الله ابصارهم۔

(سواء ورد به الشرع بخصوصه او لم يرد الخ۔)

ترجمہ: اور نبی ﷺ کی تعظیم ہر اس طریقہ سے جس میں اللہ کے ساتھ الوہیت میں مشارکت (مثل سجدہ) وغیرہ لازم نہ آئے اچھا کام ہے ان لوگوں کے نزدیک جن کی آنکھیں اللہ نے روشن کی ہیں۔ خواہ شرع میں اس کی وضاحت آئی ہو یا نہ۔

روح البیان

امام اسماعیل حنفی رحمۃ اللہ علیہ آیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ سُوْرَةُ فَتَحَ بِلَدِ
۹ ص ۵۶ میں فرماتے ہیں:

وَمِنْ تَعْظِيْمِهِ عَمَلُ الْمَوْلِدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَنْكَرٌ
قَالَ الْاِمَامُ السِّيُوْطِيُّ قَدَسَ سِرُّهُ يَسْتَحِبُّ لَنَا
اِظْهَارَ الشُّكْرِ لِلْمَوْلِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ: یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منایا
جائے جب کہ اس میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو۔ امام سیوطی رحمہ اللہ
نے فرمایا: ہمارے لیے مستحب ہے کہ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار شکر
کریں

نتیجہ: محفل میلاد النبی سرِ اُپا تعظیم رسول ہے، کیونکہ اس محفل کے آغاز میں عظمت
رسول سے متعلق آیات قرآنیہ پڑھی جاتی ہیں، پھر نعت خوان حضرات بارگاہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گل ہائے عقیدت پیش کرتے ہیں۔ زمانہ شاہد ہے کہ یہ نعتیں لوگوں کے
دلوں میں تعظیم رسول کا بلند تر جذبہ پیدا کرتی ہیں، پھر علماء کرام کی تقاریر بھی تشریح مقام
رسالت اور عظمت و شان نبی کا بہت بڑا درس ہوتی ہیں۔ آخر میں تمام حاضرین انتہائی
تعظیم و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر ہاتھ باندھے غلامانہ انداز میں بارگاہ رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ الغرض محفل میلاد اول تا آخر
تعظیم رسول کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس لیے اہل سنت و جماعت محفل میلاد قائم کر کے تعظیم
رسول کے متعلق آیات قرآنیہ پر عمل کرتے اور اللہ اور اس کے رسول کے ہاں سرخرو
ہوتے ہیں۔

اکیسویں آیت

محفل میلاد تعلیم دین اور نشر علم کی محفل ہے جو مسلمانوں پر

فرض ہے

اسلام نے مسلمانوں پر ایک یہ فرض بھی عائد کیا ہے کہ وہ دین کی تعلیم حاصل
کریں پھر دوسروں کو تعلیم دیں اور علم کی شمع روشن کریں تاکہ جہالت کا اندھیرا
چھٹ جائے اور انسانوں کو دین اسلام کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

سورۃ توبہ

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

(سورۃ توبہ، آیت ۲۳، پارہ ۱۱، رکوع ۴)

ترجمہ: اور مومنوں پر لازم نہیں کہ سب کے سب (حصول علم کے لیے)
نکل پڑیں تو ہر قبیلہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکل پڑتے؟ تاکہ
وہ دین کا علم حاصل کریں اور جب واپس آئیں تو اپنی قوم کو (اللہ کی
نافرمانی سے) ڈرائیں تاکہ وہ گناہ سے بچ جائیں۔

بخاری شریف

کتاب العلم میں عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وَلْيَفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوا حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ

فان العلم لا يهلك حتى يكون سرّاً۔

(بخاری شریف کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

ترجمہ: علم کو شائع کرنا چاہئے اور اس کام کے لیے بیٹھنا چاہئے (محفل قائم کرنی چاہئے) تاکہ جو نہیں جانتا وہ بھی جان لے کیونکہ علم جب تک پوشیدہ نہ رکھا جائے ضائع نہیں ہوتا۔

ابن ماجہ شریف

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما خلق المومن من حسناتہ بعد موتہ علم نشرہ۔ (ابن ماجہ شریف جلد ۱ ص ۱۰۰)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا موت کے بعد مومنوں کو جو چیزیں کام آتی ہیں ان میں سے ایک وہ علم ہوتا ہے جو کسی مسلمان نے موت سے پہلے پھیلایا ہو۔

وضاحت: سورہ توبہ میں فرمایا گیا ہے کہ ہر قبیلہ اور قوم سے کچھ مسلمانوں کو علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا چاہئے اور واپس آ کر اپنی قوم کو اکٹھا کر کے یا فرداً فرداً اللہ کے احکام سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ دین پر عمل پیرا ہو جائیں۔ بخاری شریف کی حدیث میں صاف طور پر فرمان رسول ہے کہ مسلمانوں کو علم پھیلانے کے لیے محفل قائم کرنا چاہئے تاکہ جو لوگ نہیں جانتے وہ بھی جان جائیں۔ اسی طرح ابن ماجہ شریف کی حدیث اور دیگر کتب حدیث میں نشر علم کو مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اور یاد رہے کہ محفل میلاد بھی درج ذیل مقاصد کے لیے منعقد کی جاتی ہے:

۱۔ نبی ﷺ کی ولادت، بچپن، جوانی، بعثت اور عظمت و رفعت بیان کی جاتی ہے یعنی آپ کی سیرت طیبہ کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے تاکہ لوگ آپ کی سیرت کو اپنائیں اور سچے مسلمان ہو جائیں۔

۲۔ بتلایا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت پر اللہ نے اہل دنیا کو کس کس نعمت سے نوازا۔

۳۔ آپ کی جوانی کی طہارت کا بیان ہوتا ہے تاکہ آج کے نوجوان مسلمان بے راہ روی کا شکار ہونے کے بجائے پاکیزہ زندگی گزاریں۔

۴۔ جن لوگوں کو نبی ﷺ کی سیرت کے حالات اور عظمت و شان کا صحیح علم نہیں وہ بھی جانیں جیسا کہ فرمان رسول ہے:

لیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم۔

ترجمہ: یعنی مسلمانوں کو مل کر بیٹھنا چاہئے تاکہ جو نہیں جانتا وہ بھی جان لے۔

نتیجہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تعلیم دین اور نشر علم کا حکم دیا ہے اور اس کے لیے مجلس اور محفل قائم کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے لہذا اس مقصد کے لیے جو بھی محفل اور مجلس تاقیامت قائم ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ٹھہرے گی، اور چونکہ محفل میلاد بھی بلا شک و شبہ تعلیم دین اور نشر علم کی محفل ہے اس لیے ثابت ہو گیا کہ مسلمان محفل میلاد قائم کر کے تعلیم دین کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور قرآن و حدیث پر عمل کا بہترین نمونہ قائم کرتے ہیں۔ فالحمد لله علی ذالک۔

مولینا عبدالحی لکھنوی دیوبندی کا واضح ترین فتویٰ

مجموعۃ الفتاویٰ

محفل میلاد کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولینا عبدالحی

دیوبندی نے محفل میلاد کے جواز پر ایک دلیل یہ بھی قائم کی ہے، جو ہم ذیل میں مولینا کے الفاظ کے ساتھ نقل کر رہے ہیں۔

”اگر ہم مان بھی لیں کہ ذکر مولد کا وجود ازمنہ ثلاثہ میں سے کسی میں نہ تھا تو بھی ہم کہتے ہیں کہ شرع میں یہ قاعدہ ثابت ہے:

کل فرد من افراد نشر العلم فهو مندوب

علم پھیلانے کا ہر طریقہ مندوب ہے ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ سے

روایت ہے:

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مما لحق

المومن من حسناته بعد موته علم نشره

اور بخاری نے کتاب العلم میں عمر بن عبدالعزیزؒ سے روایت کی ہے:

وليفشوا العلم وليجلسوا حتى يعلم من لا يعلم

فان العلم لا يهلك حتى يكون سرًا۔

علامہ سیوطیؒ نے اپنے بعض رسائل میں حدیث اذا مات ابن آدم

کی شرح میں لکھا ہے:

حمل العلماء الصدقة الجارية على الوقف و العلم

المنتفع به على التصنيف والتعليم۔

علماء نے صدقہ جاریہ کو وقف پر محمول کیا ہے اور علم منتفع بہ سے تصنیف مراد لی

ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ذکر میلاد مصطفیٰؐ جو اوپر گزرا افراد نشر علم کا ایک فرد ہے پس دو

مقدمے حاصل ہوئے ایک یہ کہ

ذكر المولد فرد من افراد نشر العلم۔

ترجمہ: میلاد کا ذکر کرنا نشر علم کا ایک فرد ہے۔

دوسرا یہ کہ

كل فرد من افراد نشر العلم مندوب

ترجمہ: مندوب افراد نشر علم کا ہر فرد مندوب ہے۔

پس نتیجہ نکلا کہ ذکر المولد مندوب ہے۔ ”ذکر میلاد مندوب ہے۔“ ۱۲

فصل دوم

جشن میلاد کے جواز پر احادیث نبویہ

حدیث اول

ولادت رسول کی خوشی منانے پر اللہ تعالیٰ کافر کو بھی نوازتا ہے

بخاری شریف

قال عروة و ثویبة مولاة لابی لهب کان ابولهب اعتقها فارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات ابولهب اری بعض اہلہ بشر هیئة قال لہ ماذا لقیتم قال ابولهب لم الق بعد کم غیر انی سقیم فی هذه بعثت ثویبة۔

(بخاری شریف جلد دوم ۷۲۴، طبع نور محمد کراچی کتاب النکاح باب و امھلکم التی ارضعتکم)
ترجمہ: عروہ کہتے ہیں ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی جسے ابولہب نے آزاد کیا تھا، اس نے نبی ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا، جب ابولہب مر گیا تو خاندان کے کسی فرد (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو خواب میں بری حالت میں نظر آیا اس نے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو چھامرنے کے بعد تیرا کیا انجام ہوا ہے؟ کہنے لگا تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی بھلائی

نہیں پائی، البتہ میں اس انگشت میں سے سیراب کیا جاتا ہوں ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے۔

بخاری شریف کی اس حدیث کی شرح میں یہی واقعہ ذرا وضاحت کے ساتھ موجود ہے جو بات کو سمجھانے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ دیکھئے:

فتح الباری و عمدۃ القاری

و ذکر السہیلی ان العباس قال لما مات ابولهب رأیتہ فی منامی بعد حول فی شر حال فقال مالقیتم بعد کم راحة الا ان العذاب یخفف عنی فی کل یوم اثنین قال و ذالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین و كانت ثویبة بشرت ابالهب بمولده فاعتقها۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۹ ص ۱۱۸، طبع مصر ۱۱۳۸) (عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۲۰ ص ۹۵، طبع بیروت)

ترجمہ: اور سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابولہب کے مرنے کے ایک سال بعد اسے خواب میں بری حالت میں دیکھا ابولہب کہنے لگا تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی راحت نہیں دیکھی البتہ ہر پیر وار کو میرا عذاب کم کر دیا جاتا ہے۔ علامہ سہلی کہتے ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی ﷺ پیر کے روز پیدا ہوئے تھے اور ثویبہ نے ابولہب کو اس بات کی بشارت سنائی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔

یہی مذکورہ واقعہ اس سے بھی ذرا تفصیل کے ساتھ درج ذیل عبارات میں پڑھئے:

المواهب اللدنیہ

و قد روى ابولهب بعد موته في النوم (و الرأى له اخوة العباس بعد سنة من وفاته بعد وقعته بدر) فقليل له ما حالك؟ قال في النار الا انه خفف عني كل ليلة اثنين و امص من بين اصبعي هاتين ماء و اشار برأس اصبعه و ان ذالك باعتاقى لثوية حين بشر تنى بولادة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(المواهب مع الذرقانی جلد اول ص ۱۳۸ طبع بیروت)

ترجمہ: اور تحقیق ابولہب اپنے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا دیکھنے والے حضرت عباس تھے؟ یہ خواب آپ نے جنگ بدر کے بعد ابولہب کی موت کے ایک سال بعد دیکھا تو ابولہب سے کہا تیرا کیا حال ہے؟ بولا دوزخ میں ہوں البتہ ہر پیر کو میرا عذاب کم ہو جاتا ہے اور میں ان دو انگشتوں کے درمیان میں سے پانی چوستا ہوں (یہ اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلی کے اشارہ سے سمجھایا) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ثویبہ کو اس وقت آزاد کیا جب اس نے مجھے نبی ﷺ کی ولادت کی بشارت دی۔

یاد رہے یہی روایت حضرت علامہ سیوطی نے الحاوی للفتاویٰ میں حضرت امام شمس الدین ابن جزری سے نقل کی ہے دیکھئے الحاوی للفتاویٰ جلد اول ص ۱۹۶۔

سیرت حلبیہ

و ثویبة هی جاریة عمہ ابی لہب و قد اعتقها حين

بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم اي فانها قالت له اما شعرت ان أمنة ولدت ولدا و في لفظ غلاما لاخيك عبدالله فقال لها انت حرّة! فجوّزى بتخفيف العذاب عنه يوم الاثنين، بأن يسقى ماء في جهنم في تلك الليلة اي ليلة الاثنين، في مثل النقرة التي بين السبابة و الإبهام اي ان سبب تخفيف العذاب عنه يوم الاثنين ما يسقاه تلك الليلة في تلك النقرة۔

(سیرت حلبیہ مصنفہ علامہ علی بن برہان الدین طبری (م ۱۰۴۴) جلد اول ص ۱۳۸ طبع بیروت)

ترجمہ: ثویبہ نبی ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی تھی جو اس نے اس وقت آزاد کر دی جب اس نے اسے نبی ﷺ کی ولادت کی خبر سنائی یعنی یہ کہا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ آمنہ نے بچہ جنا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شیرے بھائی عبد اللہ کا لڑکا جنا ہے۔ یہ سن کر اس نے ثویبہ سے کہا جاؤ تم آزاد ہو، جس کے بدلہ میں ہر پیر کے روز اسے تخفیف عذاب کی جزادی گئی یعنی ہر پیر کی رات کو اسے جہنم میں پانی پلایا جاتا ہے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کے درمیان والے حصہ سے یعنی تخفیف عذاب کا مفہوم یہی ہے کہ اسے ہر پیر کی رات کو اس ہاتھ سے پانی پلایا جاتا ہے۔

خلاصہ: حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے آپ کے والد حضرت عبد اللہ وصال کر گئے تھے ثویبہ ان کی لونڈی تھی جو وراثت میں ان کے بھائی ابولہب کو مل گئی

جب سیدہ آمنہ کے افق دامن سے آفتاب رسالت طلوع ہوا تو ثویبہ نے دوڑ کر ابولہب کو بشارت سنائی، ابولہب کو از حد مسرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مرحوم بھائی کی نشانی پیدا کر دی اور سیدہ آمنہ کے گھر در یتیم پیدا ہو گیا۔ ابولہب نے عالم مسرت و فرحت میں شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے ہوئے ثویبہ کو اشارہ کیا کہ جاؤ اس ولادت کی خوشی میں تمہیں آزاد کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں چند دن کے لیے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو دودھ بھی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے ابولہب کے لیے اس خوشی کے صدقہ میں ہر پیر کو جہنم میں عذاب کی تخفیف کر دی۔

فتیحہ: ابولہب وہ کافر ہے جس کا نام لے کر قرآن نے اعلان جہنم کیا ہے۔ اللہ نے اسے یہ انعام دیا کہ جہنم میں ہر پیر وار اس کا عذاب کم کر دیا جاتا ہے اور جو انگلی میلاد رسول یعنی ولادت رسول کی خوشی میں متحرک ہوئی تھی پانی کا میٹھا چشمہ بن جاتی ہے اور سارا دن ابولہب کی پورے ہفتہ کی پیاس بجھاتی ہے۔ جب ایک کافر کو میلاد النبی کی خوشی پر مال خرچ کرنے سے (کیونکہ لونڈی آزاد کرنا راہ خدا میں مال خرچ کرنے کا معنی رکھتا ہے) دائمی رحمت خداوندی ملتی ہے تو ان غلامان مصطفیٰ ﷺ کا کیا حال ہے جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں اور صرف ایک بار نہیں ہر سال میلاد النبی کے مبارک دن پر آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں مال خرچ کرتے غربا میں کھانے بانٹتے جلسے کرتے جلوس نکالتے اور ایسی ہی مبارک کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت سے کیوں نہیں نوازے گا؟ گویا ہم شیخ سعدی کی زبان میں یہ کہنے پر مجبور ہیں۔

اے کریم! کہ از خزانہ غیب

گبر و ترسا وظیفہ خود داری

دوستان را کجا کنی محروم

تو کہ با دشمنان نظر داری

تخفیف عذاب ابی لہب کی حدیث سے محدثین و محققین امت کا
عید میلاد النبی کے جواز پر استدلال

① امام القراء علامہ ابن جزری دمشقی رحمہ اللہ کا ارشاد

سند المحدثین حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اپنے رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد میں جشن میلاد النبی کے جواز پر دلائل نقل کرتے ہوئے امام القراء امام علم قراءات حضرت علامہ شمس الدین بن الجزری (متوفی ۸۳۳ھ) کی کتاب عرف التعریف بالمولد الشریف (یہ کتاب بھی جشن میلاد النبی کے جواز پر لکھی گئی ہے) سے عبارت نقل کرتے ہیں۔ اس عبارت میں امام ابن جزری نے پہلے ابولہب کی تخفیف عذاب والی حدیث نقل کی ہے اور پھر فرمایا ہے:

الحاوی للفتاویٰ

فاذا كان ابولهب الذي نزل القرآن بزمه جوزى في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم به فما حال المسلم الموحد من امة النبي صلى الله عليه وسلم يسر بمولده و يبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه وسلم لعمرى انما يكون جزاءه من الله الكريم ان يدخله بفضله

جنات النعیم

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول رسالہ حسن المقصد ص ۱۹۶)

ترجمہ: ابولہب جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، اگر نبی ﷺ کے میلاد پر خوشی منانے کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے تو امت محمدیہ میں اس مسلمان کا کیا کہنا ہے جو آپ کے میلاد پر خوشی مناتا اور آپ کی محبت میں اپنی طاقت کے مطابق مال خرچ کرتا ہے مجھے اپنی زندگی کی قسم! اس کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے نعمتوں والی جنت میں داخل کر دے گا۔

امام ابن جزری رحمہ اللہ کے اس ارشاد کو عید میلاد النبی ﷺ کے جواز پر متعدد محققین علماء اسلام نے بطور ثبوت پیش کیا ہے، جن میں اولاً علامہ سیوطی ہیں۔ بعد ازاں مواہب لدینہ میں حجتہ المحدثین امام قسطلانی شارح بخاری (متوفی ۹۲۳ھ) نے عید میلاد النبی منانے کے جواز پر اسے پیش کیا، دیکھئے المواہب اللدنیہ مع الزرقانی جلد اول ص ۱۳۹ ذکر رضائہ رحمہ اللہ طبع بیروت، پھر شیخ المحققین شیخ الاسلام علامہ یوسف نسہانی مصری متوفی ۱۲ھ نے حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۳۸ پر علامہ ابن جزری کا یہ ارشاد اسی جواز پر پیش کیا۔

فَجَزَاهُمُ اللَّهُ عَنَّا احْسَنَ الْجَزَاءِ۔

② علامہ حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی کا ارشاد

یاد رہے علامہ شمس الدین قیسی دمشقی (مولود ۷۷۵ھ) متوفی ۸۳۲ھ اپنے دور میں امام حدیث و فقہ تھے امام سیوطی نے انہیں بلاد دمشق کا سب سے بڑا محدث قرار دیا۔ آپ نے جشن میلاد النبی ﷺ منانے کے جواز پر متعدد رسائل لکھے جن میں

سے چند ایک کے نام یہ ہیں، جامع الآثار فی مولد المختار، اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق اور المورد الصاوی فی مولد الہادی۔ دیکھئے کشف الظنون جلد ۶ ص ۱۹۳ مطبوعہ دار الفکر۔ چنانچہ المورد الصاوی فی مولد الہادی میں آپ نے ابولہب کی تنصیف عذاب والی حدیث نقل کرنے کے بعد اس سے استدلال کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا اسے سیوطی الحاوی للفتاویٰ میں یوں نقل کرتے ہیں:

الحاوی للفتاویٰ

و قال الحافظ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی فی کتابہ مورد الصادی قد صح ان ابالہب یخفف عنہ عذاب النار فی مثل یوم الاثنین لاعتاقہ ثویبہ سرورا بمیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم انشد

اذا کان هذا کافر جاء ذمہ
و ثبت یداہ فی الجحیم مغلدا
انی انه فی یوم الاثنین دائما
یخفف عنہ للسرور باحدا
فما الظن بالعبد الذی طول عمرہ
باحمد مسرورا و مات موحد

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول ص ۱۹۷، رسالہ عمل المولد) (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۳۸)

ترجمہ: حافظ شمس الدین دمشقی نے مورد الصاوی میں فرمایا یہ صحیح حدیث ہے کہ پیر کے دن ابولہب کا عذاب جہنم کم کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے میلاد النبی کی خوشی مناتے ہوئے ثویبہ کو آزاد کر دیا اس کے بعد

انہوں نے (تین) شعر کہے جن کا ترجمہ یہ ہے:

- ۱- جب یہ ابولہب کافر ہے جس کی مذمت قرآن میں یوں آئی ہے کہ تبستیدا الخ اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہنے والا ہے۔
- ۲- حدیث میں آیا ہے کہ ہمیشہ پیر کے روز اس کے عذاب میں کمی ہوتی ہے نبی ﷺ کی خوشی منانے کی وجہ سے۔
- ۳- تو اس بندے کے متعلق کیا گمان ہے جو ساری زندگی یہ خوشی مناتا رہا اور موصد ہو کر دنیا سے گیا۔

③ قدوة المحمدین محقق مطلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا ارشاد شیخ محقق کی ذات محتاج تعارف نہیں اپنے بیگانے سب آپ کی جلالت علمی کے معترف ہیں۔ مدارج النبوت میں ذکر ولادت رسول اللہ ﷺ کے دوران ابولہب کے لیے تخفیف عذاب کی حدیث نقل کر کے آگے لکھتے ہیں:

مدارج النبوت

”و در بخاسته است اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چوں بسرور میلاد آنحضرت و بذل شیر جاہیہ وے بجمیہ آنحضرت جزا دارہ شد تا حال مسلم کہ مملو است بحب و سرور و بذل مال در وے کند چہ باشد۔“

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۱۹۱، اول کسیکہ آنحضرت را شیر داد طبع سکر)

ترجمہ: اس حدیث میں عید میلاد النبی ﷺ منانے والوں کے لیے دلیل موجود ہے کہ جو لوگ شب میلاد میں اظہار خوشی کرتے اور مال خرچ

کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کافر ہے اور قرآن اس کی مذمت میں اترتا ہے جب وہ میلاد رسول پر خوشی کرے اور آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لیے عورت مقرر کرے تو اللہ اس کی جزا عطا فرماتا ہے تو پھر ایک مسلمان کا حال کیا ہوگا جس کا دل میلاد کی خوشی سے بھرا پڑا ہے نہ اس خوشی میں مال خرچ کر رہا ہے۔

④ علامہ ابن حجر عسقلانی کا تلمیحی ارشاد

النعمة الکبریٰ

و اول من أرضعته ثویبة مولاة عمہ ابی لہب فاعتقها لما بشرته بولادته صلی اللہ علیہ وسلم فخفض اللہ عنه من عذابه کل ليلة اثنين جزاء لفرحه فیہا بمولده صلی اللہ علیہ وسلم الخ

(النعمة الکبریٰ) (جواہر البحار، جلد سوم ص ۲۲۵)

ترجمہ: سب سے پہلے آپ کو آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا جسے ابولہب نے اس وقت آزاد کر دیا تھا جب اس نے ابولہب کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوش خبری دی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے میلاد کی خوشی کے صدقے میں ہر پیر کو اس کے عذاب میں کمی کر دی۔

اعلان قرآن ہے کہ کافر کا عذاب کم نہیں ہوتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خوشی منانے والا کافر اس سے مستثنیٰ ہے

بخاری شریف۔ شارحین جن میں سے کچھ حنفی کچھ شافعی ہیں جو ابولہب کے لیے تخفیف عذاب فی بخاری شریف والی حدیث کے تحت یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ ابولہب کا عذاب کیوں کم ہو گیا جب کہ اللہ فرماتا ہے:

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۳۶﴾

(سورۃ بقرہ، آیت ۱۶۲)

ترجمہ: نہ ان سے عذاب کم کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی۔

شارحین نے اس کے چند ایک جواب دیے ہیں جن میں سے ایک درج ذیل یہ بھی ہے:

عمدة القاری

واجیب ثانیاً علی تقدیر القبول یحتمل ان یکون ما یتعلق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم مخصوصاً من ذالک بدلیل قصۃ ابی طالب حیث خفف عنه فتقل من الغموات الی الضحضاح۔ (عمدة القاری جلد ۲، ص ۹۵)

ترجمہ: اور میں (علامہ عینی رضی اللہ عنہ) حنفی (مسند) دوسرا یہ جواب دیتا ہوں کہ علی تقدیر القبول یہ احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والا عمل (یعنی آپ کی خوشی منانا) اس سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ ابوطالب کا قصہ ہے کہ اس کا عذاب کم ہو کر آگ میں غرقابی سے تھوڑی سی آگ میں تبدیل ہو گیا۔

فتح الباری

و ثانیاً علی تقدیر القبول فیحتمل ان یکون ما یتعلق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم مخصوصاً من ذالک بدلیل قصۃ ابی طالب کما تقدم انه خفف عنه فنقل من الغمرات الی الضحضاح۔

(فتح الباری، علامہ شہاب الدین عسقلانی شافعی، جلد ۹، ص ۱۱۹)

ترجمہ: اور دوسری بات یہ ہے کہ علی تقدیر القبول یہ احتمال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والا کام اس لیے مخصوص ہے اس کی دلیل ابوطالب کا قصہ ہے جیسا کہ پیچھے گذرا کہ اس کا عذاب کم کر دیا گیا پہلے وہ آگ کے سمندر میں غرق تھا پھر اسے اس سمندر کے تھوڑے پانی والی جگہ منتقل کر دیا گیا۔

مذکورہ حوالہ جات سے یہ امور ثابت ہوئے

۱- ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں ایک انگلی کو حرکت دیتے ہوئے لونڈی آزادی، اللہ تعالیٰ نے وہ انگلی جہنم میں بھی ٹھنڈے پانی کا ابلتا ہوا چشمہ بنادی، تو جو مسلمان میلاد النبی کی خوشی میں سارا دن اپنے تمام جسم کو حرکت میں رکھے جلوسوں میں شرکت کرے جلوسوں میں جائے یقیناً یہ مبارک عمل اس کے سارے بدن کے لیے باعث رحمت ثابت ہوگا۔

۲- ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی بحیثیت رسول اور پیغمبر نہیں منائی یعنی یہ خوشی منائی کہ آج اللہ کے رسول اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا

ہوئے ہیں بلکہ صرف یہ کہ میرا یتیم بھتیجا پیدا ہوا ہے لہذا جو مسلم عید میلاد النبیؐ پر یہ خوشی مناتے ہیں کہ آج سید الانبیاء حبیب کبریا محبوب خدا مالک ہر دوسرا، ہادی سبل، مولائے کل ختم الرسل سرور سرداراں مالک دو جہاں سید انس و جان سجدہ گاہ قدسیماں سبب تخلیق کائنات فخر موجودات رسول معظم شافع اعظم فخر آدم و بنی آدم سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یوم ولادت ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر نعمتوں کے دریا کیوں نہیں بہائے گا اور جنت کا مالک کیوں نہیں بنائے گا۔ ان شاء اللہ ضرور بنائے گا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ ہر پیر کو میلاد النبیؐ کی خوشی کے صدقے ابولہب کا عذاب کم کر دیتا ہے۔ یہ قدرت کا اعلان ہے کہ اے ابولہب! تو نے تو صرف ایک بار ہمارے حبیب ﷺ کی خوشی منائی، ہم ہر پیر کو اپنے حبیب ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں، اس میں یہ نصیحت بھی ہے کہ اللہ فرماتا ہے اے مسلمانو! ہم تو اپنے حبیب ﷺ کی ولادت کی خوشی ہر پیر کو مناتے ہیں کیونکہ پیر آپ کی ولادت کے دن ہے۔ تمہیں بھی چاہئے کہ ہمارے حبیب ﷺ کے ولادت کی دن خوشی ہر ہفتہ کرو نہیں تو کم از کم سال میں ایک مرتبہ بارہ ربیع الاول میں ہی کرو۔ بے رخی اور انکار کی بات تو نہ کرو۔

حدیث دوم

آپ کے یوم میلاد پر خوشی کرنے کا حکم نبی ﷺ نے خود دیا ہے

مسلم شریف

عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صوم الاثنين فقال فیہ ولدت و فیہ أنزل علی۔

(مسلم شریف جلد اول ص ۳۲۸، کتاب الصوم باب صوم التطوع طبع نور محمد دہلی) (مشکوٰۃ شریف باب صیام التطوع ص ۱۷۹ طبع نور محمد کراچی)

ترجمہ: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر نزول قرآن ہوا۔

کنز العمال بحوالہ ابن عساکر

عن مکحول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال لا تغادر صیام یوم الاثنين فانی ولدت یوم الاثنين و اوحی الی یوم الاثنين و هاجرت یوم الاثنين و اموت یوم الاثنين۔

(کنز العمال جلد ۸، حرف الصاد کتاب الصوم ۶۵۱ طبع جلد)

ترجمہ: مکحول سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا: پیر کا روزہ نہ چھوڑنا۔ میں پیدا ہوا تو پیر کے دن۔ مجھ پر وحی آئی تو

پیر کے دن۔ میں نے ہجرت کی تو پیر کے دن اور دنیا سے وصال کروں گا تو پیر کے دن۔

وضاحت:

علاوہ ازیں کتب حدیث میں بکثرت آیا ہے کہ نبی ﷺ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اسی لیے تو حدیث مسلم میں ہے کہ آپ سے پیر کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا یعنی یہ کہ آپ اس دن روزہ کیوں رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس دن پیدا ہوا ہوں اور حدیث کنز العمال میں صاف آگیا کہ آپ نے اس دن نہ صرف یہ کہ خود روزہ رکھا بلکہ صحابہ کو بھی یہ روزہ ہمیشہ رکھنے کی ترغیب دی۔

یہ امر بھی قابل نوٹ ہے کہ پیر کے دن کے فضائل بیان کرتے ہوئے ہر جگہ نبی ﷺ نے سب سے مقدم اپنی ولادت کا تذکرہ کیا ہے اور نزول قرآن وغیرہ امور بعد میں ذکر کیے ہیں، گویا آپ کی ولادت باسعادت خود آپ کے نزدیک دنیا کے لیے اتنی بڑی نعمت ہے کہ نزول قرآن وغیرہ نعمتیں اس سے کم درجہ رکھتی ہیں۔

نتیجہ:

آقائے دو جہان ﷺ کا دنیا میں ظہور پر نور تمام مخلوق کے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے اور نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! میری ولادت جیسی نعمت کا ہر پیر کو جو میرا یوم میلاد ہے روزہ رکھ کر شکریہ ادا کیا کرو۔ یعنی میری ولادت کی خوشی ہر پیر کے روزہ ہمیشہ کے لیے تاقیامت مناتے رہو۔ تم اس نعمت کا شکریہ تاقیامت بھی ادا کرو تو نہ کر سکو گے۔ لہذا اہل اسلام پیر کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے عاشق لوگ ہیں مگر کم جب کہ بلاد عرب میں پیر کا روزہ عام معمول ہے اور امت مسلمہ مذکورہ حکم رسول پر عمل پیرا ہے۔

روزہ ایک عبادت ہے اور غرباء و احباب میں کھانا تقسیم کرنا محفل صلوة و سلام منعقد کرنا اور سیرت طیبہ اور ذکر ولادت مبارکہ کا جلسہ کرنا بھی عبادات ہیں اور نبی ﷺ نے ہمیں یوم میلاد پر عبادت کا حکم دیا ہے، تو عبادتوں کی اگرچہ صورتیں مختلف ہیں مگر مقصد ایک ہے اور وہ ہے شکرانہ نعمت، خواہ روزہ کی شکل میں ہو یا کھانا کھلانے کی شکل میں یا کسی اور بہتر صورت میں، الغرض ان سب افعال حسنہ کا یوم میلاد پر بجالانا عند الشرع محبوب ٹھہرا۔

مذکورہ حدیث کے تحت محققین علماء اسلام کے جواز جشن میلاد پر

تلمیحی اور تصریحی ارشادات

① حضرت ملا علی اور علامہ طیبی کا ارشاد

مرقات شرح مشکوٰۃ

فوقت یكون منشاء للنعم الدنیویة و الاخریة
حقیق بان یوجد فیہ الطاعة الظاہریة و الباطنیة
فیجب شکرہ تعالیٰ علی و القیام بالصیام لدیٰ لها
اولیٰ من تمام النعمة الی۔

وقال الطیبی اختیار الاحتمال الثانی ای فیہ وجود
نبیکم و فیہ انزل کتابکم و ثبوت نبوتہ فای
یوم اولیٰ بالصوم منه۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۱۱ طبع ملتان)

ترجمہ: تو ایسا وقت جو دنیوی اور اخروی نعمتوں کا مصدر ہو اس لائق ہے کہ اس میں ہر طرح کی ظاہری اور باطنی عبادتیں کی جائیں لہذا حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ پیر کے دن مجھ پر شکر ذات خداوندی کے طور پر روزہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس دن مجھ پر نعمت کی گئی۔ علامہ طیبی دوسرا معنی اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے مسلمانو! پیر کے روز تمہارا رسول تشریف لایا اور اسی دن تمہاری راہنما کتاب نازل ہوئی اور تمہارے رسول کو تاج رسالت پہنایا گیا تو اس دن سے زیادہ کون سا دن روزہ کا حق رکھتا ہے۔ ۱۲

صاحب مرقات اور علامہ طیبی کا یہ ارشاد علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے فتح المسلم شرح مسلم جلد ۳ ص ۱۸۵ پر اس حدیث کے تحت نقل کیا ہے اور اسی مفہوم کو شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے اشعة اللمعات جلد ۲ ص ۱۰۸ اپنے الفاظ میں پیش کیا ہے بخوف طوالت ہم عبارت لکھنے سے گریز کر رہے ہیں۔

اس ارشاد کا خلاصہ

ملا علی قاری علامہ طیبی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اور علامہ شبیر احمد دیوبندی کے مذکورہ اقوال کا خلاصہ یہ ہوا کہ پیر کا دن اللہ کی طرف سے سب سے بڑی نعمت (یعنی میلاد النبی اور نزول قرآن کا دن ہے اس نعمت میں ہر طرح کی دینی دنیاوی نعمتیں داخل ہیں لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس میں ہر طرح کی ظاہری اور باطنی عبادت کریں تو ظاہری باطنی عبادتوں میں محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد بھی شامل ہے مسلمانوں میں کھانے تقسیم کرنا بھی ہے اور دیگر وہ افعال محمودہ بھی ہیں جو جشن میلاد

النبی ﷺ پر کیے جاتے ہیں۔

۴) امام ابو عبد اللہ المعروف بابن الحاج رحمہ اللہ کا ارشاد

امام ابن حاج نے میلاد شریف کے موضوع پر المدخل کے نام سے مستقل کتاب لکھی ہے جس میں جہاں میلاد النبی منانے کی عظمت بیان کی ہے وہاں اس مبارک عمل میں بعض جہلاء کی طرف سے کی جانے والی منکرات کا رد بھی کیا ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ میلاد میں المدخل کے اقتباسات پیش کر کے جواز عید میلاد پر استدلال کیا ہے ہم بھی علامہ سیوطی کے حوالہ سے ایک اقتباس پیش کرتے رہیں جو زیر بحث حدیث کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے۔

الحاوی للفتاویٰ

اشار علیہ السلام الی فضیلة هذا الشهر العظيم بقوله للسائل الذي سئله عن صوم يوم الاثنين ذاك يوم ولدت فيه فتشريف هذا اليوم متضمن لتشريف هذا الشهر الذي ولد فيه فينبغي ان نحترمه حق الاحترام... فعلى هذا فتعظيم هذا الشهر الشريف انما يكون بزيادة الاعمال الزاکیات فيه و الصدقات الی غیر ذالك من القربات فمن عجز عن ذالك فاعل احواله ان یجتنب ما یحرم علیه ویکره له تعظیماً لهذا الشهر الشريف و ان كان ذالك مطلوباً فی غیره الا انه فی هذا الشهر

اکثر تحریراً کہا یتأکد فی شهر رمضان و فی الاشهر الحرمہ۔ (الحاوی للفتاوی جلد اول ص ۱۹۴)

ترجمہ: نبی ﷺ نے اس با عظمت ماہ ربیع الاول کی فضیلت یوں بیان فرمائی کہ ایک سائل جو پیر کے روزہ کے متعلق پوچھ رہا تھا سے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی تو پیر وار کے معظم ہونے سے ربیع الاول کی عظمت بھی ثابت ہوگئی کیونکہ اس میں آپ پیدا ہوئے ہیں تو اس کا صحیح احترام کرنا چاہئے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان کو پاکیزہ بنانے والے اعمال اور صدقات وغیرہ کرنے چاہئیں نہیں تو کم از کم حرام اور مکروہ کاموں سے بچا جائے۔ اگرچہ ان چیزوں کا خیال دوسرے مہینوں میں بھی کرنا چاہیے۔ مگر ماہ رمضان کی طرح اس ماہ میں بھی حرام مزید حرام ہو جاتا ہے۔

اس ارشاد کا خلاصہ

معلوم ہوا ماہ ربیع الاول پورے کا پورا اس لائق ہے کہ اہل ایمان اس میں کثرت سے اعمال صالحہ اور صدقات و خیرات کریں۔ مال خرچ کریں۔ چنانچہ اہل سنت و جماعت کا اس پر عمل ہے جیسا کہ پاکستان میں اکثر جگہ یکم ربیع الاول سے لے کر بارہ ربیع الاول تک روانہ جلسہ میلاد منعقد کرنے کا طریقہ جاری ہو چکا ہے۔ لوگ بڑھ چودھ کر راہ خدا میں مال خرچ کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس لیے کیا جاتا ہے کہ پیر کے دن کی طرح اس ماہ کو نبی ﷺ کے میلاد سے تعلق ہے۔

③ وحید العصر فرید الوقت حضرت علامہ محمد بن علوی مالکی استاذ

مسجد الحرام مکہ مکرمہ کا ارشاد

آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں عرب و عجم میں آپ کا حلقہ اثر ہے سیرت النبی اور حقانیت اسلام پر آپ کی عربی تصانیف کا ہر طرف چرچہ ہے اور عرصہ سے بیت اللہ شریف میں معروف خدمت دین میں۔ آپ نے بھی عید میلاد النبی ﷺ منانے کے جواز پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اسی زیر بحث حدیث میں سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حول الاحتفال بالمولد النبوی

الثانی انه صلی اللہ علیہ وسلم کان یعظم یوم مولدہ و یشکر اللہ تعالیٰ فیہ علی نعمتہ الکبریٰ علیہ و تفضله علیہ بالوجود لهذا الوجود ان سعد بہ کل موجود و کان یعبر عن ذلك التعظیم بالصیام کہا جاء فی الحدیث عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین؟ فقال فیہ ولدت و فیہ انزل علی رواہ الامام مسلم فی الصحیح فی کتاب الصوم و هذا فی معنی الاحتفال به الا ان الصورة مختلفة و لكن المعنی موجود سواء کان ذالك بصیام او اطعام طعام او اجتماع علی ذکر او صلوة علی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم او سماع شمائلہ الشریفۃ۔ (حول الاحتفال بالمولد النبوی ص ۷)

ترجمہ: دوسری بات یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنے یوم میلاد کو عظمت والادین قرار دیتے تھے اور اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے تھے کہ اس نے دنیا میں آنے کی نعمت عطا فرمائی کہ جس سے تمام موجودات کو سعادت حاصل ہوگئی اور یہ عظمت روزے کی شکل میں قائم فرماتے تھے جیسا کہ حدیث ابی قتادہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی ﷺ سے پیر کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں پیدا ہوا ہوں اور اس میں مجھ پر قرآن اتارا گیا۔ صحیح مسلم کتاب الصوم۔ گویا آپ اس دن میلاد کی خوشی کر رہے ہیں اور خوشی کرنے کا مفہوم جیسے روزے میں موجود ہے کھانا کھلانے محفل ذکر و اور محفل درود و سلام قائم کرنے اور آپ کی صفات حمیدہ سننے میں بھی موجود ہے اگرچہ صورت مختلف ہے۔ مگر مقصد ایک ہے۔

مذکورہ حوالہ جات سے یہ امور ثابت ہوئے

۱- نبی ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی منانے کا حکم دیا اور اس کے لیے اپنے یوم میلاد کو مقرر فرمایا ہے۔ معلوم ہوا میلاد النبی ﷺ کی خوشی کرنا بھی صحیح ہے اور اس کے لیے دن مقرر کرنا خصوصاً میلاد النبی ﷺ والادین مقرر کرنا بھی سنت رسول ہے جو اہل سنت کے حصہ میں آئی ہے۔

۲- بلکہ میلاد النبی کا سارا مہینہ ہی اس لائق ہے کہ اس میں مسلمان صدقات و

خیرات اور اعمال حسنہ کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ قرب خداوندی کے مستحق ٹھہریں۔

۳- یہ وہ امور ہیں جو علماء اسلام میں سے معتبر و مستند محدثین و فقہاء نے امت مسلمہ کے لیے مستحسن قرار دیے ہیں۔

حدیث سوم

انبیاء کی یاد میں سالانہ یوم مسرت منانا سنت رسول کریم ﷺ ہے یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ یہودی یوم عاشورا یعنی دس محرم کو بطور عید مناتے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن قوم بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ کے ہاتھوں فرعون سے نجات عطا فرمائی۔ گویا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم پر بہت بڑا انعام فرمایا۔ اس لیے یہ دن آپ کی طرف منسوب ہو گیا یہود اس دن آپ کی خوشی مناتے تھے اور مناتے ہیں اور اس خوشی کے ان کے ہاں تین مظاہر ہوتے ہیں اپنی عورتوں اور بچوں کو اچھے کپڑے اور زیورات پہناتے ہیں دیکھتے مسلم شریف جلد اول ص ۳۵۹ اس دن کو ”یوم عید“ سے تعبیر کرتے ہیں۔ دیکھتے مسلم شریف حوالہ مذکورہ اور بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۶۸۔ جب کہ ان میں سے بزرگ اور متقی لوگ اس دن روزہ رکھتے ہیں (عامہ کتب حدیث) روزہ شکرانہ نعمت کا روزہ ہوتا ہے اور یہ بھی اظہار مسرت کا ایک طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے اور یہود کا یہ طرز عمل دیکھا تو اسے اچھا جانا اور مسلمانوں کو بھی عاشورا کے دن صوموہ انتہا ایضاً للموافقة انہی تین امور کا حکم ارشاد فرمایا یعنی (۱) مسلمانوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (۲) حکم دیا

کہ اس دن گھر والوں اور بچوں کو خوش کریں، کھانے پینے کے لیے زیادہ خرچہ دیں تاکہ گھروں میں اچھے کھانے پکیں۔ دوستوں کی دعوت کی جائے اور خوشی عام ہو۔ (۳) اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ دن حضرت موسیٰ کی عید ہے جو میری امت کو زیادہ سے زیادہ منانی چاہیے۔ ذیل میں ہم اس کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں اور پھر اس بحث سے نتیجہ اخذ کر کے بات کو سمیٹتے ہیں۔

نبی ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشی اور یاد میں عاشورا کا روزہ رکھواتے تھے

بخاری شریف

عن ابن عباس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة فرأى الیہود تصوم یوم عاشوراء فقال ما هذا؟ قالوا هذا یوم صالح نجی اللہ بنی اسرائیل من عدوهم فصامہ موسیٰ فقال فانا احق بموسى منکم فصامہ و امر بصیامہ عن ابی موسی قال کان یوم عاشوراء تعدہ الیہود عیداً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصوموہ وانتم۔

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے پایا، فرمایا یہ کیا ہے؟ کہنے لگے یہ ایک اچھا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا نبی ﷺ

نے فرمایا ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی دیا۔

مسلم شریف

عن ابی موسی قال کان یوم عاشوراء یوماً یعظہ الیہود تتخذہ عیداً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم۔ (علی الحاشیة من السندی) قوله یعظہ الیہود تتخذہ عیداً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم ای قال للصحابۃ۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصوم باب صوم عاشوراء ص ۳۵۹ طبع نور محمد)

ترجمہ: حضرت ابی موسی سے روایت ہے کہ یہود عاشوراء کی تعظیم کرتے اور اسے عید کی طرح مناتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو۔ حاشیہ سندی میں ہے قولہ: یہود عاشوراء کو عید مناتے تھے تو اس پر نبی ﷺ کے فرمان تم روزہ رکھو کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے فرمایا تم بھی روزہ رکھ کر یہود کی موافقت کرو (عید مناد) بلکہ بیہقی شریف جلد ۲، ص ۲۸۶ میں مرفوع حدیث ہے کہ عاشوراء کے روزہ سے پورے سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عاشوراء میں نبی ﷺ شیر خوار بچوں کو اپنا لعاب دھن دیا کرتے تھے

بلوغ الامانی شرح مسند احمد بن حنبل

عن علیک عن امہا قالت لأمة اللہ بنت رزینۃ یا

امة الله حدثتكم امك انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر صوم عاشوراء؟ قالت نعم و كان يعظمه حتى يدعو برضعائه و رضعاء ابنته فاطمة فيتفل في افواههن و يقول للأمهات لا ترضعوهن الى الليل و كان ريقة يجزئهم۔

(بلوغ الامانی شرح منہ احمد بن حنبل جلد ۱۰ ص ۱۹۰ طبع مصر)

ترجمہ: علیکہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے امت اللہ بنت رزینہ سے کہا اے امت اللہ! کیا تمہیں تمہاری ماں نے بتلایا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہنے لگی ہاں اور نبی ﷺ اس عاشوراء کو معظم جانتے اور اپنے گھر کے شیر خوار بچوں اور اپنی بیٹی فاطمہ کے شیر خوار بچوں کو بلوا کر ان کے منہ میں اپنا لعاب ڈال دیتے اور ان کی ماؤں سے فرماتے رات تک انہیں دودھ نہ پلانا آپ کا لعاب انہیں رات تک کافی ہوتا تھا۔

یاد رہے یہ حدیث صاحب بلوغ الامانی علامہ عبد الرحمن النباء نے منہ ابو یعلیٰ، طبرانی صغیر اور طبرانی کبیر کے حوالہ سے نقل کی ہے۔

نبی ﷺ یوم عاشوراء کو اہل خانہ کے لیے وسیع خرچہ کرنے کا حکم دیا کرتے تھے

بلوغ الامانی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال من اوسع علی عیالہ فی یوم عاشوراء اوسع اللہ علیہ سائر سنتہ (حق) و اخراج ابن عبد البر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما انه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول من وسع علی نفسه و اہلہ یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ سائر سنتہ قال جابر فجزینا فوجدناہ

کذلک۔ (بلوغ الامانی شرح منہ امام احمد بن حنبل جلد ۱۰ ص ۱۹۰)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں کو کھلا خرچہ دیا اللہ تعالیٰ اسے سارا سال رزق کی فراخی عطا فرمائے گا۔ (یعنی شریف)

ابن عبد البر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے سنا نبی ﷺ فرما رہے تھے جو شخص عاشوراء کے دن خود پر اور اپنے عیال پر زیادہ خرچہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سارا سال وسیع رزق عطا فرماتا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے تجربہ کیا تو ایسے ہی ثابت ہوا۔

وضاحت:

نبی ﷺ نے جب یہ دیکھا کہ کچھ یہود عاشوراء کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے مسلمانوں بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور جب یہ دیکھا کہ یہود اس دن یوں بھی اظہار مسرت کرتے ہیں کہ ان کی عورتیں اچھے زیورات پہنچتی ہیں اور بچے اچھے کپڑے پہنتے ہیں تو آپ نے حکم فرمایا کہ مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اس دن گھر والوں کو

خرچہ زیادہ دیں تاکہ وہ بھی آج کے دن اچھے اچھے کھانے پکائیں اور یہ بھی حکم فرمایا کہ مسلمان اس دن اپنی ذات پر بھی زیادہ خرچ کریں (من وسع علی نفسه) یعنی اچھا لباس پہنیں اور زیادہ خرچ کر کے اظہار مسرت کریں۔ گویا آپ چاہتے تھے کہ جس طرح یہود کے گھروں میں آج خوشی ہے مسلمانوں کے گھروں میں بھی ویسی ہی خوشی ہو کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منانا مسلمانوں کا زیادہ حق ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

نحن احق واولی بموسى منکم۔ (مسلم)

نتیجہ:

نبی ﷺ نے ہمیں یہ راستہ بتلا دیا ہے کہ مخصوص دن کے ساتھ سالانہ طور پر انبیاء کی یاد منانا اور اس دن کو یوم عید نبی کہنا اور اس دن اظہار مسرت و خوشی کرنا جائز ہے۔ جب دیگر انبیاء کے لیے یہ امر سنت رسول ہے تو خود سرور انبیاء ﷺ کی یاد کے لیے ایک دن مثلاً بارہ ربیع الاول جو یوم میلاد رسول بھی ہے مخصوص کرنا اسے سالانہ طور پر منانا اسے یوم عید کہنا اور اس دن اظہار مسرت کرنا کیوں جائز نہیں۔

مذکورہ احادیث سے جواز عید میلاد پر مستند ترین علماء اسلام کا استدلال

① سند المحدثین زبدۃ المحققین علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا ارشاد

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کی ذات سے کون صاحب علم واقف نہیں۔ آپ کی ثقاہت، جلالت علم، فن حدیث اور اسماء رجال میں آپ کا مقام امامت سب کے بال مسلم ہے۔ بلکہ بلا شک و شبہ آپ اسلام کی بہت بڑی شخصیت ہیں۔ آپ نے عید میلاد النبی ﷺ منانے کے جواز پر بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے اس موضوع پر آپ کا رسالہ النعمۃ الکبریٰ بہت مشہور ہے اور علامہ جلال الدین سیوطی نے الحاوی للفتاویٰ

میں، سیوطی کے ارشد تلامذہ صاحب سیرت شامی نے، سیرت شامیہ میں علامہ یوسف نبہانی نے حجتہ اللہ علی العالمین میں اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں عید میلاد النبی کے جواز پر، علامہ ابن حجر مکی کا درج ذیل ارشاد نقل کیا ہے، جس میں آپ زیر بحث حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحاوی للفتاویٰ وغیرہ

وقد ظهر لی تخریجها علی اصل ثابت و هو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم البدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون و نجی موسیٰ فنحن نصومہ شکرًا للہ تعالیٰ فیستفاد منه فعل الشکر للہ علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمة او دفع نقمة و یعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنة و الشکر للہ یحصل بانواع العبادة کالسجود و الصیام و الصدقة و التلاوة و ای نعمة اعظم من النعمة بیزور هذا النبی نبی الرحمة فی ذلک الیوم، و علی هذا فینبغی ان یتحرى الیوم بعینہ حتی یطابق قصة موسیٰ فی یوم عاشوراء۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول ص ۱۹۶) (صحیح المسائل علامہ شاہ فضل الرسول بحوالہ سیرت شامیہ ص

۲۵۹) (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۳۷)

ترجمہ: مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ جشن میلاد کو شرع میں ثابت شدہ ایک اصول

پر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا آپ نے اس کی وجہ پوچھی تو یہود نے کہا اس دن اللہ نے فرعون کو غرق کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا فرمائی تھی ہم اس نعمت کے شکرانہ میں روزہ رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا جب کوئی نعمت ملے یا مصیبت ملے تو اس کا شکرانہ ادا کرنے کے لیے دن مقرر کرنا جائز ہے۔ تاکہ ہر سال اس دن کے آنے پر شکرانہ ادا کیا جائے۔ اور اللہ کا شکر مختلف انواع عبادت سے ادا کیا جاسکتا ہے جیسے سجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوت قرآن وغیرہ ہے۔ اور بارہ ربیع الاول میں نبی رحمت ﷺ کی ولادت سے بڑھ کر کوئی نعمت ہو سکتی ہے، تو چاہیے کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے عاشورہ کے تقرر کی طرح نبی ﷺ کی خوشی کے لیے ایک دن مقرر کیا جائے تاکہ عاشوراء کے ساتھ پوری مطابقت ہو جائے۔

② علامہ زماں محمد بن علوی مالکی حسینی استاذ مسجد الحرام کا ارشاد

الاحتفال بالمولد النبوی

الرابع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلاحظ ارتباط الزمان بالحوارث الدینیة العظمی التي مضت وانقضت، فاذا جاء الزمان الذی وقعت فیہ کان فرصة لذكرها وتعظیم یومها لاجلها ولانه ظرف لها وقد اضل صلی اللہ علیہ وسلم هذه القاعدة بنفسه كما صرح فی الحدیث بانه صلی اللہ

علیہ وسلم لما وصل الی المدینة وارأی یصومون یوم اشوراء فسأل عن ذلك فقیل له انهم یصومون لان الله نجی نبیهم واغرق عدوهم فهم یصومون شکرا الله علی هذه النعمة فقال صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسى منکم فصامه وامر بصیامه۔

ترجمہ: چوتھی بات یہ ہے کہ نبی ﷺ ماضی میں گزشتہ بڑے دینی واقعات کو ان کی تاریخ وقوع کے مطابق ان کا تذکرہ کیا جانا پسند کرتے تھے۔ تاکہ اس تاریخ وقوع کے آنے پر مسلمانوں کو ان واقعات کی یاد تازہ کرنے اور ان کی تعظیم بجالانے کا موقع مل جائے، کیونکہ وہ تاریخ ان واقعات کا ظرف ہے۔

نبی ﷺ نے یہ قاعدہ اور ضابطہ بذات خود وضع فرمایا جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے دیکھا پوچھنے پر بتلایا گیا کہ وہ اس لیے روزہ رکھ رہے ہیں کہ اس دن اللہ نے ان کے نبی موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور ان کے دشمن فرعون کو غرق کر دیا تو وہ اس نعمت کا شکر یہ ادا کرنے کے لیے روزہ رکھتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ تب اپنے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حدیث چہارم

نبی ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد جانور ذبح کر کے اپنا عقیقہ کیا یعنی اپنی ولادت کی خوشی منائی کہ مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر پیدا کیا گیا

بیہقی شریف

اخبرنا ابو الحسن بن الحسين بن داود العوی رحمہ اللہ انبانا حاجب بن احمد بن سفیان الطوسی ثنا محمد بن حماد الابیور دی ثنا عبدالرزاق انبانا عبداللہ بن مھر عن قتادة عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم علق عن نفسه بعد النبوة.

(بیہقی شریف جلد ۳ صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ حیدرآباد دکن (کتاب الضحایا))

ترجمہ: ہمیں ابوالحسن بن حسین بن داؤد علوی رحمہ اللہ نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں ہمیں صاحب بن احمد بن سفیان نے خبر دی۔ کہتے ہیں ہمیں محمد بن حماد بیوردی نے انہیں عبدالرزاق نے اور انہیں قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس سے روایت بتلائی کہ نبی ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ دیا۔

زادالماد

وذكر ابن ايمن من حديث انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم علق عن نفسه بعد ان

جاءته النبوة. وهذا الحديث قال ابو داود في مسائله سمعت احمد حدتهم بحديث الهيثم بن جميل عن عبد الله المشني عن تمامة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم علق عن نفسه.

(زاد المعاد فی بدی خیر العباد علامہ ابن قیم جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۳۷ بر حاشیہ زرقانی مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: ابن ایمن نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اپنی نبوت آنے کے بعد اپنا عقیقہ دیا یہ حدیث یوں بھی ہے کہ ابو داؤد اپنے مسائل میں کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے سنا وہ ہیشم بن جمیل سے عبداللہ مشنی اور تمامہ کی روایت کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنا عقیقہ خود دیا۔

علاوہ ازیں شرح سفر السعادت صفحہ نمبر ۳۸۰ طبع سکھر میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اور صاحب متن سفر السعادت علامہ محمد بن یعقوب نے بھی بروایت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بعد از نبوت اپنے عقیقہ کے کرنے کا ذکر کیا ہے۔

حالانکہ ولادت رسول کے سات دن بعد حضرت عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کر دیا تھا

سیرت حلبیہ

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال لما ولد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علق عنه اى يوم سابع ولادته جده بكبش وسماه محمدا فقليل له

یا ابا الحارث ما حملك على ان تسميه محمدا ولم تسمه
باسم آباء ۵ و في لفظ وليس من اسماء ابائك
ولا قومك. قال اردت ان يحمده الله في السماء
ويحمده الناس في الارض.

(انسان العیون فی سیرت الامین المامون المعروف سیرت صلیبیہ مصنفہ علامہ علی بن برہان الدین
صلبی متوفی ۱۰۴۴ھ جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۸ بیروت)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ پیدا ہوئے تو
آپ ﷺ کے دادا نے ساتویں دن بعد ایک دنبہ ذبح کر کے
آپ ﷺ کا عقیقہ کیا۔ اور آپ کا نام محمد (ﷺ) رکھا، لوگوں نے کہا:
اے ابو الحارث کیا بات ہے تم نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اپنے
باپ دادا کے نام پر نام نہیں رکھا؟ ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ
نام تمہارے باپ دادا کا ہے نہ تمہاری قوم میں سے کسی کا؟ آپ
کے دادا نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں اس کی خدا تعریف
کرے اور زمین میں لوگ کریں۔ (کیونکہ محمد کا معنی ہے تعریف کیا
جانے والا)

یاد رہے جناب عبد المطلب کا نبی ﷺ کا عقیقہ کرنا محدث ابن عساکر نے بھی
انہی حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے الدرا منظم فی المولد النبوی الاعظم صفحہ
نمبر ۴۹ مصنفہ شیخ الدلائل حضرت شیخ عبد الحق محدث الدہلوی

خصائص کبریٰ

اخرج البيهقي وابن عساكر عن ابی الحکم التنوخی

قال كان المولود اذا ولد في قريش دفعوه الى نسوة
من قريش... فلما ولد رسول الله صلى الله عليه
وسلم دفعه عبد المطلب الى نسوة فلما كان اليوم
السابع ذبح عنه ودعاه قريشا فلما اكلوا قالوا يا
عبد المطلب ما سميت به قال سميت به محمدا اردت ان
يحمده الله في السماء وخلقته في الارض.

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ نمبر ۵۰)

ترجمہ: بیہقی اور ابن عساکر نے ابو حکم تنوخی سے روایت کی ہے کہ جب
قریش میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے بعض قریشی عورتوں کے سپرد
کر دیا جاتا، جب نبی ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت عبد المطلب نے
آپ ﷺ کو بعض عورتوں کے سپرد کیا پھر جب ساتواں دن ہوا تو
آپ کا عقیقہ کیا اور قریش کی دعوت کی، دعوت کے بعد قریش نے
پوچھا بچے کا نام کیا ہے کہا محمد۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا آسمان میں اس
کی تعریف کرے اور لوگ زمین میں۔

نتیجہ: عقیقہ دوبار نہیں کیا جاتا اور نہ شرح میں اس کا جواز ہے۔ جب حضرت
عبد المطلب نے ایک بار آپ ﷺ کا عقیقہ کر دیا تھا تو حضور ﷺ کا دوسری بار اعلان نبوت
کے بعد عقیقہ کرنا چہ معنی وارد! لہذا اس کا یہ معنی کیا جائے گا کہ یہ دراصل عقیقہ نہیں تھا
بلکہ آپ کی طرف سے اس بات پر اظہار مسرت تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت العظیمین
شیخ المذنبین، امام الانبیاء، حبیب کبریا اور سرور دو عالم بنا کر پیدا فرمایا۔ اس خوشی میں
آپ نے جانور ذبح کر کے اصحاب کو کھانا کھلایا جسے مجازاً عقیقہ کہ دیا گیا۔ معلوم ہوا حضور

ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جانور ذبح کرنا مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور مال خرچ کر کے اظہار فرحت و سرور کرنا خود نبی ﷺ کی سنت ہے اور ربیع الاول شریف کے مہینہ میں بالخصوص اور سارے سال میں بالعموم اہل سلام جو میلاد النبی ﷺ کی خوشی مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ اس کا اصل حدیث پاک میں موجود ہے۔

فالحمد لله على ذلك

مذکورہ حدیث سے جشن میلاد کے جواز پر علامہ سیوطی کا استدلال

الحاوی الفتاویٰ

(قلت) وقد ظهر لي تخريجه على اصل آخر وهو ما اخرج به البيهقي عن انس ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم عرق عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد ان جده عبدالمطلب عرق عنه في سابع ولا دته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل على ان الذي فعله النبي صلى الله عليه وآله وسلم اظهار الشكر على ايجاد الله اياه رحمته للعلمين وتشريع لامته كما كان يصلي على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا اظهار شكر مولده بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك من القربات واطهار المسرات

(الحاوی للفتاویٰ (رسالہ حسن المقصد) جلد اول صفحہ نمبر ۱۹۶) (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ نمبر ۲۳)

ترجمہ: میں (سیوطی) کہتا ہوں جشن میلاد کا جواز ایک اور اصل پر بھی ثابت

ہونا مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ چنانچہ بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔ جب کہ یہ بھی وارد ہے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے ولادت کے ساتویں دن بعد آپ کا عقیقہ کر دیا تھا اور عقیقہ دوسری مرتبہ دھرایا نہیں جا سکتا۔ تو اس کے سوا کیا معنی کیا جائے گا کہ نبی ﷺ نے جو کچھ کیا وہ اس بات پر اظہار شکر تھا کہ امت کے لیے اسے سنت بنانا مقصود تھا، جیسا کہ آپ ﷺ خود اپنے اوپر درود پڑھتے تھے اس لیے ہمیں بھی چاہئے کہ آپ ﷺ کے میلاد پر اجتماع کریں کھانا کھلائیں اور ایسی ہی دیگر کارہائے خیر سے خوشیوں کے پھریرے لہرائے جائیں۔

وضاحت:

علامہ سیوطی کے بیان کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی عظمتیں اور رفعتیں خود بیان فرمائیں۔ مثلاً یہ کہ فرمایا: میں خلق آدم علیہ السلام سے قبل نبی تھا میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں، میں حبیب اللہ ہوں۔ روز قیامت حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں شفاعت کا دروازہ کھولوں گا ساری مخلوق در در پھر کے میرے در پر آئے گی اور میں شفاعت کروں گا وغیرہ ذالک۔ یہ سب کچھ آپ ﷺ نے صرف اس لیے اپنی عظمتیں بیان کیں تاکہ آپ ﷺ کی امت کو یہ سنت مل جائے کہ وہ آپ ﷺ کے فضائل و کمالات زیادہ سے زیادہ بیان کریں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی ولادت مبارکہ کے احوال بیان کر رہے ہیں، تاکہ امت کو یہ تعلیم مل جائے کہ وہ آپ ﷺ کا میلاد بڑھ چڑھ کر بیان کریں۔ بالکل اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی کرتے ہوئے جانور کی قربانی کی اور کھانا کھلایا تاکہ

امت کو یہ طریقہ دکھلا دیا جائے جیسا کہ علامہ سیوطی کا بیان آپ پڑھ چکے ہیں۔

اعتراض: بیہقی شریف کی جس حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن عمر ہے جسے تمام ائمہ نے ضعیف کہا ہے۔ تو یہ حدیث قابل حجت نہ رہی۔

جواب: یہاں چند امور قابل غور ہیں:

۱- ہم شرح صدر سے مانتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر ضعیف ہے اور وہ بیہقی شریف کی مذکورہ حدیث کی سند میں موجود ہے۔ مگر کیا نبی ﷺ کا یہ فعل مبارک صرف روایت عبد اللہ بن عمر میں ہی آیا ہے، اور کسی میں نہیں آیا؟ جواب نفی میں ہے کیونکہ زاد المعاد کے حوالہ سے ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے جس میں یہ عبد اللہ موجود نہیں کیونکہ وہ سند یہ ہے۔

قال ابو داؤد بن الجہیل عن عبد اللہ المثنی عن ثمالہ
عن انس رضی اللہ عنہ۔

اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ کسی حدیث کی ایک سند کے ضعیف ہونے سے اس حدیث کا مطلقاً ضعیف ہونا لازم نہیں آتا ممکن ہے وہ حدیث دوسری سندوں سے ہر طرح صحیح ہو۔ محض ایک سند کے ضعیف ہونے کو بنیاد بنا کر مطلق حدیث کو ضعیف کہ دینا بہت بڑی دھوکہ دہی اور زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟ بلکہ اصول حدیث پڑھنے والے طلباء بھی یہ جانتے ہیں کہ اگر ایک حدیث کے مختلف طرق ہوں۔ بعض ضعیف اور بعض صحیح تو صحیح سند کی تائید سے ضعیف سند بھی قوت پکڑ جاتی اور صحیح قرار پاتی ہے۔

۲- یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ مستند فقہاء و مجتہدین کا کسی حدیث سے استدلال کرنا بھی اسے قوی بنا دیتا ہے۔ علامہ سیوطی جو مآۃ تاسعہ کے مجدد ہیں اور ان کی جلالت علم کے آگے بڑے بڑوں کے سرخم ہیں۔ آپ نے اس حدیث کو صحیح سمجھ کر ہی اس سے استدلال کیا ہے۔

ایک اور شبہ

ممکن ہے نبی ﷺ کا اعلان نبوت کے بعد عقیقہ کرنا اس لیے ہو کہ آپ کو معلوم نہ ہوا تھا کہ بچپن میں میرا عقیقہ کیا گیا تھا یا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے احتیاطاً اپنا عقیقہ کر دیا۔ لہذا اس سے ولادت کی خوشی کرنے کا مفہوم اور استدلال قائم نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں یہ شبہ بالکل بے بنیاد ہے۔ پیچھے آپ عبد المطلب کا آپ ﷺ کی ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کرنا پڑھ چکے ہیں، تو یہ بڑی عجیب بات ہے کہ جس بات کو عبد اللہ بن عباس جانتے تھے وہ نبی ﷺ کو اپنے بارے میں معلوم نہ ہو سکی۔ اور کئی صدیوں بعد آنے والے محدثین و مورخین تو اس بات کو جان گئے مگر نبی ﷺ کو اس کا علم نہ ہو سکا۔

فصل سوم

نبی ﷺ محفلوں میں اپنا میلاد خود سنایا کرتے تھے

اس بات سے ہر کوئی واقف ہے کہ محفل میلاد شریف میں نبی ﷺ کی عظمت کا تذکرہ ہوتا ہے، یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے رب کے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور دوسرا سارا جہان آپ ﷺ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ تخلیق کائنات سے

قبل کئی لاکھ سال تک آپ ﷺ ایک نور کی شکل میں رہے اور اللہ کی حمد و ثنا اور عبادت کرتے رہے۔ تخلیق کائنات کے بعد سب سے قبل آپ ﷺ کا نور پیشانی آدم علیہ السلام میں ظاہر ہوا۔ پھر یہ نور نسل در نسل ایمان والے لوگوں کی اصلاب واربام سے منتقل ہوتا ہوا جنین عبدالمطلب میں آ ظاہر ہوا۔ پھر یہ نور رسالت آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کے پاس آیا۔ پھر یہ امانت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو منتقل کر دی گئی۔

ایام حمل میں کیا کیا نشانیاں اور خوارق عادت امور ظاہر ہوئے۔ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت دنیا پر نور و رحمت کی کیا کیا بارش کی گئی۔ آپ ﷺ کی دانی سیدہ حلیمہ کو آپ ﷺ کی برکت سے کون کون سی رحمت ملی۔ دور بچپن میں لوگوں نے آپ ﷺ کی کیا عظمتیں دیکھیں وغیرہ ذالک۔ یہ تمام باتیں محفل میلاد کا موضوع خاص ہوتی ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے متعلق تمام احوال سے عوام الناس کو علماء کرام آگاہ کرتے ہیں۔

اگر احادیث رسول ﷺ کا ذخیرہ زیر نظر لایا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام باتیں نبی ﷺ اپنے صحابہ کی مجلسوں میں یعنی اپنے حلقہ ہائے درس میں خود بیان فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کی اس سنت کو قائم رکھا اور ذکر میلاد رسول ﷺ کی مجلسیں جمتی رہیں۔ بعد ازاں کچھ محدثین نے آپ ﷺ کی ولادت سے متعلقہ احادیث کو ایک جگہ مستقل کتابوں اور رسالوں کی شکل میں لکھنا شروع کر دیا۔ جس کا نام وہ کتاب مولد النبی ﷺ رکھتے تھے۔ ایسی کتابوں اور رسالوں کو لوگوں نے بڑے شوق سے محفلوں میں پڑھنا شروع کر دیا اور میلاد خوانی کا سلسلہ چل نکلا۔ پھر تقریباً چھٹی صدی ہجری میں مسلمانوں نے ایک نئی بات یہ اپنائی کہ ایسی کتابوں کو محفلوں میں پڑھنے کے لیے ایک خاص دن مقرر کر لیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس مبارک عمل

میں شریک ہوں۔ وہ دن تھا ۱۲ ربیع الاول کا کیونکہ اس دن آپ ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ مسلمانوں نے اس کے علاوہ کسی اور دن میں ذکر ولادت رسول قطعی چھوڑ دیا۔ نہیں یہ سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے، مگر ۱۲ ربیع الاول کو اس کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ ہے محفل میلاد کی مختصر تعریف و تاریخ اب ہم وہ احادیث پیش کرتے ہیں جن میں نبی ﷺ نے محفلوں میں اپنے خلق نور سے دور بچپن تک کے احوال بیان کیے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ ایسے ذکر کے لیے محفل قائم کرنا خود صاحب میلاد کی سنت ہے۔

دلیل اول

زبان رسالت سے خلق نور محمدی کا ذکر

سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا

مسند عبدالرزاق

عن جابر بن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ بآی انت و اہی اخبرنی من اول شئی خلقہ اللہ تعالیٰ قال ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذالک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذالک الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم

ذالك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم
ومن الثاني الوح و من الثالث العرش ثم قسم
الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة
العرش ومن الثاني الكرسي ومن الثالث الملائكة
ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول
السّموات ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة
والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول
نور ابصار المومنين ومن الثاني نور قلوبهم وهي
المعرفة بالله ومن الثالث نور انسهم وهي التوحيد
لا اله الا الله محمد رسول الله. (الحديث)

(من عبد الرزاق) (المواهب اللدنية بحواله من جلد اول صفحہ نمبر ۴۶ طبع بیروت) (نشر الطیب
مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ نمبر ۵)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول
اللہ! آپ ﷺ پر میرے والدین قربان مجھے بتلائیے۔ اللہ تعالیٰ
نے سب سے پہلے کون سی چیز پیدا فرمائی؟ آپ نے فرمایا! اسے
جابر، بے شک اللہ تعالیٰ سب چیزوں سے پہلے اپنے نور سے تیرے
نبی کا نور پیدا کیا تو یہ نور اللہ کی قدرت سے جہاں خدا نے چاہا پھرتا
رہا۔ اس وقت لوح تھا نہ قلم اور نہ جنت تھی، نہ دوزخ، نہ فرشتہ آسمان
تھا، نہ زمین تھی نہ شمس تھا، نہ قمر اور جن تھا، نہ انسان۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنا چاہی تو اس نور کے چار حصے کیے۔ پہلے سے

لوح دوسرے سے قلم تیسرے سے عرش بنایا، اور چوتھے کے چار
حصے کر دیے۔ پہلے سے حاملین عرش دوسرے سے کرسی تیسرے
سے فرشتے بنائے اور چوتھے کو پھر چار حصوں میں بانٹ دیا۔ پہلے
سے تمام آسمان دوسرے سے سب زمین، تیسرے سے جنت
ودوزخ بنائے اور چوتھے کے پھر چار حصے کر دیے۔ پہلے سے
مومنوں کا نور نگاہ، دوسرے سے نور قلب یعنی معرفت خداوندی، اور
تیسرے سے ان کا نور محبت پیدا کیا اور وہ کلمہ توحید ہے یعنی:
لا اله الا الله محمد رسول الله.

فرمان رسول ﷺ

میں خلق آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ کے نزدیک نور تھا

المواهب اللدنیہ فی اعلام ابن القطان فی ما ذکرہ
ابن مرزوق عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نوراً بین یدی
ربی قبل خلق آدم بأربعة عشر الف عام.

(المواهب اللدنیہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ نمبر ۴۹ طبع بیروت)

ترجمہ: ابن القطان کی کتاب احکام میں ابن مرزوق کی ذکر کردہ روایات
میں یہ بھی ہے کہ حضرت زین العابدین۔ امام حسین سے اور وہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں
پیدائش آدم سے چودہ ہزار سال قبل اللہ کے ہاں نور تھا۔

جبریل علیہ السلام کی عمر اور نور نبی ﷺ

جواہر البحار

وروی فی التشریفات عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سئل جبرئیل علیہ
السلام کم عمرت من السنین قال واللہ لا ادری
غیر ان کو کبا من الحجاب الرابع یظهر فی کل
سبعین الف سنة مرة ورايته اثنین وسبعین الف
مرة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل وعزة
ربی انا ذالك الكو کب

(جواہر البحار جلد دوم صفحہ نمبر ۲۰۸ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: تشریفات میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جبریل
علیہ السلام سے پوچھا تمہاری کتنے سال عمر ہے؟ وہ کہنے لگے بخدا مجھے اس
کے سوا کچھ معلوم نہیں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ ستر ہزار سال
بعد طلوع ہوتا تھا اور میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔

فرمان رسول ﷺ

میں خلق آدم سے قبل اللہ کے ہاں خاتم النبیین تھا

مستدرک وغیرہ

وعن العرباض بن ساریۃ عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم
لمنجدل فی طینتہ

(مسند امام احمد بن حنبل) (مستدرک للحاکم) (دلائل النبوة) (محدث ابو نعیم) جلد اول صفحہ
نمبر ۵۴ طبع صلب (جدید) (المواہب اللدینہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ نمبر ۳۱)
ترجمہ: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں
اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں تھے۔
یاد رہے اسی معنی کی چند احادیث محدث ابن سعد نے بھی طبقات جلد
اول ص ۱۲۸ پر روایت کی ہیں۔

فرمان رسول ﷺ

میں خلقت میں سب نبیوں سے اول ہوں اور بعثت میں سب سے بعد

دلائل النبوة

حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب ثنا
جعفر بن احمد بن عاصم قال ثنا هشام بن عمار قال
ثنا بقیۃ قال ثنا سعید بن بشیر ثنا قتادة عن
الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله تعالیٰ واذا اخذنا
من النبیین میثاقہم قال کنت اول النبیین فی
الخلق و آخرہم فی البعث

(دلائل النبوة) (ابو نعیم) جلد اول صفحہ نمبر ۴۵

ترجمہ: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبد اللہ بن ابراہیم نے انہیں جعفر بن احمد بن عاصم نے انہیں ہشام بن عمار نے انہیں بقیہ نے انہیں سعید بن بشر نے انہیں قتادہ نے اور انہیں حسن (بصری) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واذا اخذنا من النبیین الخ

کے بارے میں فرمایا! میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے آخر میں بھیجا گیا ہوں۔

ابن سعد و جامع صغیر

اخبرنا عبد الوہاب بن عطاء عن سعید بن ابی عروبہ عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق و آخرهم في البعث۔

(الطبقات الكبرى ابن سعد جلد نمبر ۱۳۹/ بیروت (جدید) (جامع صغیر جلد دوم) (حرف کاف) صفحہ نمبر ۳۰۲ بیروت جدید)

ترجمہ: قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے بعد۔

یاد رہے امام بیہقی نے یہ حدیث نقل کر کے لکھا ہے۔ (حدیث صحیح)

آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں میں نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابانی

روح البیان

وفي قصص النبیاء وغیرہا ان آدم علیہ السلام اشتاق الی لقاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم حین کان

فی الجنة فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ فجعل اللہ النور المحمدي فی اصبعه المسبحة من ید الیمنی فسبح ذالك النور فلذلك سمیت تلك الاصبح مسبحة كما فی الروض الفائق او اظهر اللہ تعالیٰ جمال حبیبہ فی صفاء ظفري ابهامہ مثل المرآة فقبل آدم ظفري ابهامیہ ومسح علی عینیہ فصار اصلا لندریتہ فلما اخبر جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا القصة قال علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفري ابهامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ابدًا۔

(روح البیان جلد ہفتم صفحہ نمبر ۲۶۹ سورۃ حزاب زیر آیت ان اللہ وملائکته (خ)

ترجمہ: قصص الانبیاء وغیرہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی خواہش کی اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی اور ان کے دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی میں نور محمدی ظاہر کیا۔ اس نور نے تسبیح پڑھی اس لیے اس انگلی کو مسبحہ کہا جاتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا جمال حضرت آدم کے انگوٹھوں کے ناخن میں شیشے کی طرح ظاہر کیا آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں پر مل لیے اور یہ عمل آپ کی اولاد کے لیے اصل بن گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سنا اور انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں پر لگا لیے وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔

اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے دست آدم ﷺ میں اپنی تابانی نور کا اپنی زبان اقدس سے تذکرہ فرمایا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور اپنے امت کو واقعہ بتلایا جو ہم تک پہنچا۔ یہ حدیث اگرچہ درجہ ضعف میں شمار کی جاتی ہے۔ لہذا تاہم صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقی اور اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں۔

”یعنی میں فقیر (علامہ اسماعیل حقی) کہتا ہوں کہ علماء سے یہ صحیح فیصلہ موجود ہے کہ باب اعمال میں ضعیف حدیث سے استدلال کرنا درست ہے اس لیے حدیث کے ضعیف ہونے سے اس پر عمل چھوڑ دینا لازم نہیں آتا۔

میرے وسیلہ سے حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی میں نہ ہوتا تو

آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے (الحديث)

خصائص کبریٰ بحوالہ حاکم و بیہقی و طبرانی

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله لما اقترف آدم الخطيئة قال يا رب بحق محمد لما غفرت لي قال و كيف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتني و نفخت في من روحي رفعت راسي فرايت على قوائم العرش مكتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضيف الى اسمك الا احب الخلق اليك قال صدقت يا آدم ولولا محمد ما خلقتك

(الخصائص الكبرى جلد اول صفحہ ۶، علامہ بیہقی)

ترجمہ: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام نے غلطی کا اعتراف کیا تو کہا: اے ہمارے رب! محمد ﷺ کے صدقہ میں میری خطا معاف کر دے۔ اللہ نے فرمایا: آپ نے محمد ﷺ کو کیسے جانا۔ عرض کیا: اے اللہ! جب تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا: لا اله الا الله محمد رسول الله۔ میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام رکھا ہے جو تجھے سب سے محبوب ہے۔ اللہ نے فرمایا: ہاں اے آدم تم نے سچ کہا۔ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو آپ کو پیدا نہ کیا جاتا۔

میرے نام کی اذان دی گئی تو آدم علیہ السلام کی وحشت دور ہوئی (الحديث)

خصائص کبریٰ

عن ابی هريرة قال قال رسول الله نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل عليه السلام فنادى بالاذان الله اكبر، الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله مرتين، اشهد ان محمد رسول الله مرتين۔ قال آدم من محمد؟ قال آخر ولدك من الانبياء۔

(الخصائص الكبرى جلد اول صفحہ ۶)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حضرت آدم ہند میں اتارے گئے اور وہاں (تنہائی کی وجہ سے) وحشت محسوس کی تو جبریل امین اترے اور اذان دی: الله اكبر الله اكبر

اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ (دو مرتبہ) اشہد ان محمداً رسول اللہ (دو مرتبہ) حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: محمد کون ہے؟ حضرت جبریل نے جواب دیا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو میری عظمت، میرے حب و نسب

اور میری امت کے مقام سے آگاہ کیا (الحديث)

خصائص کبریٰ بحوالہ طبرانی

عن ابی امامۃ الباہلی قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لما بلغ ولد معد بن عدنان اربعین رجلاً وقعوا فی عسکر موسی فانتہبوا۔ فدعا علیہم موسی فاوحی اللہ الیہ لا تدع علیہم فان منہم النبی الامی النذیر البشیر و منہم الامۃ المرحومۃ امۃ محمد الذین یرضون من اللہ بالیسیر من الرزق۔۔۔ نبیہم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ہیئۃ الاجتماع لہ اللب فی سکوتہ ینطق بالحکمۃ و یتعمل الحکم اخرجۃ من خیر جیل من امۃ قریش اخرجۃ صفوۃ من قریش فہو خیر من خیر الی خیر و امتہ الی خیر بصیرون۔ (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۱۰ تا ۹)

ترجمہ: ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جب معد بن عدنان کی اولاد چالیس مرد ہو گئی تو انہوں نے لشکر

حضرت موسیٰ پر حملہ کر دیا اور مال لوٹ لیا۔ آپ نے ان کے حق میں بددعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں پر بددعا نہ کرو ان کی اولاد میں سے نبی امی نذیر و بشیر ظاہر ہوگا اور انہی لوگوں میں سے امت مرحومہ امت محمدیہ پیدا ہوگی جو اللہ سے تھوڑا سا رزق لے کر راضی ہو جائیں گے ان کا نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوگا جس کی رفتار پر وقار ہوگی وہ چپ رہے گا تو چہرے پر دانائی بر سے گی اور بولے گا تو منہ سے حکمت کے موتی برسیں گے۔ میں اسے قریش کے بہتر قبیلہ سے فصیح اللسان بنا کر پیدا کروں گا۔ وہ ایک بہتری سے دوسری بہتری حاصل کرتا ہوا خوب سے خوب تر ہوتا جائے گا اور اس کی امت بھی خیر کی طرف بڑھتی جائے گی۔

میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (الحديث)

مسند احمد بن حنبل

عن العرباض بن ساریۃ قال قال رسول اللہ انا دعوة ابی ابراہیم و بشارۃ عیسیٰ علیہما السلام۔

(مسند احمد بن حنبل، خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۹)

ترجمہ: عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی محافل و مجالس میں اپنے نور کی تخلیق بیان فرماتے تھے، آپ نے صحابہ کرام کو بتایا کہ اللہ نے میرا نور آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں میں ظاہر فرمایا تو انہوں نے انگوٹھے چوم لیے، پھر ابراہیم علیہ السلام

نے میری آمد کے لیے دعاء فرمائی، اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری آمد کی بشارت سنائی، اور انہی چیزوں کو محفل میں بیان کرنے کا نام محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دلیل دوم: نبی ﷺ نے حضرت آدم وحواء علیہما السلام تک اپنے تمام آباء و اجداد کی طہارت و عظمت کا بیان فرمایا ہے

کسی کی ولادت یا میلاد کے ذکر میں یہ بیان بھی ضروری ہوتا ہے کہ اس کا حسب و نسب کیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے میلاد کے اس حصہ کو بھی اپنے صحابہ کی محفل میں بارہا بیان فرمایا ہے۔

فرمان رسول ﷺ

میری پیدائش تمام نسل آدم کے زمانوں میں سے بہتر زمانہ میں ہوئی

بخاری شریف

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرنا حتی کنت
من القرون الذی کنت منہ۔

(۱۔ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ کتاب المناقب، ۲۔ طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۵ طبع بیروت، ۳۔ دلائل النبوة بیہقی جلد اول صفحہ ۱۷۵)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ بہتر سے بہتر ہوتا رہا۔ تا آنکہ مجھے سب سے بہتر زمانہ میں پیدا کیا گیا۔

فرمان رسول ﷺ

مجھے اللہ تعالیٰ نے سب سے بہتر قبیلہ و خاندان میں پیدا کیا

مسلم شریف

واثلة بن الاسقع یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول
ان اللہ عزوجل اصطفیٰ کنانۃ من ولد اسماعیل
علیہ الصلوٰۃ والسلام واصطفیٰ قریشاً من کنانۃ
واصطفیٰ من قریش بنی ہاشم۔

(۱۔ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۵ کتاب الفضائل، ۲۔ دلائل النبوة (بیہقی) جلد اول صفحہ ۱۶۵)

باب ذکر شرف اہل رسول اللہ ﷺ، ۳۔ الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد اول صفحہ ۲۵ طبع بیروت)

ترجمہ: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو چنا پھر کنانہ میں سے قریش اور قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور پھر مجھے بنو ہاشم سے چن لیا۔

یہ حدیث ابن سعد نے محمد بن علی (غالباً امام باقر رضی اللہ عنہ) اور عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، اور ترمذی شریف جلد ۲، صفحہ ۲۰۱، ابواب المناقب میں بھی یہ حدیث موجود ہے اور امام ترمذی نے کہا: هذا حدیث حسن صحیح۔

ترمذی شریف

عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ
ان قریشاً جلسوا فتناً کروا احسابہم بینہم فجعلوا

مثلک مثل نخلة في كبوة من الارض فقال النبي ﷺ
ان الله خلق الخلق فجعلني من خير فرقهم و خير
الفريقين ثم خير القبائل فجعلني من خير القبيلة
ثم خير البيوت فجعلني من خير بيوتهم فانا خيرهم
نفسا و خيرهم بيتا۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۱، ابواب المناقب، ۲۔ دلائل النبوة تہذیبی جلد اول صفحہ ۱۶۸ باب ذکر
شرف اصل رسول اللہ ﷺ، ۳۔ دلائل النبوة (محدث ابو نعیم) جلد اول صفحہ ۶۶ سلب الفصل الثانی)
ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے
عرض کیا: یا رسول اللہ قریش نے بیٹھ کر اپنے اپنے حسب و نسب
بیان کیے ہیں اور آپ کی مثل کھجور کے اس درخت سے دی ہے جو
ایک چٹیل میدان میں ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق
پیدا کی تو مجھے بہترین فریق میں رکھا پھر قبائل میں چناؤ کیا تو مجھے
سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا پھر گھروں میں چناؤ کیا تو مجھے بہترین
میں سے پیدا کیا تو میں اپنی ذات اور گھرانہ کے اعتبار سے سب سے
بہتر ہوں۔

اسی طرح محدث ابو نعیم نے حضرت ابن عمر سے ایک اور حدیث روایت کی
ہے جس کا مفہوم بھی یہی ہے۔ دیکھیے دلائل النبوة جلد اول صفحہ ۶۷۔

فرمان رسول ﷺ

جب بھی اللہ نے اہل ارض کی تقسیم کی تو میرے جوہر ولادت کو
بہتر قسم میں رکھا

طبقات ابن سعد

اخبرنا جعفر بن محمد بن علی عن ابيه محمد بن علی
بن حسين بن علی بن ابی طالب ان النبي ﷺ قال
قسم الله الارض نصفين فجعلني في خيرهما ثم
اختار العرب من الناس ثم اختار قريشا من
العرب ثم اختار بني هاشم من قريش ثم اختار بني
عبدالمطلب من بني هاشم ثم اختارني من بني
عبدالمطلب۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۰ ذکر من انتہی الیہ رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ: امام جعفر اپنے والد امام محمد باقر سے وہ اپنے والد امام زین
العابدین بن علی بن حسین سے وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد
حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
نے زمین کے دو حصے کیے اور مجھے بہتر حصہ میں رکھا، پھر لوگوں میں
سے عرب کو فضیلت دی تو مجھے عرب میں رکھا، پھر عرب میں سے
قریش کو پھر قریش میں سے بنو ہاشم اور پھر بنو ہاشم میں سے

بنو عبد المطلب کو فضیلت دی اور مجھے بنو عبد المطلب میں سے پیدا کیا۔

طبقات ابن سعد

عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ خیر العرب مضر و خیر مضر بنو عبد مناف و خیر بنی عبد مناف بنو ہاشم و خیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما۔

(طبقات ابن سعد بطریق الکلبی عن ابی صالح)

ترجمہ: ابوصالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عرب میں سے بہتر مضر ہیں اور مضر میں سے بہتر قبیلہ بنو عبد مناف ہے اور بنو عبد مناف سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم میں سب سے بہتر بنو عبد المطلب ہیں۔ بخدا جب بھی اللہ تعالیٰ نے پیدائش آدم علیہ السلام سے لے کر انسانوں کے دو گروہ بنائے مجھے (یعنی میرے جوہر ولادت کو) ان میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔

فرمان رسول ﷺ

میرے جوہر ولادت کو کبھی بھی زنا نے پیدا نہیں کیا

بیہقی شریف

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولدنی من سفاح الجاہلیۃ شیئ ما ولدنی

الانکاح کنکاح الاسلام

(۱) بیہقی شریف جلد ہفتم صفحہ ۱۹۰ طبع حیدرآباد دکن ۱۳۵۳ھ کتاب النکاح ۲۔ المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۶۶ طبع مصر)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے کبھی بھی جاہلیت کے طریقہ زنا نے پیدا نہیں کیا۔ مجھے ہمیشہ سے نکاح اسلام نے ہی پیدا کیا (یعنی میرے سلسلہ نسب میں سے کوئی فرد بھی زنا سے پیدا نہیں ہوا)۔

فرمان رسول ﷺ

حضرت آدم علیہ السلام سے میرے والدین تک میرے جوہر ولادت کو نکاح سے منتقل کیا گیا

دلائل النبوت

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی وامی لم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیئ۔

(۱) دلائل النبوت جلد اول صفحہ ۱۶۵ الفصل الثانی طبع ملب، ۲۔ المواہب جلد اول صفحہ ۶۷ طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نکاح سے منتقل ہوا ہوں زنا سے نہیں اور آدم علیہ السلام سے لے کر تا آنکہ

میرے والدین نے مجھے جنامیرا جو ہر ولادت جاہلیت کے زنا سے پاک رہا ہے۔

فرمان رسول ﷺ

میں پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا

دلائل النبوت

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يلتق ابواي في سفاح لم يزل الله عز وجل ينقلني من اصلا ب طيبة الى ارحام طاهرة صافيا مهذبًا لا تتشعب شعبتان الا كنت في خيرهما.

(دلائل النبوت جلد اول صفحہ ۶۶) (المواہب جلد اول صفحہ ۶۷)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے حب و نسب میں کہیں بھی میرے دو والدین زنا میں اکٹھے نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل کرتا رہا ہے میں صاف ستھرا ہوں۔ جب بھی انسانوں کے دو گروہ بنے ہیں میں ان میں سے بہتر گروہ میں رہا۔

فرمان رسول ﷺ

میرا حب و نسب تم سب سے بہتر ہے

دلائل النبوة بیہقی

عن انس بن مالك و ابی بكر بن عبد الرحمن قال خطب رسول الله ﷺ فقال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن لوی بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار وما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت من بين ابوين فلم يصبني شيء من عهد الجاهلية و خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدم آدم حتى انتهيت الى ابی و امی.

(دلائل النبوة بیہقی جلد اول صفحہ ۷۴ باب ذکر شرف اصل رسول الله ﷺ)

ترجمہ: انس بن مالک اور ابو بکر بن عبد الرحمن دونوں کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: میں ہوں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار۔ جب بھی لوگ دو گروہوں میں بٹے مجھے اللہ نے ان میں سے بہتر میں رکھا میں اپنے والدین سے یوں نکالا گیا ہوں کہ عہد جاہلیت

کا کوئی اثر مجھ تک نہیں پہنچا میں آدم سے لے کر اپنے والدین تک نکاح سے منتقل ہوتا رہا زنا سے نہیں۔ تو میری ذات و نسب تم سے بہتر ہے۔

نوٹ: اس حدیث میں صاف الفاظ ہیں: خطب رسول اللہ ﷺ یعنی نبی ﷺ نے خطبہ دیا اور اپنے میلاد کی عظمت و شان ایک بھرے مجمع اور محفل میں بیان فرمائی تو جس محفل میں آپ اپنا میلاد بیان کریں اور اپنے نسب و حسب کا ذکر فرمائیں کیا وہ محفل میلاد النبی ﷺ نہیں۔ صاف معلوم ہو گیا کہ دور رسالت میں بھی محفل میلاد کا اصل موجود ہے کیونکہ خود حضور ﷺ نے محض اپنے میلاد سنانے کے لیے لوگوں کو بلایا اور اپنے میلاد کی محفل قائم فرمائی۔ لہذا اہل سنت محفل میلاد النبی ﷺ قائم کر کے سنت رسول ادا کرتے ہیں۔ فالحمد لله على ذلك۔

دلیل سوم: نبی ﷺ محفلوں میں اپنے میلاد کی عظمتیں اور واقعات بیان فرماتے تھے

فرمان رسول ﷺ

میری والدہ نے میری ولادت کے وقت وہ نور دیکھا جس سے انہیں بصری کے محلات نظر آ گئے

طبقات ابن سعد

عن ابی العجفاء عن النبی ﷺ قال رأی اُمی حین

وضعتنی سطح منها نور اضاءت له قصور بصری۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۲ ذکر مولاد رسول اللہ ﷺ) (جامع صغیر (علامہ سیوطی) جلد اول صفحہ ۶۷۰) (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۳۶ ذکر ما ظهر فی لیلة مولانا ﷺ) ترجمہ: ابو جعفاء سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری والدہ نے جب مجھے جنتا تو ان سے وہ نور ظاہر ہوا جس سے ان پر بصری کے محلات روشن ہو گئے۔

فرمان رسول ﷺ

میری والدہ نے میرے میلاد پر شام کے محلات دیکھے

مسند احمد بن حنبل وغیرہ

اخراج احمد والبخاری والطبرانی والبیہقی و ابو نعیم عن العرباض بن ساریة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انی اخبرکم عن اول امری اناعبد الله و خاتم النبیین و ان آدم لم یجد فی طینته و ساخبرکم عن ذلك دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسی و رؤیا امی التی رأی و كذلك امهات النبیین یرین و ان امر رسول الله ﷺ رأی حین وضعتہ نوراً اضاءت له قصور الشام۔

(مسند احمد بن حنبل) (جامع صغیر جلد اول صفحہ ۶۷۰ حرف الراء طبع بیروت) (بیہقی در دلائل جلد اول صفحہ ۸۳ باب ذکر مولاد المصطفیٰ ﷺ) (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۳۵)

ترجمہ: احمد براء، طبرانی، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کی منزل میں تھے میں اس وقت اللہ کی عبادت کرنے والا اور خاتم النبیین تھا، میں تمہیں اس کی خبر دیتا ہوں میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کی وہ دید ہوں جو انہوں نے دیکھی اور اسی طرح سب نبیوں کی ماؤں نے دیکھا، اور نبی ﷺ کی والدہ نے آپ کی ولادت پر وہ نور دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات روشن ہو گئے۔

نوٹ: علامہ سیوطی نے جامع صغیر حوالہ مذکورہ میں مذکورہ دونوں حدیثوں کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حاکم و خصائص کبریٰ

اخرج الحاکم و صححه والبیہقی عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم قالوا يا رسول الله اخبرنا عن نفسك فقال دعوة ابي ابراهيم و بشرى عيسى و رأت اُمى حين حملت كانه خرج منها نور اضاءت له بصرى.

(خصائص جلد اول صفحہ ۴۶) (حاکم جلد دوم صفحہ ۶۰۰) (بیہقی جلد ۱، صفحہ ۸۳)

ترجمہ: خالد بن معدان روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے متعلق خبر عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

بشارت ہوں اور میری والدہ نے میری ولادت کے وقت وہ نور دیکھا جس سے بصری کے محلات ان پر روشن ہو گئے۔

طبقات ابن سعد

عن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت اُمى كانه خرج منها نور اضاءت منه قصور الشام.

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۲، ذکر مولد رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ: ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری والدہ نے (میری ولادت پر) دیکھا کہ ان سے نور نکلا ہے جس سے ان پر شام کے محلات روشن ہو گئے۔

قول رسول ﷺ

میں خلتہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا

خصائص کبریٰ

واخرج الطبرانی في الاوسط و ابو نعیم و الخطیب و ابن عساکر من طرق عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من كرامتي على ربي اني ولدت مختونا ولم يرا احد سواي و صححه الضياء في المختارة.

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۳ باب الآیہ فی ولادۃ ﷺ) (دلائل النبوة ابو نعیم، جلد اول صفحہ ۱۰۲)

۱۹۲ طبع صلب جدید) (المواہب اللدنیہ صفحہ ۲۷ طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی طرف سے میری توقیر و تکریم میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا اسے ضیاء نے مختارہ میں صحیح حدیث قرار دیا ہے۔

دلائل النبوة

عن ابن عباس عن ابیہ العباس رضی اللہ عنہ قال ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختوناً مسروراً فاعجب ذالک جدہ و حظی عنده و قال لیکون لابنی هذا شان فکان له شأن۔

(دلائل النبوت (ابونعیم) جلد اول صفحہ ۱۹۲) (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۳) (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۳) (ذکر مولاد رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ: ابن عباس اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ختنہ شدہ ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا اس پر تعجب کیا اور آپ کی بڑی قدر سمجھی اور کہا میرے اس بیٹے کا ایک بڑا مقام ہوگا تو واقعی آپ کا بڑا مقام تھا۔

تبصرہ: مسند احمد بن حنبل کی مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ و سآخبر کم عن اول امری سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے میلاد کی عظمتیں محفل صحابہ میں بیان فرمائی تھیں۔ اسی طرح حاکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عن اصحاب رسول اللہ ﷺ قالوا اخبرنا عن نفسک۔

پتہ چلا کہ نبی ﷺ محفل میں اپنا میلاد اور اس کی عظمتیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ لہذا محفلوں اور جلسوں میں آپ کا میلاد سنانا خود آپ کی سنت ہے اور یہ کہ محفل میلاد کا وجود دور رسالت میں بھی ہے اگرچہ اس وقت اس کا نام محفل میلاد نہ تھا۔ اب ہم نے ایسی محفلوں کا نام محفل میلاد رکھ لیا ہے اور یہ ہم نے کوئی بڑا کام نہیں کیا ان گنت محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں لفظ میلاد النبی یا مولد النبی کے عنوان سے باب قائم کیے ہیں ترمذی شریف میں ہے: باب میلاد النبی ﷺ۔ دیکھیے ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۰۲ بلکہ بے شمار محدثین نے مولد النبی کے عنوان سے آپ کے میلاد کے جواز پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ آگے ان کا تذکرہ آئے گا۔

دلیل چہارم: نبی ﷺ نے اپنے دور رضاعت و بچپن کی عظمتیں خود بیان فرمائی ہیں

ہم اہل سنت و جماعت محفل میلاد النبی ﷺ میں آپ کی ولادت باسعادت کے ذکر کے ساتھ آپ کے بچپن کے احوال اور دور رضاعت میں آپ کی ذات سے ظاہر ہونے والی عظمتیں بیان کرتے ہیں۔ اس لیے کہ نبی ﷺ نے بھی ایسے کیا ہے یعنی جہاں آپ نے اپنے میلاد پر ظاہر ہونے والی آیات الہیہ محفلوں میں بیان فرمائیں وہاں دور رضاعت و طفولیت کی عظمتوں سے بھی آگاہ فرمایا، تو محفل میلاد مکمل طور پر اتباع سنت ہے۔

فرمان رسول ﷺ

گہوارہ میں چاند مجھ سے باتیں کرتا اور میرے اشارے پر چلتا
تھا اور میں اس کے سجدوں کی آوازیں سنتا تھا

خصائص کبریٰ

و اخرج البيهقي والصابوني في المأتين والخطيب و
ابن عساكر في تاريخهما عن العباس بن
عبدالمطلب قال قلت يا رسول الله دعاني الى
الدخول في دينك امانة لنبوتهك. رأيتك في المهد
تناجي القمر وتشير اليه باصبعك فحيث اشرت اليه
مال قال اني كنت احده و يحدثني و يلهمني عن
البكاء و اسمع و جبهته حين يسجد تحت العرش.
(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۳)

ترجمہ: بیہقی نے اپنی سنن میں، صابونی نے مائتین میں اور خطیب اور ابن
عساکر نے اپنی اپنی تاریخ میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے
روایت کی ہے کہ آپ نے (ایک بار) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ
کے دین میں داخل ہونے پر مجھے آپ نبوت کی ایک نشانی نے
مجبور کیا میں نے دیکھا آپ گہوارے میں لیٹے چاند سے باتیں کرتے
اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ اور چاند آپ کے

اشارے پر چل رہا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کیا
کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے نہ دیتا تھا اور میں
چاند کی دھنک سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔

فرمان رسول ﷺ

بچپن میں میرا سینہ پھاڑ کر میرے دل کو نور سے بھرا گیا
دلائل النبوة

عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم انهم قالوا له اخبرنا عن نفسك فذكر
الحديث. قال واسترضعت في بني سعد بن بكر.
فبينما انا مع اخ لي في بهم لنا، اتاني رجلان عليهما
ثياب بياض معها طست من ذهب مملوءة ثلجا
فاضبعاني فشقا بطني ثم استخرجا قلبي فشقا
فاخرجاه منه علقه سوداء فالقياها ثم غسل قلبي و
بطني بذلك الثلج حتى اذا القيا ثم رداه كما كان.
ثم قال احدهما لصاحبه زنه بعشرة من امته
فوزنتي بعشرة فوزنتهم، ثم قال زنه بمائة من امته
فوزنتي بمائة فوزنتهم ثم قال زنه بالف من امته
فوزنتي بالف فوزنتهم فقال دعه فلو وزنته بامته
لوزنتهم. (دلائل النبوة جلد اول صفحہ ۱۳۶ باب ذکر رضاع النبی طبع بیروت)

ترجمہ: خالد بن معدان نے بعض اصحاب رسول ﷺ سے روایت کی ہے کہ صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ ہمیں اپنے بارہ میں کچھ خبر دیجیے، تو آگے ساری حدیث بیان کی، جس میں ہے کہ میں نے بنو سعد بن بکر کا دودھ پیا ہے ایک دن میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ اپنے جانور لے کر گیا ہوا تھا کہ میرے پاس سفید کپڑوں والے دو شخص آئے جن کے پاس برف سے بھرا ہوا سنہری طباق تھا۔ انہوں نے آ کر مجھے لٹالیا، میرا پیٹ پھاڑا میرا دل نکالا پھر دل کو چیرا اور اس سے ایک سیاہ رنگ کا لوٹھرا نکال کر پھینک دیا، پھر میرا دل اور پیٹ اس برف سے دھویا اور وہ صاف ہو گئے پھر انہیں پہلے کی طرح ملا کر جسم کو درست کر دیا، پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اے اس کی امت کے دس افراد کے ساتھ وزن کرو۔ جب دس افراد کے ساتھ میرا وزن کیا تو میں ان سے بھاری رہا، اس نے کہا: سو افراد کے ساتھ اس کا وزن کرو میں پھر بھی بھاری رہا۔ اس نے کہا: اس کی امت کے ہزار افراد کے ساتھ اسے تو لو! جب میں ہزار پر بھی بھاری رہا، تو اس کے ساتھی نے کہا: رہنے دو اگر تم اسے اس کی ساری امت کے ساتھ وزن کرو گے تو بھی یہ بھاری رہے گا۔

فرمان رسول ﷺ

میرے بچپن میں یہودی میری مہر نبوت کو دیکھ کر کہتے کہ یہ نبی ہے

دلائل النبوت ابو نعیم

حضور ﷺ فرماتے ہیں: بچپن میں میری والدہ اپنے علاقہ مدینہ منورہ میں مجھے لے کر آئیں جب میں آیا تو:

نظرت الی رجل من الیہود یختلف الی ینظر الی ثم ینصرف عنی فلقینی یوما خالیا، فقال یا غلام! ما اسمک؟ قلت احمد، و نظر الی ظہری، فاسمعہ یقول هذا نبی هذا الامة ثم راح الی اخوالی فخبیرهم الخبر فاخبروا اہی فخافت علی فخرجنا من المدینة۔

(دلائل النبوت (ابو نعیم) جلد اول صفحہ ۲۰۵ طبع صلب جدید)

ترجمہ: میں نے دیکھا ایک یہودی شخص بار بار مجھے دیکھتا اور نگاہ پھیر لیتا ہے۔ ایک دن وہ مجھے تنہائی میں ملا تو کہا: اے لڑکے! تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: احمد (ﷺ) اس نے میری پشت کو دیکھا، تب میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا: یہ بچہ اس امت کا رسول ہے، پھر وہ میرے منہ پر ہاتھ رکھا اور ساری بات بتلائی، میری والدہ نے سنا تو اسے میری بڑی فکر لاحق ہو گئی تب ہم مدینہ طیبہ سے چلے آئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میلاد اور بچپن پر فخر کیا

طبرانی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انا اعرب العرب ولدت فی قریش و نشأت فی بنی سعد فأنی یأتینی اللحن۔ (رواہ الطبرانی)

(جامع صغیر (للسیوطی) جلد اول صفحہ ۴۱۳ طبع بیروت)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب عرب سے زیادہ فصیح ہوں کیونکہ قریش میں میرا میلاد ہوا اور بنو سعد میں پرورش۔ تو میرے تلفظ میں خرابی کیسے آسکتی ہے

پتہ چلا کہ جس طرح محفل میلاد اور جلسہ میلاد میں آپ کے نور کی تخلیق آپ کی ولادت کی عظمتیں اور آپ کے پاک بچپن کے احوال بیان کیے جاتے ہیں بالکل اسی طرح نبی ﷺ بھی صحابہ کی محفلوں میں اپنی ولادت اپنا بچپن اور اپنا دور رضاعت خود بیان کرتے تھے اور بالکل اسی بیان کے لیے آج محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے۔ لہذا محفل میلاد سراسر اتباع سنت ہے، اس لیے اہل سنت کا حق بنتا ہے کہ اسے قائم کریں اور اسے خلاف شرع حرکات سے پاک رکھیں۔

دلیل پنجم: صحابہ کرام نبی ﷺ کو محفلوں میں آپ کے میلاد کی نظمیں سناتے تھے

مسند درک

اخرج الحاكم والطبرانی عن خريم بن اوس قال

هاجرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
منصرفه من تبوك فسمعت العباس يقول يا رسول
الله اني اريد ان امتدحك قال قل لا يفضض الله
فاك فقال:

۱- من قبلها طبت في الظلال وفي

مستودع حيث يخصف الورق

۲- ثم هبطت البلاد لا لبشر

انت ولا مضغة ولا علق

۳- بل نطفة تركب السفين وقد

الجم نسر و اهله الغرق

۴- تنقل من صالب الى رحم

اذا مضى عالم بد اطبق

۵- وردت راخليل مسترا

في صلبه انت كيف يحترق

۶- حتى احتوى بيتك المهيمن من

خندف علياء تحتها النطق

۷- و انت لهما ولدت اشرقت

ارض وضاعت بنورك الافق

فنحن فی ذالک الضیاء و فی

النور و سبل الرشاد تخرق

(المستدرک للحاکم جلد سوم صفحہ ۳۲۷ مناقب العباس بن عبد المطلب، ذکر دعاء الہی النبی ﷺ فی حق العباسؑ) (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۳۹ باب اختصامیہ بطہارت علیؑ) (المواہب اللدنیہ) (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب علامہ اشرف علی تھانوی صفحہ ۷ طبع کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند)

ترجمہ: حاکم و طبرانی نے خریم بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہتے ہیں میں

ہجرت کر کے نبی ﷺ کے پاس پہنچا، آپ اس وقت سفر تبوک سے

واپس آئے میں نے سنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے یا رسول

اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: کہو!

اللہ تمہارا چہرہ سلامت رکھے تو حضرت عباس نے یہ اشعار کہے:

(۱) اے نبی ﷺ آپ دنیا میں آنے سے پہلے جنت کے سایوں

میں خوش رہتے تھے۔ آپ آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے۔ جب وہ پتوں

سے خود کو ڈھانپ رہے تھے۔

(۲) پھر زمین پر اترے آپ کے ساتھ کوئی شر نہ تھی اس وقت آپ

گوشت کا ٹکڑا تھے نہ خون کا لوتھڑا (یعنی ابھی آپ کی ولادت قریب نہ

آئی تھی)

(۳) بلکہ آپ نطفہ کی شکل میں تھے جو صلب نوح علیہ السلام میں

رہتے ہوئے کشتی پر سوار ہوا۔ اس وقت نسر بت کو لگام دی گئی اور اس

کے پجاری غرق کیے گئے۔

(۴) آپ ایک پشت سے دوسرے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے

ایک زمانہ گزرتا تو دوسرا دور شروع ہو جاتا۔

(۵) پھر آپ نار غلیل میں اترے، جب آپ حضرت غلیل کی پشت

میں تھے تو وہ آگ میں کیسے جل سکتے تھے۔

(۷) جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو زمین چمک اٹھی، اور

آپ کے نور سے آفاق عالم منور ہو گئے۔

(۸) تو ہم اب بھی اسی روشنی اور نور میں ہیں، اور ہدایت کے راستے

طے کیے جا رہے ہیں۔

المواہب مع الزرقانی

بنو تمیم اپنے خاندانی شاعر اقرح بن جابس (جو بعد میں ایمان لے آئے

تھے) کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آئے اور حجروں کے پیچھے سے

پکارا اے محمد (ﷺ) باہر آؤ ہم اشعار میں اپنے اپنے مفاخر بیان کرنے کا مقابلہ

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے شاعر اور متکبر بنا کر نہیں بھیجا گیا تاہم جو کہنا چاہتے

ہو کہو۔ تو ان کے خطیب نے اپنی عظمتیں گنوائیں، آپ نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

سے فرمایا کہ وہ ان کے خطیب کا جواب دیں۔ انہوں نے ایسا خطبہ دیا کہ سب پر

غالب آ گئے، تب اقرح بن جابس شاعر تمیمی نے اٹھ کر اپنے قبیلہ کی عظمتوں کو اشعار میں

پیش کیا۔ آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسانا یحبہم

فقام فقال:

ہل المجد الا السود والعود والنبدی

و جاہ الملوک و احتمال العظام

- ۲- نصرنا و آوینا النبی محمد
علی انفراد من معد و راغم
۳- زکی جرید اصلہ و ثراء
بجایۃ الجولان وسط الاعاجم
۴- و نحن ولدنا فی قریش عظیمہا
ولدنا نبی الخیر من آل ہاشم
ہکذا انشدھا کلھا ابن ہشام فی السیرۃ

(المواہب اللدیہ مع الزرقانی جلد سوم صفحہ ۳۷۳ الفصل الرابع فی خطائبہ و شوائبہ)
ترجمہ: نبی ﷺ نے حضرت حسان کو انہیں جواب دینے کا حکم فرمایا:
حضرت حسان اٹھے اور فرمایا:

(۱) شرافت انہی چیزوں سے تو ہے (۱) سرداری (۲) مرجع غلات
ہونا (۳) مجلس مشاورت قائم کرنا (۴) بادشاہوں جیسار بدیہ اور عظیم
ذمہ داریاں سر پر اٹھانا۔

(۲) ہم نے محمد ﷺ کو مدد اور پناہ دی چاہے کوئی راضی تھا یا ناراض۔
(۳) آپ کا نسب صاف ستھرا ہے اور آپ کی دولت (دولت اسلام)
جابیہ جولان تک جا پہنچی ہے جو عجم کے وسط میں ہے۔

(۴) ہم قریش کے عظیم قبیلہ میں پیدا ہوئے، ہم نے آل ہاشم سے
بجلائ والارسل پیدا کیا ہے۔

مذکورہ دونوں احادیث سے یہ امور ثابت ہوئے

(۱) حضرت عباس اور حضرت حسانؓ کی نظمیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں، حضرت
حسان کی نظم میں میلاد رسول کا مختصر اور جامع بیان ہے جب کہ حضرت عباسؓ کی
اٹھ اشعار پر مشتمل نظم اول تا آخر میلاد رسول کا بیان ہے۔ بلکہ اسے قصیدہ میلاد النبی
ﷺ کہنا چاہیے، دونوں واقعات بتلا رہے ہیں کہ میلاد النبیؐ کی یہ نظمیں محفلوں میں حضور
ﷺ علیہ السلام کو سنائی گئیں۔

پہلی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ارید ان
امتدحك۔

یعنی راوی حدیث خریم بن اوس صحابی رسول کہتے ہیں میں نے حضرت عباس
کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ میں آپ کی مدح کرنا چاہتا ہوں۔ معلوم ہوا حضرت
عباس نے یہ قصیدہ میلاد سننے والوں کی مجلس و محفل میں سنایا اور چونکہ آپ نے نبی
ﷺ کی تبوک سے بخیریت واپسی پر خوشی کا اظہار کرنے کے لیے یہ قصیدہ پڑھا
ہے۔ اس لیے عقل کا تقاضا ہے کہ اسے محفل میں پڑھا گیا تاکہ دوسرے صحابہ بھی اس
خوشی میں شامل ہوں، جب کہ حضرت حسان والی حدیث میں تو صاف ہے کہ بنو تمیم
کے لوگ بھی موجود تھے اور صحابہ بھی، اور حضرت حسان نے یہ اشعار سنا کر شاعر بنو تمیم کو
عاجز کر دیا۔

منکرو! ذرا آنکھوں سے تعصب کی پیٹی اتار کر بتلاؤ کہ جس محفل میں نبی علیہ
السلام کے سامنے آپ کے میلاد کی عظمتیں بیان ہو رہی تھیں کہ

انت لها ولدت اشرق

ارض وضاءت بنورك الافق

اور یہ اشعار پڑھے جا رہے تھے کہ

و نحن ولدنا فی قریش عظیمہا

ولدنا نبی الخیر من آل ہاشم

کیا وہ محفل میلاد النبیؐ نہ تھی؟ تو پھر تم یہ کیوں نہیں اقرار کرتے کہ دور رسالت میں بھی محفل میلاد ہوتی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ اس وقت اسے محفل میلاد کا نام نہیں دیا گیا تھا۔ یہ نام بعد کے دور میں تجویز ہوا مگر میلاد خوانی کا کام تو دور رسالت ہی سے شروع ہو گیا تھا

(۲) میلاد خوانی سے اور آپ کے میلاد کی محفل بنانے سے آپ خوش ہوتے اور دعا دیتے ہیں جیسا کہ آپ نے حضرت عباس سے فرمایا:

قل لا یفرض الله فاک

یعنی میری تعریف کرو اللہ تمہارا چہرہ سلامت رکھے۔

لہذا محفل میلاد سراسر رضائے نبی کا حصول ہے۔ اس لیے چاہیے کہ ایسے مبارک کام میں کوئی خلاف شرع حرکت نہ ہو ورنہ بڑا گناہ ہوگا۔

محفل میلاد دور رسالت اور دور صحابہ میں بھی ہوتی تھی

مولانا عبدالحی دیوبندی کا واضح ترفیوی

مجموعۃ الفتاویٰ

ذکر میلاد اسے کہتے ہیں کہ ذکر کوئی آیت یا حدیث پڑھ کر اس کی شرح میں

کچھ فضائل نبویہ اور معجزات احمدیہ اور آپ کی ولادت اور نسب کا تھوڑا حال اور خوارق جو ولادت کے وقت ظاہر ہوئے، بیان کرے جیسا کہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے نعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم میں لکھا ہے اور اس کا وجود زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں بھی تھا، اگرچہ اس نام سے نہ تھا، ماہرین فن حدیث پر مخفی نہ ہوگا کہ صحابہ مجالس وعظ اور تعلیم علم میں فضائل نبویہ اور ولادت احمدیہ کا ذکر کرتے تھے اور صحاح میں مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنی مسجد میں منبر پر بٹھاتے اور قصیدہ قصائد مدح نبوی کہ انہوں نے کہے ہوئے پڑھتے اور آپ ان کو دعاء خیر دیتے اور فرماتے:

اللهم ایدہ بروح القدس

اے اللہ! ان کی مدد کر بذریعہ جبریل۔

اور دیوان حسان رضی اللہ عنہ کے دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہ ہوگا کہ ان کے قصائد میں معجزات اور حالات ولادت اور نسب شریف وغیرہ موجود ہے۔ پس محفل میں ایسے اشعار پڑھنا عین ذکر میلاد ہے اور حسان رضی اللہ عنہ کے مسجد میں اشعار پڑھنے کا قصہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے پس درحقیقت ذکر میلاد میں اور اس قصہ میں کوئی معتد یہ فرق نہیں معلوم ہوتا یہ امر دیگر ہے کہ اس ذکر کا نام مجلس ذکر میلاد قرار نہیں پایا تھا۔ (مجموعۃ الفتاویٰ اردو کتاب الخطر والاباحت جلد دوم صفحہ ۱۶۰ طبع کراچی)

دعوت انصاف

آج کل تقریباً ہر یوبندی عالم کی زبان پر یہی بات ہے کہ محفل میلاد بدعت منکرات ہے گمراہی و بددینی ہے۔ اس کے جواب میں جب ہم کہتے ہیں کہ بھلے لوگو!

محفل میلاد اس چیز کا نام ہے کہ مسلمان مل بیٹھ کر نبی ﷺ کے میلاد کا ذکر خیر کریں اور یہ عمل تو دور رسالت میں بھی ہوتا تھا تو دیوبندی علماء کو ہماری یہ بات بڑی ناگوار گزرتی ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ہماری نہ مانو اپنے امام مولانا عبدالحی دیوبندی کی بات مان لو۔ وہ بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اگرچہ اس وقت اس کا نام مجلس ذکر میلاد قرار نہیں پایا تھا لیکن یہ محفل دور رسالت اور دور صحابہ میں بھی ہوتی تھی۔

والفضل ما شهدت به الأعداء

دلیل ششم: صحابہ محفل میلاد قائم کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ انہیں دعائیں دیا کرتے تھے

شیخ الحدیث امام المحققین علامہ ابوالخضاب بن دحیہ علیہ الرحمہ اپنی کتاب التنبیہ فی مولد البشیر النذیر میں دو احادیث بیان کرتے ہیں۔

التنبیہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون و یحمدون اللہ و یصلون علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی۔

(التنبیہ فی مولد البشیر النذیر بحوالہ الدر المنظم للعلامة الشيخ عبدالحق المحدث الآبادی صفحہ ۹۵)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر میں لوگوں کو نبی ﷺ کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان کر رہے

تھے۔ لوگ سن کر خوش ہو رہے تھے اور حمد الہی اور درود رسالت مآب ﷺ پڑھ رہے تھے اتنے میں نبی ﷺ آگئے تو فرمایا: تم پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

التنبیہ

عن ابی درداء رضی اللہ عنہ قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیت عامر الانصاری و کان یعلم وقائع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ و عشیرتہ و یقول هذا الیوم هذا الیوم فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ فتح لك ابواب الرحمة و ملائکتہ کلہم لیستغفرون لك، من فعل فعلک نجی نجاتک۔

ترجمہ: ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عامر انصاریؓ کے گھر کی طرف سے گزرے وہ اپنے بچوں کو نبی ﷺ کی ولادت کے واقعات پڑھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ فلاں تاریخ کو یہ ہوا فلاں کو یہ ہوا، نبی ﷺ نے سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اور سب فرشتے تمہارے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ جس نے تمہارے جیسا یہ کام کیا، وہ تم جیسا نجات یافتہ ہو گیا۔

مذکورہ دونوں احادیث سے درج ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ نبی ﷺ کی حیات ظاہرہ میں ہی صحابہ کرام نے اپنے اپنے گھروں میں ذکر

ولادت رسول ﷺ کی محافل قائم کرنے کا آغاز کر دیا تھا۔ لہذا محفل میلاد کو بدعت ضلالت کہنا سراسر حماقت و جہالت ہے۔

۲۔ نبی ﷺ محفل میلاد کو دیکھ کر خوش ہوتے اور دعا دیتے تھے لہذا اہل سنت کو مراد رحمت ہو کہ اُن پر اللہ کا رسول خوش ہے۔

۳۔ صحابہ کی محفل میلاد کے لیے کسی خاص دن کا تقرر نہ ہوتا تھا اور نہ ہی محفل میلاد نام کا تقرر تھا یہ چیزیں بعد میں مقرر ہوئیں مگر اس محفل کا اصل دور رسالت میں ثابت ہو گیا۔ رہا دن اور نام کا تقرر تو یہ اپنی جگہ جائز اور درست کام ہے آگے اس کی تفصیلی بحث آرہی ہے۔

دلیل ہفتم: دور رسالت کے بعد بھی صحابہ نے محفل میلاد کا سلسلہ قائم رکھا

(۱) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان ابن عباس رضی اللہ عنہما

جب نور نبی جبین عبد اللہ سے دامن آمنہ میں آیا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیاہنے کے لیے لے کر نکلے ایک کاہنہ عورت فاطمہ خنعمیہ بنت مر پر گزر رہا جس نے آسمانی کتابیں پڑھی تھیں، اس نے جمین عبد اللہ میں نور نبوت چمکتا دیکھا تو کہنے لگی: اے نوجوان کیا تم ابھی میرے ساتھ حرام کام کرنے پر تیار ہو؟ میں تمہیں ایک سواونٹ دے دوں گی، حضرت عبد اللہ نے فرمایا: (اشعار کا ترجمہ) حرام کام سے بچنے کے لیے موت قبول کر لینی چاہیے اور میں تو ہر صورت میں حلال کا طلب گار ہوں، میں تمہارا مقصد کیسے پورا کر سکتا ہوں، شریف انسان اپنی عزت اور دین کی حفاظت کیا

کرتا ہے۔

اس کے بعد آپ اپنے والد کے ساتھ آگے چلے آپ کا نکاح آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے ہو گیا۔ آپ اپنی بیوی کے پاس تین دن رہے۔ پھر اس کاہنہ عورت پر سے گزرے۔ وہ بولی: تم نے میرے بعد کیا کیا؟ فرمایا: میرے باپ نے میرا نکاح آمنہ بنت وہب سے کر دیا اور میں وہاں تین دن ٹھہرا رہا ہوں۔ کہنے لگی: میں کوئی بدکار عورت نہیں۔ مگر میں نے تمہاری پیشانی نور سے چمکتی دیکھی۔ تو میں نے چاہا کہ یہ نور مجھے مل جائے، مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا، پھر کہنے لگی: (اشعار کا ترجمہ) میں نے ایک تصور سادیکھا جو چمکا اور ماتم قطر کی طرح خوفشاں ہوا۔ اس کے پانی میں ایک نور ہے جو ماہ تمام کی طرح ماحول کو منور کر دیتا ہے۔ میں نے اس نور کی تمنا کی تھی، تاکہ ہر روشنی کرنے والے پر فخر کر سکوں۔

نوٹ: دلائل النبوة جلد اول صفحہ ۱۶۲ پر نبی ﷺ کے والدین کی شادی اور نور نبی کا انتقال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

دلائل النبوة ابو نعیم

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان فی عہد الجاہلیۃ اذا ولدلہم مولود من تحت اللیل رموہ تحت الاناء فلا ینظرون الیہ حتی یصبحوا فلما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم طرحوہ تحت البرمۃ فلما اصبحوا اتوا البرمۃ فاذا ہی قد انفلقت ثنتین و عیناہ الی السماء فعجبوا من ذالک و رفع الی امرأۃ من بنی بکر ترضعہ فلما ارضعته دخل علیہا الخیر

من كل جانب ولها شويها فبارك الله فيها فسمت
وزادت۔ (دلائل النبوة ابو نعیم جلد اول) (خصائص بکری جلد اول صفحہ ۵۰)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد جاہلیت میں جب رات کو
کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے کسی برتن کے نیچے رکھ دیتے اور صبح تک
اسے نہ دیکھتے جب نبی ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کو ایک ہنڈیا کے
نیچے رکھ دیا گیا۔ صبح جب گھر والوں نے دیکھا تو ہنڈیا دو ٹکڑے ہو
گئیں تھیں اور آپ کی آنکھیں آسمان پر لگی تھیں، تو وہ بڑے حیران
ہوئے پھر آپ کو بنی بکر کی ایک عورت (حلیمہ) کے سپرد کر دیا گیا
تاکہ وہ دودھ پلائے اس عورت پر رحمت کے دروازے کھل
گئے۔ اس کی چند کمزور بکریوں میں اللہ نے برکت ڈالی تو وہ بہت
زیادہ ہو گئیں۔

علاوہ ازیں

پیچھے آپ وہ متعدد احادیث پڑھ چکے ہیں جن میں نبی علیہ السلام نے اپنے
متعلق پیدائش نور اور عظمت حب و نسب کا ذکر فرمایا ہے وہ اکثر ابن عباس سے مروی
ہیں۔ اسی طرح نبی ﷺ کا محتون پیدا ہونا بھی بروایت ابن عباس پیچھے گزر گیا ہے۔

(۲) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

بشارت آمد رسول

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال لم یبعث
الله نبیاً آدم فمن بعده الا اخذ علیه العهد فی محمد

لئن بعث وهو حی لیؤمنن به و لینصرنه و یأمره
فیأخذ العهد علی قومہ۔

(تفسیر ابن جریر طبری جلد سوم صفحہ ۲۳۶ زیر آیت واذا اخذ الله ميثاق النبیین) (در منشور علامہ سیوطی
جلد ۲ صفحہ ۴۷)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم
ﷺ سے لے کر ہر نبی کو نبی ﷺ کے متعلق یہ عہد لے کر بھیجا کہ اگر
آپ ﷺ تم میں سے کسی کی موجودگی پیدا ہو جائیں تو وہ آپ پر
ایمان لائے گا اور آپ کی مدد کرے گا، اور یہ بھی حکم دیا کہ اپنی قوم
سے بھی یہ وعدہ لے۔

مسرت میلاد النبی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ابو طالب بیان کرتے
ہیں کہ جب آمنہ بنت وہب کے ہاں نبی ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب
تشریف لائے آپ کو گود میں رکھا اور بوسہ دے کر ابو طالب کے حوالہ کرتے ہوئے کہا:
یہ تمہارے پاس میری امانت ہے اس بچے کی بڑی شان ہوگی، پھر انہوں نے حکم
دیا تو ذنبے اور بکریاں ذبح کی گئیں۔

واطعم اهل مكة ثلاثاً

اور اہل مکہ کو تین دن تک دعوت دی گئی۔

پھر مکہ کے ہر راستے پر ایک جانور ذبح کیا گیا:

لا يمنع منه انسان ولا سبع ولا طائر

جوسب انسانوں درندوں اور پرندوں کے لیے عام کر دیا گیا۔

(دلائل النبوة ابو نعیم جلد اول صفحہ ۱۷۳ فصل تابع فی ذکر حمل امہ و وضعها)

(۳) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

شان ولادت رسول ﷺ

عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، میں اور نبی ﷺ بچپن کے دوست تھے، میری والدہ شفا بنت عبدالرحمان، آپ کے والد کی عم زاد بہن تھیں، ایک دن وہ ہمیں بتلانے لگیں۔ جب نبی ﷺ پیدا ہوئے تو میرے ہاتھوں پر تشریف لائے (یعنی میں بطور دایہ موجود تھی) آپ کچھ روئے تو میں نے سنا کوئی کہہ رہا تھا آپ کا رب آپ پر رحم کرے گا، میری والدہ شفا کہتی ہیں۔

فاضاء لی ما بین المشرق والمغرب۔

مجھ پر زمین کا مشرق و مغرب روشن ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے، فرمانے لگیں پھر میں نے آپ کو دودھ پلا کر لٹا دیا، تھوڑی ہی دیر بعد مجھ پر تاریکی، رعب اور خوف طاری ہو گیا پھر میری دائیں طرف روشنی ہوئی۔ میں نے سنا کوئی کسی کو کہہ رہا تھا تم انہیں کہاں لے گئے تھے۔ اس نے کہا: مشرق میں لے گیا تھا اور اس کا ذکر اب مشرق و مغرب میں ہمیشہ رہے گا۔ حضرت شفاء فرماتی ہیں۔ یہ واقعہ میرے دل پر ثبت رہا اور جب نبی ﷺ نے اعلان نبوت کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھی۔

میلاد رسول ﷺ پر جنوں کا نغمہ مسرت

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ پیدا

ہوئے۔ تو جنوں نے مقام حجوں میں جبل ابوقبیس پر جس کے دامن میں مقبرہ ہے اور قریش وہاں کپڑے ترکیا کرتے تھے۔ یہ آواز دی اور کہا:

فاقسم ما انثی من الناس انجبت

ولا ولدت انثی من الناس واحدة

کہا ولدت زهوية ذات مفخر

نجية من لوم القبائل ماجدة

و قد ولدت خير البرية احدا

فاكرم مولود و اكرم والده

ترجمہ: (۱) قسم بخدا، لوگوں میں سے کوئی اتنی خوش قسمت نہیں اور نہ ہی ایسا بچہ جنا ہے۔

(۲) جیسا بنوزہرہ کی قابل فخر عورت نے جنا ہے وہ عورت قبائل کی

بری عادات سے پاک اور معزز ہے۔ (یعنی سیدہ آمنہ والدہ رسول ﷺ)

(۳) اس نے تمام جہان سے افضل ذات احمد مصطفیٰ ﷺ کو پیدا کیا

ہے۔ کتنا بہتر بچہ ہے اور کتنی بہتر ماں۔

(الوفاء بحوال المصطفیٰ (ابن جوزی) جلد اول صفحہ ۹۶، باب ۲۱)

(۴) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان صحابی ابن صحابی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

عمر و بن العاص رضی اللہ عنہما

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

کہ مرانظہر ان نامی جگہ جو مکہ کے قریب تھی میں شام کا ایک عیص نامی راہب رہتا تھا۔

اسے خدا نے بڑا علم دیا تھا اور وہ اپنے معبد میں ہی رہتا تھا، جب کبھی مکہ شریف میں آتا تو کہتا مکہ والو! تم میں وہ بچہ پیدا ہونے والا ہے عرب جس کی غلامی کریں گے اور غم پر وہ مالک ہوگا، یہی اس کا زمانہ ظہور ہے جو ان پر ایمان لائے گا نجات پائے گا اور نہ ماننے والا ناکام رہے گا۔ میں نے اس کی طلب میں سارا جہان چھان مارا ہے۔ تو مکہ میں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ اس کا حال سنتا اور کہتا ابھی وہ بچہ پیدا نہیں ہوا، جس رات نبی ﷺ کی ولادت ہوئی، اس کی صبح حضرت عبدالمطلب عیص کے معبد پر آئے اور نیچے کھڑے ہو کر آواز دی، اس نے پوچھا: کون آیا ہے، جواب ملا: ابن عبدالمطلب، اس نے معبد کے اوپر سے نیچے جھانکا اور کہا:

کن اباه فقد ولد ذالك المولود الذی كنت
احدثكم به۔

ترجمہ: تم اس کے باپ ہو وہ بچہ جس کے متعلق میں تمہیں بتلاتا تھا آج پیر کے روز پیدا ہو گیا ہے۔

وهو يبعث يوم الاثنين ويموت يوم الاثنين۔

ترجمہ: وہ پیر کے روز اعلان نبوت کرے گا اور پیر ہی کو دنیا سے جائے گا۔

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۰)

(۵) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

میلاد رسول ﷺ پر فرشتوں کی سلامی

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میری والدہ نے مجھے بتلایا کہ وہ نبی ﷺ کی والدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے پاس وقت ولادت

حاضر تھیں، فرماتی ہیں میں نے دیکھا:

النجوم تدلی الی۔

تارے میری طرف جھک رہے تھے۔ حتیٰ کہ میں نے گمان کیا یہ مجھ پر گر جائیں گے۔

جب آپ پیدا ہوئے تو سیدہ آمنہ سے وہ نور نکلا جس سے سارا گھر اور ماحول روشن ہو گیا۔

حتی جعلت لا اری الا نورا۔

ترجمہ: بلکہ میں جہرہ دیکھتی نور ہی نور تھا۔

(دلائل النبوة جلد اول فصل قاسم فی ذکر حمل امہ صفحہ ۱۶۸)

(۶) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

میلاد رسول کے چرچے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی تجارت کیا کرتا تھا، جب نبی ﷺ کی ولادت کی رات آئی۔ اس نے ایک مجلس میں کہا: اے قریش! کیا تم میں آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے۔ کہنے لگے: ہمیں تو خبر نہیں، کہنے لگا: اللہ اکبر، اگر وہ پیدا نہیں ہوا تو بہتر ہے اور اگر ہو گیا ہے تو یاد رکھو:

ولد فيكم هذه الليلة نبی هذه الامة الاخيرة۔

تم میں اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان علامت ہے وہاں اکٹھے بال ہیں جیسے گھوڑے کی گردن کے ہوتے ہیں۔

لوگ مجلس سے اٹھ کر گھروں کو گئے پتہ چلا اس رات آمنہ بنت وہب کے ہاں لڑکا ہوا ہے جس کا نام انہوں نے محمد رکھا ہے۔ لوگ یہودی کے پاس آئے اور حال بتلایا۔ تو وہ کہنے لگا: چلو چل کر اسے دیکھتے ہیں، لوگ وہاں آئے، یہودی نے کہا: وہ بچہ مجھے دکھاؤ۔ آپ کو لایا گیا تو اس نے آپ کی پشت مبارک دیکھی، جب اسے وہ نشانی (مہر نبوت) نظر آئی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اسے ہوش آیا تو لوگوں نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہنے لگا: بخدا آج بنو اسرائیل سے نبوت نکل گئی۔ اے قریش تم اس پر خوش ہو؟

بخدا وہ تم پر ایسا غلبہ حاصل کرے گا کہ

يُخْرِجُ خَبْرَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اس کی خبر مشرق و مغرب سے نکل جائے گی۔

(دلائل النبوة (نیقی) جلد اول صفحہ ۱۰۸ تا ۱۰۹ باب تروج عبد اللہ بن عبد المطلب بآمنہ بنت

وہب) (متدرک للحاکم جلد دوم صفحہ ۶۰۱ تا ۶۰۲ طبع بیروت باب اخبار سید المرسلین)

نوٹ: امام حاکم نے مذکورہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا:

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

یعنی یہ حدیث صحیح اسناد کے ساتھ ہے جسے امام بخاری مسلم نے بیان نہیں کیا۔

(۷) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان سیدہ اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا

کہ اصنام حرم ٹوٹ گئے

خرائطی نے اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں

کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل ذکر کیا کرتے تھے کہ وہ دونوں نجاشی کے

پاس گئے بعد ازاں کہ ابرہہ مکہ مکرمہ سے واپس گیا تھا۔

کہتے ہیں جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو اس نے ہمیں کہا، اے قریشی جوانو! سچ کہنا کیا تم میں کوئی ایسا بچہ پیدا ہوا تھا جسے اس کے والد نے ذبح کرنا چاہا تو اس کی مخالفت کی گئی، جس پر اس نے بچے کو ذبح کرنے کے بجائے اس کے بدلہ میں کئی اونٹ ذبح کیے تھے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ کہنے لگا: اس بچے کا حال بتلاؤ۔ ہم نے کہا: اس نے بڑے ہو کر ایک عورت آمنہ سے نکاح کیا اور اسے حاملہ چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا۔ کہنے لگا: کیا اس نے پھر بچہ بھی جنایا نہ۔ ورقہ بن نوفل نے کہا: بادشاہ! اب تجھے بتلاتا ہوں، ایک رات میں اپنے بت کے پاس گیا تھا تو اس کے اندر سے آواز آئی:

وَلَدَ النَّبِيُّ فَذَلِ الْأَمْلَاقُ

و نَأَى الضَّلَالِ وَادْبِرِ الْأَشْرَاقُ

یعنی نبی پیدا ہو گیا۔ بادشاہ ذلیل ہو گئے۔ گمراہی جاتی رہی اور شرک و کفر بھاگ

نکلے، پھر وہ بت سر کے بل گر پڑا، یہ سن کر زید نے کہا: میرے پاس بھی کچھ ایسی ہی

خبر ہے، اے بادشاہ! میں ایک روز جبل ابوقیس پر آیا، کیا دیکھتا ہوں ایک شخص

آسمان سے جبل ابوقیس پر اترا، اس کے دو سبز پردے تھے، پھر اس نے شہر مکہ پر

جھانکتے ہوئے کہا، شیطان ذلیل ہو گیا، بت ناکارہ ہو گئے، اور رسول امین پیدا ہو گئے

پھر اس نے اپنا ایک کپڑا ہوا میں بلند کر کے مشرق و مغرب کی طرف کر کے جھاڑا۔

فَرَأَيْتَ قَدْ جَلَلُ مَا تَحْتَ السَّمَاءِ وَ سَطَعَ نَوْرُ كَادٍ يَخْطَفُ

بصری۔

میں نے دیکھا کہ آسمان کے نیچے سب کچھ روشن ہو گیا ہے اور ایسا نور چمکا کہ

قریب تھا میری نگاہ جاتی رہے، میں یہ دیکھ خوف زدہ ہو گیا، پھر اس آسمانی شخص نے

اپنے پر پھیلائے اور کعبہ کی چھت پر جا اتر۔

فسطح لہ نور اضاءت لہ تہامة۔

جس سے ایسا نور نکلا کہ تہامہ روشن ہو گیا (تہامہ جنوب عرب کا علاقہ ہے)

پھر اس شخص نے کہا: بتوں کی طرف جو کعبہ میں تھے اشارہ کیا تو وہ سب کے سب گر گئے۔

نجاشی نے کہا: میرے پاس بھی تمہاری ہی طرح کی ایک خبر ہے۔ میں ایک رات اپنے قبہ میں خلوت گزریں تھا اچانک زمین سے ایک سر اور گردن نمودار ہوئی اور اس نے کہا: ہاتھی والوں پر عذاب آ گیا، انہیں ابابیلوں نے مار ڈالا، ان پر پتھر برسا دیے، نبی امی مکی حرمی پیدا ہو گیا ہے اس کی اتباع کرنے والا خوش بخت ہے اور نافرمانی کرنے والا سرکش، پھر وہ غائب ہو گیا۔ مارے دہشت کے میں نے چیخنا چاہا تو میں بول نہ سکا میں نے اٹھنا چاہا تو اٹھ نہ سکا، پھر کچھ وقت بعد میری زبان اور پاؤں نے کام کرنا شروع کیا۔

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۲ تا ۵۳ باب مآظہر فی لیلۃ مولدہ ﷺ)

(۸) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

ابن اسحاق، ابن راہویہ، ابویعلیٰ، طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت حلیمہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں ہم (کوئی بچہ لینے کے لیے) مکہ مکرمہ میں آئے، ہم میں سے ہر عورت کے سامنے نبی ﷺ کو پیش کیا گیا لیکن وہ یہ کہہ کر انکار کر دیتی تھیں کہ یہ یتیم ہے، میرے سوا ہر عورت کو بچہ مل گیا، میں نے اپنے شوہر سے کہا میں جا کر اسی یتیم بچے کو لے لیتی ہوں غالی ہاتھ واپس جانا اچھا نہیں، تو میں آئی، دیکھا کہ آپ کو

دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپیٹا گیا ہے جس سے خوشبو آرہی تھی اور آپ کے نیچے سبز ریشمی چادر بچھی تھی آپ کمر کے بل لیٹے خرائے بھر رہے تھے۔ آپ کے نیچے سبز ریشمی چادر بچھی تھی، آپ کمر کے بل لیٹے خرائے بھر رہے تھے، آپ کا حسن و جمال دیکھ کر مجھے آپ کو جگانے کی صحت نہ ہوئی میں آہستہ قریب ہوئی اور آپ کے حسن و جمال کو دیکھا۔ آپ نے مسکرا کر آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھنے لگے۔

فخرج من عینیہ نورٌ حتی دخل خلال السماء وانا انظر۔

آپ کی آنکھوں سے ایسا نور نکلا جو آسمان میں جا داخل ہو گیا اور میں دیکھتی رہ گئی۔ میں نے آپ کا ماتھا چوم لیا، اور اپنا دایاں دودھ پیش کیا۔ آپ نے جس قدر چاہا دودھ پیا، پھر میں نے دوسرا دودھ پیش کیا تو آپ متوجہ نہ ہوئے اور بعد میں بھی آپ کا یہی معمول رہا۔ (اہل علم کہتے ہیں اللہ نے آپ کو بتلادیا تھا کہ اس دودھ میں آپ کا ایک ساتھی بھی ہے، اس لیے آپ نے عدل قائم کیا) فرماتی ہیں اس طرح آپ اور آپ کا بھائی دونوں سیر ہو گئے۔

پھر میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور نبی ﷺ کو آگے بٹھالیا، فرماتی ہیں میں نے گدھی کو دیکھا۔

وقد سجدت نحو الکعبۃ ثلاث سجدات۔

اس نے کعبہ کی طرف تین سجدے کیے رفعت رأسہا الی السماء۔ پھر اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور چل پڑی حتیٰ کہ ان سب سوار یوں سے آگے نکل گئی جو میرے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف آئی تھیں، فرماتی ہیں میں نے سنا میری گدھی کچھ کہہ رہی ہے، وہ کہتی تھی، آج میرا ایک مقام ہے اللہ نے مجھے موت

کے بعد زندگی بخشی اور لاغری کے بعد صحت لوٹادی، اے بنو سعد کی عورتو! تم پر افسوس
تم غفلت میں ماری گئیں۔

و هل تدرین علی ظہری خیر النبیین و سید
المرسلین و افضل الاولین والآخرین و حبیب رب
العالمین۔

ترجمہ: تم کیا جانو میری پشت پر جو سوار ہیں، سب نبیوں سے بہتر سردار
رسل، اولین و آخرین سے برتر اور محبوب تر ہیں۔

(المورد الروی حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ بحوالہ الدر المنظم للعلامة الشیخ عبدالحق المحدث الآبادی
صفحہ ۷۳ تا ۷۴)

دلیل ہفتم کا خلاصہ

آپ نے بالتفصیل پڑھ لیا کہ حضرت ابن عباس حضرت علی المرتضیٰ، حضرت
عبدالرحمان بن عوف، حضرت عثمان بن ابی العاص، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ،
حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے راویوں نے نبی
علیہ السلام کا میلاد روایت کیا ہے، کہ آپ کی ولادت پر فلاں فلاں قدرت الہیہ ظاہر
ہوئی، فلاں فلاں معجزات دیکھنے میں آئے، پھر آپ کی پرورش ایسے ایسے ہوئی بچپن
میں ان ان کمالات کا ظہور ہوا وغیرہ ذالک، اگر ہم تفصیل میں جاتے تو مزید کئی صحابہ
سے آپ کے میلاد کا ذکر تحریر میں آتا۔ مگر ہم نے طوالت کے خوف سے اسی قدر پر
اکتفا کیا ہے۔

چنانچہ مذکورہ روایات سے درج ذیل امور ثابت ہوئے۔

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لوگوں کو آپ کا میلاد سنایا کرتے تھے، اور سامعین کے سامنے

آقا کے میلاد کا تذکرہ کیا کرتے تھے، گویا نبی علیہ السلام کے میلاد کے ذکر کی
مجلسیں دو صحابہ میں منعقد ہوتی تھیں۔

(۲) اہل سنت و جماعت ایسی مجلسوں کو محافل میلاد النبی کے نام سے تعبیر کرتے
ہیں اور ایسی محافل کا انعقاد اپنے لیے باعث حصول برکت و ثواب قرار دیتے
ہیں جس سے صاف معلوم ہوا کہ اہل سنت کا یہ عمل صحابہ کرام کے طریقہ کے
عین مطابق ہے جب کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

اصحابی کالنجوم بأیہم اقتدیتم اہدیتم۔

یعنی میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تم جس کی اتباع کرو گے ہدایت پالو گے۔
اس لیے محفل میلاد قائم کرنا ارشاد رسول کے مطابق یقیناً راہ ہدایت ہے۔

فالحمد لله على ذلك۔

دلیل ہشتم: صحابہ کے بعد دو رتبہ بعین میں بھی محافل ذکر
میلاد النبی کا سلسلہ جاری رہا

(۱) ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بزبان حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

میلاد النبی کی رات شیطان پر کیسے گزری

اخوج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عکرمۃ قال لما
ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشرقت الارض نورا
وقال ابلیس لقد ولد اللیلۃ ولد یفسد علینا امرنا
فقال له جنودہ فلو ذہبت الیہ فخبلتہ فلما دنا من

النبي صلى الله عليه وسلم بعث الله جبرئيل
فر كضة فوق بعدن.

(خاص بکبری جلد اول صفحہ ۵۵ باب ما ظہر فی لیلۃ مولد ﷺ) (السیرۃ الخلبیہ (علامہ علی بن
برہان الدین صلی) جلد اول صفحہ ۱۱۱ طبع بیروت ذکر مولد ﷺ)

ترجمہ: ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے۔ فرماتے ہیں: جب نبی ﷺ پیدا ہوئے تو زمین نور سے جگمگا
اٹھی، ابلیس نے کہا: آج ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ہمارا کام خراب کر
دے گا، اس کے چیلوں نے اسے کہا: تم جا کر اسے تکلیف دو۔ تو
جب ابلیس آپ کے قریب ہوا۔ اللہ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا انہوں
نے اسے مکا مارا تو وہ عدن میں گرا۔

طبقات ابن سعد

عن عكرمة ان رسول الله ﷺ لها ولدته امه وضعتہ
تحت برمة فانفلقت عنه قالت فنظرت اليه فاذا
هو قد شق بصره لينظر الى السماء.

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۰۲ ذکر مولد رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ: عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب آپ کی والدہ ماجدہ
نے جنا تو آپ کو ایک ہنڈیا کے نیچے رکھ دیا (کیونکہ قریش ایسا ہی
کرتے تھے) صبح دیکھا تو ہنڈیا پھٹ گئی تھی اور آپ آنکھ کھولے
آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

نوٹ: زیر نظر دلیل کی مذکورہ بالا پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ شب میلاد النبی ﷺ

میں شیطان کا مارے غم کے برا حال تھا اور پیچھے گزر چکا ہے کہ شب میلاد النبی میں
جانور بھی خوشی کر رہے تھے خدا کی ساری خدائی خوش تھی۔ اس لیے تو محسن اہل سنت مفتی
احمد یار خان رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

نار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں بھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
تو بارہ ربیع الاول شریف کو جو شخص اظہار مسرت نہیں کرتا اسے غور کرنا چاہیے
کہیں شیطان کی سنت تو نہیں ادا کر رہا؟

(۲) ذکر میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ سے روایت ہے فرماتے ہیں قریش کی ایک جماعت جن میں
ورقہ بن نوفل زید بن عمرو بن نفیل اور عبید اللہ بن محش اور عثمان بن حویرث بھی تھے
اپنے ایک بت کے پاس جمع ہوا کرتے تھے، ایک رات جب وہ اس بت کے
پاس آئے تو دیکھا منہ کے بل گرا پڑا ہے انہیں بڑا تعجب ہوا، انہوں نے اسے اٹھا کر
اپنی جگہ ٹھہرایا تو تھوڑی دیر بعد وہ پھر گر گیا، انہوں نے پھر اٹھایا تو وہ تیسری مرتبہ پھر
گر پڑا۔ عثمان بن الحویرث نے کہا یہ کوئی حادثہ ہوا ہے۔

و ذالك في ليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

اور یہی وہ رات تھی جس میں نبی ﷺ پیدا ہوئے تھے، پھر عثمان بن حویرث
کہنے لگا۔ (اشعار کا ترجمہ) اے عید کے بت جس کے گرد دور نزدیک سے بڑے
بڑے سردار آ کر ہفت بستہ کھڑے ہوتے ہیں تو او نہ ہا پڑا ہے کیا بات ہے ہمیں بتا کیا

کوئی حادثہ ہوا ہے یا تو ہم سے مذاق کر رہا ہے۔

پھر انہوں نے بت کو اٹھایا، جب وہ اپنی جگہ ٹھہر گیا تو کسی آواز دینے والے نے آواز دی:

- ۱- تردی لمولود اضاءت بنورہ
جميع فجاج الارض بالشرق والغرب
- ۲- و خرت له الاوثان طرا و اعدت
قلوب ملوك الارض طرا بالرعب
- ۳- و نار جميع الفوس باخت و اظلمت
وقد بات شاه الفرس في اعظم الكرب
- ۴- و صد عن الكهان بالغيب منها
فلا مخبر منهم بحق ولا كذب
- ۵- فيال قصي ارجعوا عن ضلالكم
وهبوا الى الاسلام والمنازل الرحب

ترجمہ: (۱) میں اس نو مولود بچہ کے لیے گر پڑا ہوں جس کے نور سے مشرق مغرب میں زمین کے تمام راستے منور ہو گئے۔

(۲) سب کے سب بت اس کے لیے گر پڑے اور شاہان جہان کے دل رعب و خوف سے تھر تھرا اٹھے۔

(۳) تمام اہل فارس کی آگ ٹھنڈی اور تاریک ہو گئی اور شاہ فارس (کسری) نے رات بڑے کرب میں گزاری ہے۔

(۴) اے آل قصی اپنی گمراہی سے باز آ جاؤ اور اسلام و جنت کی طرف

دوڑ پڑو۔ (خصائص بکری جلد اول صفحہ ۵۲ باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ ﷺ)

(۳) میلاد النبی ﷺ بزبان حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ

جب سیدہ آمنہ کو نور نبوت کی امانت ملی

وفي رواية كعب بن الاحبار انه نودي تلك الليلة في
السماء و صفاحها والارض و بقاعها ان النور
المكنون الذي منه رسول الله صلى الله عليه وسلم
في بطن امه فياطوبني ثم ياطوبني و اصبحت يومئذ
اصنام الدنيا منكوستا و كانت قریش في جذب
شديد و ضيق عظيم فاخضرت الارض و حملت
الاشجار و اتاهم الرفد من كل جانب فسميت تلك
السنة التي حمل فيها برسول الله صلى الله عليه
وسلم سنة الفتح والابتهاج.

(مواہب اللدنیہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ ۱۰۵ اذ کرتزوج عبد اللہ آمنہ)

ترجمہ: حضرت کعب بن الاحبار سے روایت ہے کہ اس رات زمین و آسمان کی وسعتوں میں ندا کی گئی کہ وہ نور مکنون جس سے نبی ﷺ کا ظہور ہوگا، اپنی والدہ کے بطن میں جلوہ گر ہو گیا ہے، تو مبارک ہو پھر مبارک ہو۔ اس دن صنم ہائے دنیا اوندھے ہو گئے۔ قریش سخط قحط سالی اور تنگ دستی میں تھے اب وہ ان کی زمین سرسبز ہو گئی درخت بارور ہو گئے اور ہر طرف خیر و برکت آنے لگی۔ اس لیے جس میں نبی ﷺ اپنی والدہ کے بطن انور میں رہے اسے سن فتح و ابتهاج (سال

کا مرانی و مسرت) کہا گیا۔

خلاصہ دلیل ہشتم

ہم نے بنظر اختصار صرف چند مشہور و عظیم المرتبت تابعین کا ذکر کیا ہے ورنہ یہ سلسلہ طویل تر ہے۔ اور مذکورہ احادیث اور اس طرح کی دیگر غیر مذکور احادیث سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱- تابعین میں سے جلیل القدر اور کثیر العلم حضرات نے اپنے اپنے خلقہ درس میں نبی ﷺ کے میلاد کا بیان اپنا وظیرہ بنایا ہوا تھا، عروہ بن زبیر، عکرمہ، مجاہد اور کعب بن احبار کا مقام تابعین میں نہایت بلند ہے۔ اور ان کی زبان سے امت محمدیہ کو احادیث رسول اللہ ﷺ کے بڑے بڑے خزانے منتقل ہوئے ہیں۔

۲- یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر میلاد النبی ﷺ کی محفل و مجلس کو بدعت ضلالت کہنا صحیح نہیں، جس عمل کا اصل دور نبوی میں موجود ہو پھر دور صحابہ و تابعین میں بھی اس کا اصل ثابت ہو، اگر وہ عمل بھی بدعت ضلالت ہے تو بتلایا جائے کہ پھر سنت کے کہتے ہیں جو اہل علم غلط فہمی کی بناء پر محفل میلاد کو بدعت ضلالت کہتے ہیں ہمارے ان صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد انہیں چاہیے کہ اپنے نظریہ پر نظر ثانی کریں۔

دلیل نہم: دو شنبہ اور بارہ ربیع الاول کا دن ہر لحاظ سے روزِ جمعہ کی طرح ہے لہذا اس کی طرح یومِ عید بھی ہے

روزِ جمعہ کا آدم علیہ السلام سے تعلق

طبقات ابن سعد رحمہ اللہ

عن ابی لبابة بن عبد المنذر ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال يوم الجمعة سيد الايام واعظمها
عند الله خلق الله فيه آدم و اهبط فيه آدم الى
الارض وفيه توفي الله آدم۔

(طبقات ابن سعد یہ جلد اول صفحہ ۳۰ ذکر من ولد رسول الله ﷺ من الانبياء)

ترجمہ: ابولبابہ بن عبد المنذر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزِ جمعہ سردارِ ایام ہے اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے افضل، اس میں اللہ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا، اس میں آدم واردِ ارض ہوئے اور اسی میں انہوں نے وصال فرمایا۔

کنز العمال

عن اوس بن اوس الثقفي عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق
آدم و فيه قبض و فيه النفخة و فيه الصعقة
فاكثروا على الصلوة فيه فان صلوتكم تعوض على
قالوا يا رسول الله كيف تعرض عليك صلوتنا وقد
ارمت و بقول بليت؟ قال ان الله حرم على الارض
ان تاكل اجساد الانبياء۔ (حم و ابو نعیم)

(کنز العمال جلد ہشتم صفحہ ۳۶۸) (حم و ابو نعیم) (حرف الصاد) الباب السادس فی صلوة الجمعة طبع

صلب حدیث ۲۳۳۰۱

ترجمہ: اوس بن اوس ثقفی نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا

تمہارے دنوں میں سے روزِ جمعہ ہے اسی دن حضرت آدم پیدا

ہوئے اسی میں فوت ہوئے، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اس روز تم مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے، لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ آپ کو ہمارا درود اس وقت کیسے پیش کیا جائے گا جب آپ خاک میں مل جائیں گے اور ایک قول یوں ہے کہ بوسیدہ ہو جائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو کھانا حرام قرار دے دیا ہے۔

نوٹ: مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۰ میں یہی حدیث اوس بن اوس بحوالہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ دارمی اور الدعوات الکبیر (للبیہقی) موجود ہے۔

مشکوٰۃ شریف

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم و فیہ اہبط و فیہ تیب علیہ و فیہ مات رواد مالک و ابوداؤد و الترمذی و النسائی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۰ باب الجمعہ لفصل الثانی)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ ہر اس دن سے بہتر ہے جس میں سورج طلوع کرتا ہے۔ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی میں زمین پر بھیجے گئے۔ اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا وصال ہوا۔

دوشنبہ اور بارہ ربیع الاول کا نبی ﷺ سے تعلق

الوفا

قال ابن اسحاق ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين عام الفیل لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول۔ (الوفا جلد اول صفحہ ۹۰ فی ذکر مولد نبینا)

ترجمہ: ابن اسحاق نے کہا نبی ﷺ عام الفیل میں پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

المواہب اللدنیہ

والمشہور انه صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنين ثانی عشر ربیع الاول وهو قول ابن اسحاق وغیرہ قال ابن کثیر وهو المشہور عند الجمهور و بالغ ابن الجوزی و ابن الجزار فنقلوا فیہ الاجماع وهو الذی علیہ العمل۔

(المواہب مع الزرقانی جلد اول صفحہ ۱۳۲ طبع بیروت)

ترجمہ: سب سے مشہور قول یہی ہے کہ نبی ﷺ پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہی ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے ابن کثیر وغیرہ کا قول ہے ابن کثیر نے کہا جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے اور ابن جوزی اور ابن جزار نے تو بڑا اضافہ کیا اور اس پر اجماع نقل کیا، بہر حال اسی قول پر امت کا عمل ہے۔

پچھے آپ خالص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۰ کے حوالہ سے پڑھ چکے ہیں کہ جس رات کو نبی ﷺ پیدا ہوئے آپ کے دادا عبدالمطلب ایک راہب عیص نامی کے پاس گئے تو اس نے کہا وہ بچہ جس کا مجھے انتظار تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔ تم اس کے باپ (یعنی دادا) ہو وہ پیر کے دن پیدا ہوا ہے، پیر کو اعلان نبوت کرے گا اور پیر کے دن ہی وصال کرے گا۔

حدیث کا صاف فیصلہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين فی اول شهر ربیع الاول و انزلت علیہ النبوة فی یوم الاثنين فی اول شهر ربیع الاول و دخل المدینة فی یوم الاثنين فی اول شهر ربیع الاول و توفي فی یوم الاثنين فی اول شهر ربیع الاول۔

(دلائل النبوة ابو نعیم جلد اول صفحہ ۱۹۱، الفصل الحادی عشر حدیث نمبر ۹۰ طبع حلب) (سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۹۳ باب ذکر مولدہ ﷺ طبع بیروت) (الوفاء بحوال المصطفیٰ (ابن جوزی) جلد اول صفحہ ۲۳۹ الباب الثامن)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے پیر کے دن ربیع الاول کے پہلے حصہ میں پیدا ہوئے آپ پر نبوت بھی پیر کے دن ربیع الاول کے پہلے حصے میں نازل ہوئی، آپ مدینہ طیبہ میں داخل بھی پیر کے دن ربیع الاول کے پہلے حصہ میں ہوئے اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ربیع الاول کے پہلے حصہ میں ہوا۔

مذکورہ روایات و احادیث سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں

- ۱- جمعہ کے روز آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔
- ۲- جمعہ ہی جناب آدم کے زمین پر اترنے کا دن ہے یعنی حضرت آدم کا یوم بعثت ہے۔
- ۳- جمعہ کے روز ہی آپ کی توبہ قبول کی گئی اور ابتلاء و امتحان کے دور سے آزادی ملی۔

- ۴- جمعہ کے روز آپ نے دنیا سے وصال فرمایا۔
- ۵- جب کہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو نبی ﷺ کا میلاد ہوا۔
- ۶- پیر کے دن ربیع الاول میں کو آپ پر نزول قرآن کا آغاز ہوا یعنی ربیع الاول پیر کا دن آپ کا یوم بعثت اور ماہ بعثت ہے۔
- ۷- ربیع الاول میں پیر کے دن آپ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے یعنی یہ دن اور تاریخ اسلام کا یوم آزادی ہے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے کفار کے ظلم سے نجات کا مقام اور جائے پناہ عطا فرمائی جو بہت بڑی نعمت ہے۔
- ۸- بارہ ربیع الاول کو ہی آپ کا وصال ہوا۔

نتیجہ: جو خصوصیات روز جمعہ کی ہیں بعینہ بارہ ربیع الاول کی ہیں اور جن وجوہ سے جمعہ کا روز متبرک ہوا ہے انہی وجوہ سے بارہ ربیع الاول بھی متبرک ہے، جس کا صاف صاف نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح جمعہ اہل اسلام کے لیے یوم عید ہے۔ بارہ ربیع الاول بھی یوم عید ہے۔ بلکہ جمعہ سے بھی بڑی عید ہے، کیونکہ جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے مشرف ہوا ہے اور بارہ ربیع الاول سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی نسبت سے مشرف

ہے جن کے واسطے سے حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی، اور جن کی ذات پر درود شریف پڑھنے سے حضرت آدم کا نکاح ہوا۔

رہا جمعہ کا عید ہونا تو اس کی ہم آگے مستند احادیث کی روشنی میں تحقیق لازم ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر کوئی اعتراض کرے کہ جمعہ میں تو اللہ نے مسلمانوں کے لیے ایک مخصوص نماز مقرر کی ہے اور ایک مخصوص اجتماع کا حکم دیا ہے پھر چاہیے تھا کہ بارہ ربیع الاول کو بھی اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی کسی نماز اور اجتماع کا حکم دیتا، ایسا کیوں نہیں ہوا کیا وجہ ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی امت پر تخفیف کرتے ہوئے ایسا حکم نہیں دیا گیا کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین بن کر آئے ہیں اور رحمت کا تقاضا تخفیف بھی ہے۔ ہاں اگر اہل اسلام اس دن تبرعاً اور تطوعاً اجتماع کریں جلسے کریں محافل میلاد قائم کریں۔ یا شکرانے کے نوافل ادا کریں تو اس سے بڑی سعادت کوئی نہیں تاہم اس دن کسی خاص نماز اور خاص اجتماع کو امت پر تخفیف کے لیے فرض نہیں کیا گیا، اگر ہماری بات پر یقین نہیں تو علامہ سیوطی علیہ الرحمہ کا فیصلہ سنیں جو انہوں نے علامہ وقت امام عبید اللہ بن الحاج کی کتاب المدخل سے نقل کیا ہے۔

الحاوی للفتاویٰ

فان قال قائل قد التزم عليه الصلوة والسلام في الاوقات الفاضلة ما التزمه مما قد علم ولم يلتزم في هذا الشهر ما التزمه في غيره فالجواب ان ذلك لما علم من عادته الكريمة انه يريد التخفيف عن

امته سيما فيما كان يخصه الا ترى انه عليه السلام حرم المدينة مثل ما حرم ابراهيم مكة و مع ذلك لم يشرع في قتل صيده ولا قطع شجرة الجزاء تخفيفا على امته رحمة بهم فكان ينظر الى ما هو من جهته و ان كان فاضلا في نفسه فيتركه للتخفيف عنهم

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۹۴ حکم عمل المولد) (سیرت شامیہ، علامہ شیخ محمد بن یوسف شامی)

ترجمہ: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی ﷺ نے بابرکت اوقات میں کئی عبادات کی پابندی کی مگر ماہ ربیع الاول میں ایسی کوئی پابندی آپ سے دیکھنے میں نہیں آئی۔ کیوں؟ جواب یہ ہے کہ آپ کی یہ معروف عادت کریمہ تھی کہ آپ امت کے لیے تخفیف کے طلب گار رہتے تھے۔ خصوصاً ان معاملات میں جو آپ کی ذات سے متعلق ہوں، مثلاً یہ کہ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا نبی علیہ السلام نے مدینہ کو حرم فرمایا۔ مگر حرم مکہ کی طرح حرم مدینہ میں شکار مارنے اور درخت کاٹنے پر کوئی سزا جاری نہیں فرمائی محض امت پر تخفیف کرتے ہوئے، تو جو وقت یا جگہ آپ کی ذات سے متعلق ہو اس میں آپ امت پر تخفیف کرتے ہوئے کسی عبادت کی پابندی نہ فرماتے تھے اگرچہ وہ اپنی جگہ بڑی بابرکت ہوتا تھا۔

یوم عید میلاد النبی جمعہ کی طرح ہے، شارح شفا امام خفاجی کا فیصلہ

ان یوم الاثنین فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوم
الجمعة لآدم علیہ السلام فانه فیہ خلق و فیہ نزل
الی الارض و فیہ تاب اللہ علیہ و مات فیہ ولم
یجعل اللہ تعالیٰ فی یوم الاثنین یوم مولدہ علیہ
السلام من التکلیف بالعبادات ما جعل فی یوم
الجمعة المخلوق فیہ آدم من صلوة الجمعة والخطبة و
غیر ذلک اکراماً لنبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
بالتخفیف عن امتہ بسبب وجودہ قال تعالیٰ وما
ارسلناک الا رحمةً للعلیین و من ذلک عدم التکلیف

(شرح شفا علامہ احمد شہاب الدین خفاجی مصری علیہ الرحمہ) (جواہر البحار علامہ یوسف نبہانی
مصری جلد سوم صفحہ ۳۶۸ طبع مصر من جواہر ید احمد عابدین دمشقی)

ترجمہ: بلا شک پیر کا دن نبی ﷺ کے لیے ایسے ہے جیسے آدم ﷺ کے لیے
جمعہ کا دن کیونکہ حضرت آدم جمعہ میں پیدا ہوئے اسی میں زمین پر
اترے، اسی میں آپ کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں آپ نے وصال
فرمایا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن میں جو نبی ﷺ کا یوم میلاد
ہے کوئی نماز یا خطبہ لازم نہیں کیا جیسے جمعہ میں کیا ہے جو کہ حضرت
آدم کا یوم میلاد ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی عزت افزائی کے
لیے، آپ کے صدقہ میں آپ کی امت پر تخفیف فرماتا ہے۔ اللہ
فرماتا ہے: وما ارسلناک الا رحمةً للعلیین اور ہم نے

آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

جمعہ کی طرح یوم میلاد بھی یوم مغفرت ہے امام جلال الدین

بن عبد الملک کا فتویٰ

امام سیوطی رحمہ اللہ کے ممتاز ترین تلامیذ میں سے حضرت امام محمد بن یوسف شامی
میں جن کی کتاب سل الہدی والرشاد فی سیرت خیر العباد المعروف سیرت شامیہ ہے،
جسے اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام میں شہرت دوام بخشی ہے۔ آپ نے اس میں جشن میلاد
النبی ﷺ منانے کے جواز پر ان گنت مستند فقہاء و محدثین کے اقوال پیش کیے ہیں،
ہمارے پاس یہ کتاب موجود نہیں۔ البتہ شاہ فضل الرسول رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تصحیح
المسائل میں اس کے چند اقتباسات لکھے ہیں یہ کتاب تصحیح المسائل تقریباً ۱۲۷۰ھ میں
مطبع گلزار حسنی بمبئی سے چھپی تھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق الہ
آبادی مہاجر مکی نے الدر المنظم میں سیرت شامیہ سے ویسے ہی چند اقتباسات پیش
کیے ہیں۔ یہ کتاب الدر المنظم ۱۳۰۷ھ میں چھپی تھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم اس
میں موضوع کی مناسبت سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔

و قال الشيخ الامام جمال الدين عبدالرحمن بن
عبد الملك المعروف بالمخلص الکتانی مولد
رسول الله مہجمل مکرم، قدس يوم ولادته و شرف
و عظم، و کان وجودہ سبب النجاة لمن تبعه و
تقليل حظ جهنم من اعدله الفرح بولادته صلی
الله علیہ وسلم و تمت برکاتہ علی من اهتدی بہ

فیُشابه هذا اليوم يوم الجمعة من حيث ان يوم الجمعة لا تسعوا فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن المناسب اظهار السرور و انفاق الميسور و اجابة من دعا رب الوليمة للحضور۔

(تصحیح المسائل صفحہ ۲۵۷ بحث مولد شریف) (الدر المنظم صفحہ ۹۸ ما توال باب)

ترجمہ: شیخ امام جمال الدین عبدالرحمان بن عبدالملک المعروف مخلص کتانی فرماتے ہیں میلاد رسول ﷺ قابلِ صد عزت و احترام ہے آپ کا یوم ولادت مشرف و معظم ہے۔ آپ کا وجود آپ کے غلاموں کے لیے سبب نجات ہے اور میلاد کی خوشی منانے والوں کے لیے جہنم کا حصہ کم کرنے کا باعث ہے۔ تو یوم میلاد یوم جمعہ کی طرح ہو گیا۔ جس میں جہنم نہیں بھڑکایا جاتا نبی ﷺ سے ایسے ہی مروی ہے اس لیے مناسب ہے کہ آپ کے میلاد پر اظہارِ مسرت کیا جائے۔ طاقت کے مطابق مال خرچ کیا جائے اور اگر کسی نے اس موقع پر دعوت کی ہو تو اس میں شرکت کی جائے۔

دلیل دہم: بارہ ربیع الاول یوم ولادت رسول بھی ہے اور یوم

آزادی اسلام بھی

ابھی آپ نے پڑھا کہ نبی ﷺ کی ولادت بھی بارہ ربیع الاول کو ہوئی اور آپ نے مدینہ طیبہ میں ورود مسعود بھی بارہ ربیع الاول کو فرمایا۔ مزید تسلی کے لیے ہم چند عبارات پیش کیے دیتے ہیں اور پھر ہم اپنا مدعی بیان کریں گے۔

الوفاء بأحوال المصطفى

قال الزهري قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت عن ربيع الاول۔ (الوفاء بن جوزي جلد اول صفحہ ۲۲۹ الباب الثامن)

ترجمہ: زہری کہتے ہیں نبی ﷺ بارہ ربیع الاول کو مدینہ طیبہ میں تشریف لائے۔

طبقات ابن سعد

فلما كان اليوم الذي قدم فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوم الاثنين ليلتين خلتا من شهر ربيع الاول و يقال لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۲۳ ذکر خروج رسول الله ﷺ الى المدينة)

ترجمہ: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہ پیر کا دن دو ربیع الاول اور کہا گیا ہے کہ بارہ ربیع الاول کی تاریخ تھی۔

زاد المعاد

فلما انتهبوا الى المدينة و ذلك يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول۔

(زاد المعاد جلد اول مع الزرقانی صفحہ ۸۵)

ترجمہ: جب حضور مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ اور یہ پیر کا دن بارہ ربیع الاول کی تاریخ تھی۔

پچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ آ کر دیکھا کہ یہود دس محرم الحرام یعنی عاشورا کے دن روزہ رکھتے اپنے بچوں اور عورتوں کو اچھے اچھے لباس اور زیور پہناتے ہیں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون سے نجات عطا فرمائی تو ہم اظہار شکر کے لیے روزہ رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ کی یاد مناتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کی یاد منانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (نحن احق بموسى منكم مسلم شریف) چنانچہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے عاشورا کا روزہ رکھا، علاوہ ازیں نبی ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانو! یہ عاشورا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عید ہے یعنی ان کا یادگار دن ہے۔ (مسلم شریف)

نتیجہ:

جس طرح عاشورا قوم بنی اسرائیل کے لیے آزادی کا دن تھا اسی طرح بارہ ربیع الاول اہل اسلام کے لیے آزادی کا دن ہے۔ جیسے عاشورا میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو قوم فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دی۔ نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کو کفار مکہ کے ظلم و استبداد سے نجات کا مقام عطا فرمایا اور جائے پناہ عنایت کر دی اور آزادی سے اسلام کی تبلیغ شروع ہو گئی۔ حضور ﷺ نے بنی اسرائیل کو عاشوراء بطور یوم آزادی مناتے دیکھا تو اسے پسند فرمایا۔ اور مسلمانوں کو بھی اس میں شرکت کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ اس دن گھر والوں کو زیادہ خرچہ دیا کرو (تاکہ وہ اچھے اچھے کھانے تیار کر سکیں اور دعوت عام ہو) تو اہل اسلام کو چاہیے کہ بارہ ربیع الاول کے دن کو بطور یوم آزادی اسلام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منایا کریں، مجالس و اجتماعات کر کے اس نعمت کا شکر یہ ادا کیا کریں، گویا بارہ ربیع الاول دو طرح سے مسلمانوں کے لیے مسرت اور خوشی کا دن ہے۔ یہ یوم ولادت رسول بھی

ہے اور یوم آزادی اسلام بھی اور یہ دونوں اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں جن کا ذکر اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

ولادت رسول کی نعمت کا ذکر یوں فرمایا:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲۸﴾

(سورۃ توبہ، آیت: ۱۲۸)

ترجمہ: تحقیق تشریف لایا تمہی سے تمہارے پاس رسول تمہارا مشکل میں پڑنا اے ناگوار ہے اور وہ مومنوں کے لیے مہربان اور رحیم ہے۔

اور فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۱۶۳﴾ (آل عمران: ۱۶۳)

ترجمہ: تحقیق احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ ان میں رسول بھیج دیا جو انہوں میں سے ہے ان پر اللہ کی آیات پڑھتا، انہیں پاکیزہ بناتا اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

جب کہ آزادی اسلام اور کفار مکہ کے ظلم و ستم سے نجات کی نعمت کا تذکرہ یوں فرمایا:

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنَنْبُوْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَا جَزَا لَآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۶۳﴾

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی بعد ازاں کہ انہیں ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ ہم انہیں دنیا میں بہترین ٹھکانہ (مدینہ شریف میں سکونت) عطا فرمائیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے اگر وہ جائیں۔ (سورہ نحل، آیت: ۴۱)

جس طرح آج یوم آزادی پاکستان پر خوشی کی جاتی ہے جشن منایا جاتا ہے اسی طرح بارہ ربیع الاول میں بانی اسلام ﷺ اور آپ کے صحابہ کو کفار مکہ کے ظلم و استبداد سے آزادی ملی اور وہ شہر مدینہ میں سکونت پذیر ہوئے اور عظمت اسلام کی بنیاد پڑی اور پہلی اسلامی ریاست وجود میں آئی۔ پاکستان کی صورت میں قائد اعظم نے اسلامی ریاست قائم کی تو مدینہ طیبہ کی صورت میں نبی اکرم ﷺ نے اسلام کی پہلی ریاست قائم کی۔ اگر پاکستان کی خوشی جائز ہے تو جس دن پہلی اسلامی ریاست بنی اس کی خوشی کیوں جائز نہیں۔

دلیل یازدہم: حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت کا وقت ہر بار جب بھی لوٹ کر آتا ہے رحمتیں اور برکتیں لے کر آتا ہے

جمعہ کے دن عصر کے بعد وہ ساعت آتی ہے کہ جو مانگو اللہ عطا فرماتا ہے

ترمذی شریف

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر

الى غيبوبة الشمس-

(ترمذی شریف جلد اول باب الجمعة) (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۰ باب الجمعة طبع نور محمد کراچی) ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ساعت روز جمعہ طلب کی جاتی ہے اسے عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

ابوداؤد شریف

عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال يوم الجمعة ثنتا عشرة قيريد ساعة لا يوجد مسلم يسئل الله شيئا الا اتاه الله عز وجل فالتمسوها آخر ساعة بعد العصر-

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۵۰ کتاب الصلوة باب الجمعة، الدجاجة آیت ساتہ) ترجمہ: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یوم جمعہ میں ایک ساعت ہے اس میں جو مسلمان جو دعائیں مانگے پایا جائے اللہ اسے قبول فرماتا ہے تو تم وہ ساعت جمعہ کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

نسائی شریف

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں روز جمعہ کی اس گھڑی کو جانتا ہوں جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں:

فقلت يا اخي حدثني بها قال هي اخر ساعة من الجمعة قبل ان تغيب الشمس-

یاد رہے یہی حدیث منذ احمد بن حنبل میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

فقال هي فيما بين العصر والمغرب.

یعنی حضرت عبداللہ نے فرمایا: وہ ساعت عصر و مغرب کے درمیان ہے۔
دیکھیے، مسند احمد بن حنبل مبوب جلد ششم صفحہ ۱۶ مصر باب ماوردی سائۃ الجمعة۔

مسند امام احمد بن حنبل

عن ابی سعید الخدری و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعة
لساعة لا یوافقها عبد مسلم یسئل اللہ عزوجل
فیہا الا اعطاہ وہی بعد العصر۔

(مسند امام احمد بن حنبل مبوب جلد ششم صفحہ ۱۳ باب ماوردی سائۃ الجمعة)

ترجمہ: ابو سعید خدری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جمعہ میں ایک وہ ساعت ہوتی ہے جس میں ایک مسلمان
بندہ جو بھی دعا کرے قبول ہو جاتی ہے اور وہ عصر کے بعد آتی ہے۔

نوٹ: جمعہ کے دن سائۃ قبولیت میں اختلاف ہے کہ کب آتی ہے مگر تمام اقوال
میں سے بہتر اور اصح و اقویٰ قول یہی ہے کہ وہ عصر کے بعد سے غروب شمس تک کے
مابین آتی ہے، اکثر علماء کا یہی فتویٰ ہے۔

ابن قیم کا فتویٰ

روئی سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال الساعة التي تذكروا يوم الجمعة ما بين صلاة
العصر الى غروب الشمس و كان سعید بن جبیر اذا
صلى العصر لم يكلم احدا حتى تغرب الشمس و

هذا هو قول اكثر السلف و عليه اكثر الاحاديث.

(زاد المعاد علی الزرقانی جلد اول صفحہ ۳۹۴ بحث نفیس فی سائۃ الجمعة)

ترجمہ: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جمعہ
کے دن جس ساعت کا ذکر کیا جاتا ہے، عصر سے غروب آفتاب تک
متوقع ہوتی ہے، اور سعید بن جبیر عصر پڑھنے کے بعد غروب آفتاب
تک کسی سے بات نہ کرتے تھے اور یہی اکثر سلف کا قول ہے اور
اکثر احادیث بھی اسی قول پر ہیں۔

خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل

گفت بندۂ ضعیف عفا اللہ عنہ بتحقیق بصحت رسید است از حضرت
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا و علی سائر اہل بیت النبوة کہ دے سے گماشت
خادمہ خود را تا انتظار کنند و نگہ بانی نمایند آخر ساعت را از روز جمعہ و خبر
کنند تا ذکر و دعا کنند در دے واللہ اعلم۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب الجمعة صفحہ ۶۱۰ (نولکشوری)

ترجمہ: بندہ ضعیف عفا اللہ عنہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کہتا ہے کہ تحقیق
کے ساتھ یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا و علی
سائر اہل بیت النبوة نے ایک لونڈی مقرر کر دی ہوتی تھی جو روز
جمعہ کے آخر وقت پر آپ کو متنبہ کرتی اور آپ اس میں مشغول ذکر و
دعا ہو جاتیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل علامہ ابن الحاج نے بھی المدخل میں بیان فرمایا ہے
جسے جواہر البحار میں علامہ نہبانی نے جلد اول صفحہ ۲۲۴ (طبع مصر) میں نقل کیا ہے۔

بہر حال یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ جمعہ کے دن والی سُنّۃ قبولیت عصر کے بعد غروب شمس تک کسی وقت آتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا

مسلم شریف و مسند احمد بن حنبل

عن ابی ہریرۃ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التوبۃ یوم السبت و خلق فیہا الجبال یوم الاحد و خلق الاشجار یوم الاثنين و خلق المکروۃ یوم الثلاثاء و خلق النور یوم الاربعاء و بث فیہا الدوات یوم الخمیس و خلق آدم علیہ السلام بعد العصر من یوم الجمعة فی آخر الخلق فی آخر ساعة من ساعات الجمعة فیما بین العصر الی اللیل۔

(مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۳۷۱ کتاب صفۃ المناقب و احکام مهم باب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار طبع نور محمد کراچی) (مسند امام احمد بن حنبل مبوب جلد ۲، صفحہ ۸ کتاب خلق العالم باب ماورد فی خلق السموات السبع والارضین طبع مصر قاصرہ) (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۷ حرف الخاء کتاب خلق العالم (خلق التریۃ) طبع صلب حدیث ۱۵۱۲۵)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کو زمین پیدا کی، اتوار کو پہاڑ بنائے، پیر کو درخت پیدا کیے منگل کو مکروہات کی پیدائش کی۔ بدھ کو نور بنایا، جمعرات کو زمین پر جانور پھیلانے اور جمعہ کے دن آخری وقت میں

عصر کے تمام مخلوق کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔

طبقات ابن سعد رحمہ اللہ

عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن سلام قال خلق اللہ آدم فی آخر یوم الجمعة۔

(طبقات جلد اول صفحہ ۳۰ ذکر من ولد رسول اللہ ﷺ من الانبیاء)

ترجمہ: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن آخری وقت میں پیدا فرمایا۔

جمعہ کے دن عصر کے بعد ساعۃ اجابت خلق آدم علیہ السلام کی

برکت سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

کنز العمال

عن عطاء بن ابی رباح قال کنت عند ابن عباس فاتاہ رجل فقال یا ابن عباس! رأیت الساعة التي ذکرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجمعة هل ذکرها لکم منها؟ فقال اللہ اعلم ان اللہ خلق آدم یوم الجمعة بعد العصر خلقه من اریم الارض کلها الا تری ان من ولده الاسود والاحمر والخبیث والطیب۔

(کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۲ حرف الصاد صلوۃ الجموعہ (ساعة الجموعہ) حدیث ۲۳۳۵۷ طبع صلب)

ترجمہ: عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا ابن عباس جمعہ کی جس ساعت کے بارہ میں نبی ﷺ ذکر فرمایا کرتے تھے، کیا اس کی کوئی وجہ آپ نے ارشاد فرمائی تھی؟ ابن عباس نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد ساری زمین کی مختلف طرح کی مٹی سے پیدا کیا۔ اسی لیے تو آپ کی اولاد میں کوئی سیاہ ہے تو کوئی سرخ اور کوئی غیث ہے تو کوئی پاکیزہ۔

مذکورہ احادیث سے یہ امور ثابت ہوئے

① جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کے آخری وقت میں ایک گھڑی وہ آتی ہے کہ بندہ جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ آدم علیہ السلام جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کے آخری وقت میں پیدا کیے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ یہ ہے کہ جمعہ کی اس گھڑی کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی برکت حاصل ہوئی ہے اور جب بھی یہ ساعت آتی ہے حضرت آدم کی پیدائش کی برکت سے آپ کی اولاد کی دعائیں دربار الہی میں قبول ہوتی ہیں۔

② جب آدم علیہ السلام کی پیدائش والی ساعت کو اس قدر برکت و رحمت حاصل ہو گئی تو اس ساعت کا کیا کہنا ہے جس میں آدم و ماسوا سب انبیاء کے سردار اور باعث تکوین دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ہوئی، تو میلاد النبی ﷺ کی ساعت بھی یقیناً جب آتی ہے ساعت جمعہ سے بھی زیادہ برکت

و رحمت لے کر آتی ہے اور اہل سنت اس کی برکت حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے۔

③ پیدائش آدم علیہ السلام کی ساعت جمعہ کے سارے دن میں ایک ہے مگر اس کی برکت سے جمعہ کا سارا دن متبرک و مقدس ہو گیا، اسی طرح نبی ﷺ کی ولادت کی ساعت بھی بارہ ربیع الاول کو صبح صادق کے وقت آتی ہے، مگر اس کی برکت سے بارہ ربیع الاول کا سارا دن اور بارہ ربیع الاول کی ساری رات مقدس و مطہر ہو گئی اور اہل اسلام سارا دن اور ساری رات صدقات و خیرات کرتے اور محافل درود و سلام اور مجالس ذکر رسول ﷺ منعقد کرتے رہتے اور رحمت خداوندی لوٹتے رہتے ہیں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ساعت ولادت رسول ﷺ کی برکت ساعت جمعہ سے کہیں
زیادہ ہے

علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ کا فتویٰ

علامہ یوسف نسہانی رحمہ اللہ نے امام ابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ کی کتاب المدخل کا خلاصہ اپنی کتاب جواہر البحار جلد اول میں پیش کیا ہے جس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

جس گھڑی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، جب اس کا حال یہ ہے کہ

کوئی مسلمان بندہ اس میں جو دعا کرے اللہ اسے اس کی مراد عطا فرمادیتا ہے تو
 فلا شك ان من صادف الساعة التي ظهر فيها عليه
 الصلوة والسلام الى الوجود وهو يسئل الله تعالى
 شيئاً الا انه قد نجح وظفر بموارة۔

کوئی شک نہیں کہ جس گھڑی نبی ﷺ دنیا میں تشریف لائے، اس میں اللہ
 سے دعا کرنے والا کامیاب ہوتا ہے اور اس کی مرادیں پوری ہو جاتی ہیں کیونکہ جمعہ
 کی ساعت کو محض اس لیے فضیلت مل گئی کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں۔
 فما بالك بالساعة التي ولد فيها سيد الاولين
 والآخرين صلى الله عليه وسلم۔

تو کیا خیال ہے تمہارا۔ اس ساعت کے متعلق، جس میں سید اولین و آخرین
 ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اور آپ کا ارشاد ہے: میں سید اولادِ آدم ہوں اور کوئی
 فخر نہیں اور آدم و اولادِ آدم میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

(جواہر البحار جلد اول صفحہ ۲۲۲ طبع مصر)

محدث وقت امام قسطلانی رحمہ اللہ کا جامع و محققانہ فتویٰ

صحیح قول پر آپ کا میلاد ربیع الاول میں ہے۔ محرم رجب رمضان یا کسی اور
 مہینہ میں نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ کسی زمانہ سے فضیلت حاصل نہیں کرتے بلکہ زمانہ آپ
 کی نسبت سے متشرف ہوتا ہے جیسے مقامات متشرف ہوئے ہیں۔ اگر آپ رمضان
 وغیرہ کسی مہینہ میں پیدا ہوتے تو کسی کو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ شاید آپ نے اس متبرک
 مہینہ سے عظمت حاصل کی ہے۔ اللہ نے آپ کو ربیع الاول میں پیدا کر کے بتلادیا کہ

میرا حبیب خود مہینوں کو شرافت و کرامت عطا فرماتا ہے۔
 اور جب جمعہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو اللہ نے اس دن
 میں ایک ساعت رکھ دی جس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔
 فما بالك بالساعة التي ولد فيها سيد المرسلين۔

تو اس گھڑی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس میں سید المرسلین ﷺ پیدا
 ہوئے۔ (المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۳ طبع بیروت)
 نوٹ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بھی مدارج النبوة جلد دوم صفحہ ۲۲ طبع
 لاہور میں ایسا ہی کلام فرمایا ہے اور ساعت ولادت رسول ﷺ کو ساعت جمعہ سے
 زیادہ بابرکت قرار دیا ہے۔

دلیل دواز دہم: میلاد النبی ﷺ کی خوشی اللہ تعالیٰ نے منائی

نبی ﷺ جہاں اپنی امت بلکہ تمام جہان کے لیے رحمت ہیں رحمتہ للعالمین
 ہیں، باعث تخلیق کائنات ہیں، سید اولادِ آدم ہیں اور امام الانبیاء ہیں وہیں حبیب خدا،
 محبوب کبریا، جمال و جلال الہی کے مظہر اتم، اور قدرت کے فن تخلیق کا شاہکار اعظم بھی
 ہیں، آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی جہاں مخلوق کو ہے خالق کو بھی ہے۔ آپ کے میلاد
 پر جہاں خدا کی خدائی اظہار مسرت کرتی ہے وہاں خود خالق کائنات میلاد النبی ﷺ کی خوشی
 مناتا ہے۔ لہذا میلاد النبی کی خوشی منانا سنت الہیہ ہے۔ مختصر دلائل درج ذیل ہیں۔
 وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

اللہ نے فرمایا نبی کے میلاد پر جنت کے دروازے کھول

دیے جائیں

خصائص

واخرج ابو نعیم عن عمرو بن قتیبہ قال سمعت ابی
وکان من اوعية العلم قال لما حضرت ولادة آمنه
قال الله تعالى للملائكة افتحوا ابواب السماء کلها
وابواب الجنان کلها و امر الله الملائكة بالحضور فنزلت
تبشر بعضها بعضا. (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷)

ترجمہ: ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں
نے اپنے والد سے سنا جو علم کے خزانوں میں سے ایک خزانہ تھے،
فرماتے تھے جب سیدہ آمنہ کو ولادت قریب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: اے فرشتو! آسمان کے سب دروازے اور جنت کے سب
دروازے کھول دو اور فرشتوں کو حکم دیا گیا تو وہ اتر کر ایک دوسرے
کو مبارک باد دینے لگے۔

اپنے حبیب کے میلاد پر اللہ نے سارا سال دنیا کو لڑکے تقسیم کیے

خصائص کبریٰ

اخرج ابو نعیم عن عمرو ابن قتیبہ قال وکان قد
اذن الله تلك السنة للنساء الدنيا ان يحملن ذکورا

کرامة لمحمد صلی الله علیه وسلم و ان لا تبقی
شجرة الا حملت ولا خوف الا عادامنّا۔

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷ باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ ﷺ) (مواہب لدنیہ جلد اول ص
الزرقانی صفحہ ۱۱ طبع بیروت)

ترجمہ: ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کیا، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے
اس سال تمام دنیا کی عورتوں کو حکم دیا کہ لڑکے ہی لڑکے جنیں، نبی
ﷺ کی عزت افزائی کے لیے، اس سال میں ہر درخت پھل دار ہو
گیا تھا اور ہر خوف امن میں بدل گیا تھا۔

آتش کدہ ایران ٹھنڈا ہو گیا ایوان کسریٰ کے منارے گر گئے

دلائل النبوة

عن محزون بن هاني المغزومي عن ابيه و كانت له من
عمره خمسون ومائة سنة قال لما كان ليلة ولده فيها
رسول الله صلی الله علیه وسلم ارتجس ايوان
كسرى و سقطت منه اربعة عشرة شرافة و خمدت
نار فارس ولم تخمد قبل ذلك بالف عام۔

(دلائل النبوة ابو نعیم جلد اول صفحہ ۴۷ الفصل التاسع فی ذکر حملہ الخ) (خصائص کبریٰ جلد اول
صفحہ ۴۹ باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ ﷺ) (الوقایا بحوال المصطفیٰ (سن جوزی) جلد اول صفحہ ۹۷
باب ۲۳)

ترجمہ: محزون بن ہانی اپنے والد سے جن کی عمر ڈیڑھ سو سال تھی روایت
کرتے ہیں جب نبی ﷺ کی شب ولادت آئی شاہ فارس کسریٰ کا محل

لرزاٹھا اور اس کے چودہ منارے گر گئے، اور فارس کا آتشکدہ سرد ہو گیا جو ایک سال سے مسلسل بھڑک رہا تھا۔

میلاد النبی ﷺ کی رات اللہ نے نہر کوثر کے کناروں پر ستر ہزار درخت لگائے

خصائص کبریٰ

اخرج ابو نعیم عن عمرو بن قتیبہ قال وقد انبت الله ليلة ولد علي شاطئ نهر الكوثر سبعين الف شجرة من المسك الاذفر وجعلت ثمارها بخور اهل الجنة وكل اهل السموات يدعون الله بالسلامة

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷)

ترجمہ: ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں جس رات آپ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے کنارے کستوری کے ستر ہزار درخت پیدا فرمائے اور ان کے پھلوں سے جنت مہکنے لگی اور تمام آسمانی مخلوق آپ کے لیے سلامتی کی دعا کرنے لگی۔

میلاد النبی ﷺ پر آسمان سے زمین تک ایک نورانی چادر پھیلا

دی گئی

مواہب لدنیہ

اخرج ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال

كانت آمنة تحدث عن نفسها و تقول لقد اخذني ما ياخذ النساء فسبحت وجبة شديدة و امرأ عظيمافها بنى ذلك فرايت كان جناح طير ابيض قدم مس على فوادی فذهب عني كل رعب و كل وجع كنت اجد فبينما انا كذلك اذ بدى باج ابيض قدم مد بين السماء والارض

(مواہب لدنیہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ ۱۱۳) (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷ تا ۴۸ باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ نبی ﷺ)

ترجمہ: ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں، سیدہ آمنہ بتلایا کرتی تھیں کہ مجھے عورتوں والی تکلیف شروع ہوئی تو میں نے ایک زوردار دھماکہ سنا جس سے میں خوف زدہ ہو گئی، پھر کیا دیکھتی ہوں کہ کچھ سفید پندے میرے سینے پر اپنے پر مار رہے ہیں جس سے میرا سارا خوف اور درد جاتا رہا، ابھی یہی حالت تھی کہ اچانک ایک سفید تر چادر آسمان سے زمین تک پھیلا دی گئی۔

میلاد النبی ﷺ پر سارا جہان نور سے بھر گیا اور ہر آسمان پر بے حد نورانی ستون لگوائے گئے

خصائص کبریٰ

اخرج ابو نعیم عن عمرو بن قتیبہ قال فلما ولد

النبي صلى الله عليه وسلم امتلات الدنيا كلها
نورا وتباشرت الملائكة وضرب في كل سماء عمود
من زبرجد و عمود من ياقوت قد استنار به فهي
معروفة في السماء قدراها رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليلة الاسراء قيل هذا ما ضرب لك
استبشار ابولادتك.

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷ باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں، جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تمام دنیا نور سے بھر گئی فرشتے ایک دوسرے کو
مبارکباد دینے لگے اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کا ایک ایک
ستون لگوادیا گیا جس سے وہ آسمان روشن ہو گیا، وہ ستون آسمانوں
میں معروف ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج انہیں دیکھا تھا، آپ
کے پوچھنے پر آپ کو بتلایا گیا کہ یہ ستون آپ کے میلاد کی خوشی میں
لگوائے گئے ہیں۔

میلاد النبی پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں

عظیم الشان جھنڈے لگوائے

مواہب لدنیہ

عن ابن عباس رضي الله عنه قال كانت أمانة تحدث

عن نفسها و تقول فكشف الله عن بصرى فرأيت
مشارك الارض و مغاربها و رأيت ثلاثة اعلام
مضروبات علما بالمشرق و علما بالمغرب و علما على
ظهر الكعبة.

(مواہب لدنیہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ ۱۱۲ طبع بیروت) (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۸)
(حجتہ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین (نہجانی)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں سیدہ آمنہؓ بتلایا کرتی
تھیں کہ وقت ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے ہٹا
دیے میں نے زمین کا مشرق مغرب دیکھ لیا، اور میں نے تین
جھنڈے گڑے ہوئے دیکھے ایک جھنڈا مشرق میں دوسرا مغرب
میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر۔

نواب صدیق حسن خان اہل حدیث کی تائید

آپ کے میلاد پر جھنڈے لگوائے جانے کا ذکر نواب صدیق حسن بھوپالی نے
بھی کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب الثمات العنبریہ فی مولد خیر البریہ (یہ کتاب مستقلاً
میلاد النبی پر لکھی گئی ہے) میں لکھتے ہیں:

”ابن عباس کہتے ہیں آمنہ کہتی تھیں جب حمل چھ مہینے کا ہوا خواب
میں کسی نے مجھ سے کہا:

انك حملت بخیر العالمین فاذا ولدته فسمیه محمدا
واکتمی شانہ.

(یعنی اسے آمنہ تم نے تمام جہانوں سے افضل بچہ پیٹ میں اٹھایا ہے جب تم اسے جنو تو اس کا نام محمد رکھنا اور اس کی عظمت کو خفیہ رکھنا) اور میں نے سفید چڑیاں دیکھیں جن کی چونچ زمر کی اور پر یاقوت کے تھے اور کچھ مرد عورت ہوا میں دیکھے ان کے ہاتھ میں چاندی کی صراحیاں تھیں۔ میں نے مشارق و مغارب ارض کو دیکھا، تین علم (جھنڈے) دیکھے۔ ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک پشت کعبہ پر۔ مجھے درد ولادت ہوا حضرت پیدا ہوئے دیکھا تو آپ سجدے میں ہیں اور ان کی آنکھ آسمان کی طرف جیسے کوئی متصرع مبتہل ہو۔“

(الشماتۃ العنبریہ من مولدہ خیر البریہ صفحہ ۹ "فصل ذکر میں نسب و ولادت شریف آنحضرت ﷺ کے" سن طباعت ۱۳۰۵ھ)

نوٹ: قبل ازیں اسی باب دوم کی دلیل اول میں آپ نے بخاری شریف اور اس کی شرح کے حوالہ سے پڑھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر پیر کو ابولہب کے عذاب میں کمی کرتا ہے۔ گویا اللہ ہر پیر کو اپنے حبیب کی ولادت کا صدقہ نکالتا اور اس میلاد کی خوشی مناتا ہے۔

مذکورہ احادیث و روایات سے یہ قابل توجہ امور ثابت ہوئے

◆ میلاد النبی ﷺ وہ مقدس و متبرک اور قابل صد مسرت مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی کائنات میں اظہار فرحت کے اعلانات فرماتا ہے۔

◆ ہم اہل اسلام میلاد النبی کے موقع پر روشنی کرتے ہیں روشنی کے بلب ٹیوٹیں

مرچیں فانوس اور روشنی کے بورڈ لگواتے ہیں۔ بعض حضرات یہ سب کچھ دیکھ کر سخت ناراض ہو جاتے ہیں کہتے ہیں بڑی فضول خرچی کر دی گئی ہے مگر قربان جائیے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے میلاد پر ساتوں آسمان میں نور کے ستون قیامت تک کے لیے لگوا دیے جو اتنے نورانی ہیں کہ ان کی روشنی سے تمام آسمان منور ہیں جیسے حدیث کے الفاظ گزرے ہیں:

ضرب فی السماء عمود من زبرجد و عمود من یاقوت
قد استنار بہ۔

علاوہ ازیں آسمان سے تاریں نورانی چادر تھادی گئی۔

◆ یہ روشنی کا انتظام اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف اپنے حبیب کے میلاد کی خوشی میں کیا، اسی لیے معراج کی شب آپ کو وہ ستون خصوصاً ملاحظہ کروائے گئے اور کہا گیا:

هذا ما ضرب لك استبشار بولادتك۔

یعنی یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشی میں لگائے گئے۔ حدیث کے الفاظ بھی گزرے ہیں۔

◆ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈیاں لگوائی جاتی ہیں اور اپنی مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ محبت سے خالی دل رکھنے والے کچھ پڑھے لکھے نادان لوگوں کو اس پر بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ جھنڈیاں کیوں لگائی گئیں مگر دیکھیے اللہ تعالیٰ نے میلاد النبی کے موقع پر چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں نہیں بڑے بڑے عظیم الشان جھنڈے لگوا دیے، خود اہل حدیث محدث نے اسے بیان کیا ہے۔

◆ میلاد النبی پر بعض جگہ اہل اسلام درختوں کے پتوں وغیرہ سے بازووں میں دروازے لگواتے ہیں، محرابیں بنواتے ہیں، بعضے بیمار دل ان پتوں کو دیکھ کر سخت پریشان ہو جاتے ہیں، لیکن جنت کا منظر دیکھو اللہ تعالیٰ نے میلاد النبی کے موقع پر نہر کوثر کے کناروں کے ساتھ بیسیوں یا سینکڑوں نہیں ستر ہزار درخت لگوا دیے، منکروں سے پوچھیے تمہیں پتوں کے ایک دروازے پر تو اعتراض ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ستر ہزار درختوں کی قطاروں کے متعلق کیا خیال ہے۔

◆ میلاد النبی پر اہل اسلام جی بھر کر مال خرچ کرتے ہیں غرباء میں کھانے بانٹتے ہیں، مٹھائی تقسیم کرتے ہیں، نادار لوگوں کو کپڑے سلائی مشینیں وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، اور یہ سب کارِ ثواب ہیں مگر خاص میلاد النبی کے موقع پر ہونے کی وجہ سے منکرینِ شانِ میلاد کو یہ باتیں بھی ناگوار گزرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے منکر و! مومنوں پر اعتراض نہ کرو، میری طرف دیکھو میں نے اپنے حبیب کے میلاد پر صرف ایک دن ایک ہفتہ یا ایک مہینہ نہیں بلکہ سارا سال تمام جہان کو لڑکے ہی لڑکے تقسیم کیے۔

دلیل سیزدہم: میلاد النبی ﷺ کے موقع پر کعبہ اللہ نے خوشی منائی

(۱) نبی ﷺ کے میلاد پر کعبہ تین دن تک حرکت کرتا اور خوشی کے ترانے سناتا رہا

خصائص کبریٰ

اخرج ابو نعیم عن عمرو بن قتیبہ قال سمعت ابی

قال اما البیت فایاما سمعوا من جوفہ صوتا وهو یقول الآن یرد علی نوری الآن یجیئنی زواری الآن اطهر من انجاس الجاہلیۃ ایتھا العزی ہلکت ولم تسکن زلزلة البیت ثلاثة ايام ولیالیہا وهذا اول علامۃ رأت قریش من مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۳۷ باب ما ظہر فی لیلة مولد ﷺ) (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین طبع مصر)

ترجمہ: ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے البتہ بیت اللہ شریف تو کئی دن اس سے یہ آواز سنی گئی کعبہ کہتا تھا اب میرا نور مجھ پر لوٹا دیا جائے گا۔ اب میری زیارت کرنے والے میری طرف آتے رہیں گے اب میں دور جاہلیت کی خجاستوں (بتوں) سے پاک کر دیا جاؤں گا۔ اے عزیٰ، تو ہلاک ہو گیا، اور تین دن اور تین رات تک کعبہ حرکت کرتا رہا (جھومتا رہا) اور یہی وہ پہلی علامت تھی جو قریش نے نبی ﷺ کی ولادت پر دیکھی۔

(۲) ولادت رسول کے موقع پر کعبہ نے بیتِ آمنہ کی طرف سجدہ کیا

مدارج النبوة

ونقل است از عبدالمطلب کہ گفتہ کہ من در شب ولادت نزد کعبہ بودم

چوں نیم شب شد دیدم کہ کعبہ مائل شد بمقام ابراہیم و بسجد و رفت و از
وے تکبیر آمد کہ اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفیٰ الآن قد طهرنی ابی سن
انجاس الاصنام وارجاس المشرکین و از غیب ندا آمد کہ بخدائے کعبہ
کہ برگزید کعبہ را آگاہ باشید کہ حق تعالیٰ کعبہ را قبلہ وے ساخت و مسکن
مبارک دے گردانید و تبان کہ پیرامون کعبہ بودند پارہ پارہ میشدند و
بزرگ آزار کہ ہبل میگفتندے بروئے افتادہ بودند و ندا آمد کہ زائیدہ
شد از آمنہ محمد و آمد بر دے سحاب رحمت۔

(مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۷۷ اولادت آنحضرت علیہ السلام)

ترجمہ: عبدالمطلب سے منقول ہے کہتے تھے کہ میں شب ولادت رسول میں
کعبہ شریف کے پاس تھا جب آدھی رات ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں
کعبہ مقام ابراہیم کی طرف جھک گیا اور سجدہ میں چلا گیا اور اس سے
تکبیر کی آواز آئی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفیٰ۔ اب میرے رب
نے مجھے بتوں کی نجاست اور مشرکین کی ناپاکی سے پاک کر دیا ہے
اور غیب سے آواز آئی۔ رب کعبہ کی قسم جس نے کعبہ کو عزت بخشی آگاہ
رہو اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو اپنے حبیب کا قبلہ بنادیا اور اس کا مبارک
مسکن بنادیا ہے اور جو بت کعبہ کے آس پاس تھے پارہ پارہ ہو گیا اور
ان میں سے بڑا بت ہبل منہ کے بل گر پڑا تھا اور ندا آئی کہ آمنہ
سے محمد (ﷺ) پیدا ہو گئے اور ان پر رحمت کا بادل چھا گیا۔

نوٹ: حجاج کرام نے دیکھا ہے کہ کعبہ شریف کی شمال مشرق جانب میں مقام

ابراہیم علیہ السلام ہے اور بالکل اسی سمت میں شہر مکہ میں حرم کعبہ سے تھوڑے فاصلہ پر نبی
علیہ السلام کا مقام ولادت ہے تو مقام ابراہیم کی طرف کعبہ کے سجدہ سے مراد یہی ہے
کہ کعبہ نے نبی علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری پر آپ کے گھر کی طرف سجدہ کیا۔
درج بالا روایات سے یہ امور ثابت ہوئے۔

۱ کعبہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت پر خوشی کے نفع سناتارہا اور تین دن
تک خوشی سے حرکت کرتا رہا یعنی جھومتا رہا۔ اور گویا زبان حال سے کہتا رہا کہ
اے میری طرف رخ کر کے عبادت کرنے والو! میں تو سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی آمد پر خوشی منارہا ہوں، اگر تم نے میری طرف منہ کر کے نماز پڑھی
ہے تو پہلے میرا عقیدہ اپنانا ہوگا۔ اور میلاد النبی کی خوشی منانا ہوگی۔ لہذا جو لوگ
میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سخت پریشان و تنگ دل ہوتے ہیں وہ دو میں
ایک کام ضرور کریں۔ یا کعبہ کی طرح ولادت رسول کی خوشی میں شامل ہوں
یا کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا چھوڑ دیں۔

۲ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے منکر و! میرے حبیب کی ولادت کے دن تم
لوگ اپنے گھروں کو تالے لگا سکتے ہو، اپنی مساجد کو اندھیریاں رکھ سکتے ہو اور
اپنے مدارس میں ذکر میلاد النبی اور جشن میلاد النبی پر پابندی لگا سکتے ہو مگر یاد
رکھو میرے حبیب کے میلاد کی خوشی منانے کے لیے میرا گھر کعبۃ اللہ کافی ہے
وہ تاابد یہ خوشی مناتا رہے گا۔

۳ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نبی ﷺ کی ذات کعبہ کا بھی کعبہ ہے اور آپ کے میلاد
النبی ﷺ پر کعبہ آپ کی طرف ساجد ہو گیا۔ چنانچہ امام اہل سنت شاہ احمد رضا

خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حاجو آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبہ کا کعبہ دیکھو

اور علامہ اقبال رحمہ اللہ نے فرمایا:

طور سینا از غبار خانہ اش

کعبہ را بیت الحرم کا شانہ اش

دلیل چہار دہم: ولادت رسول ﷺ پر شیطان کے سوا سب

خدائی خوشی منارہی تھی

خصائص کبریٰ

ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کیا۔ کہتے ہیں جب حضرت آمنہ کو ولادت قریب ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: آسمان اور جنت کے تمام دروازے کھول دو، اور دنیا کے پہاڑ لمبے ہو گئے اور سمندروں کا پانی چڑھ گیا اور سمندر کی مخلوق باہم ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہی تھی ہر فرشتہ حاضر ہو گیا اور شیطان کو ستر ہزار زنجیر ڈال کر سبز سمندر کے وسط میں پھینک دیا گیا دوسرے شیاطین اور سرکش جن بھی کڑ دیے گئے۔ سورج کو اس دن نور عظیم کا لباس پہنایا گیا اور اس کے سر پر ستر ہزار حوریں کھڑی کر دی گئیں۔

تنظرون ولادة محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جو نبی ﷺ کی ولادت کا انتظار کر رہی تھیں۔ (خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۴۷)

نوٹ: علاوہ ازیں پیچھے ذکر میلاد النبیؐ بزبان حضرت عکرمہؓ کے عنوان میں بھی آپ

پڑھ چکے ہیں کہ نبی ﷺ کی ولادت پر ساری دنیا میں نور چھا گیا تھا ایسے میں شیطان

نے میسنگ بلوائی اور اپنے چیلوں کے سامنے نہایت غم و اندوہ کا اظہار کیا کہ آج وہ بچہ

پیدا ہوا ہے جو ہمارے تمام منصوبے خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔ علاوہ ازیں پچھلے

صفحات میں آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث پڑھ چکے

ہیں کہ جس روز نبی علیہ السلام کا نور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہ کی گود میں آیا۔

فكل دابة لقريش نطقت تلك الليلة وقالت حمل

برسول الله ﷺ ورب الكعبة وهو امان الدنيا.... و

مرت وحش المشرق بالبشارات و كذا لك اهل

البحار يبشر بعضهم بعضا.

یعنی قریش کے ہر جانور نے اس رات قوت گویائی پائی اور کہا کہ رسول اللہ

ﷺ اپنی والدہ کے بطن میں آگئے ہیں رب کعبہ کی قسم وہ تمام دنیا کے لیے امان

ہیں۔ اور مشرق کے پرندوں نے اڑ کر مغرب کے پرندوں کو مبارک باد دی اور سمندر

میں رہنے والی مخلوق بھی باہم مبارک باد دے رہی تھی۔

اور ساتھ یہ بھی آپ نے پیچھے پڑھ لیا کہ شیطان نے چار مرتبہ بڑی گریہ زاری

کی ہے جن میں سے ایک موقع نبی علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا بھی ہے۔

خلاصہ دلیل چہار دہم

نبی ﷺ کی ولادت پر خدا کی ساری خدائی خوش تھی زمین میں بننے والے

سمندروں میں رہنے والے جانور، اور تمام فرشتے اور حوریں الغرض سارا جہان خوشی کر

رہا تھا البتہ شیطان اور اس کے چیلوں کو بڑی تکلیف تھی وہ آپ کے میلاد پر سخت پریشان تھے چنانچہ ہم اہل سنت و جماعت تو بارہ ربیع الاول کو خوشی منا کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم خدا کی نعمت کبریٰ یعنی ذات رسول کے حصول پر خوش ہیں اور شیطان کے ہم دشمن نمبروں ہیں۔ مگر منکرین میلاد سے بھی پوچھا جائے کہ وہ اس دن پریشانی اور اضطراب کا اظہار کر کے اس کے سوا آخر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم بھی شیطان کی پریشانی میں برابر کے شریک ہیں اور اس کے دکھ سکھ کے ساتھی ہیں۔ مگر یاد رکھو۔

مَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ
خُسْرًا اُنَّامُبِينًا ﴿۱۱۹﴾ (سورۃ نساء: ۱۱۹)

فصل چہارم

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز پر ہر دور کے فقہاء مفسرین اور محدثین امت کے جامع اور مدلل فتوے

جیسا کہ ہم قبل ازیں عرض کر چکے ہیں کہ جس طرح اب جشن میلاد النبی منایا جاتا ہے تمام تفصیلات کے ساتھ ایسا جشن دور صحابہ و تابعین و تبع تابعین میں نہ تھا، البتہ نبی ﷺ کے میلاد کا ذکر کرنے کے لیے محفلیں اور مجلسیں منعقد ہوتی تھیں۔ تاہم پانچویں صدی ہجری میں موجودہ ہیئت و حیثیت کے ساتھ جشن میلاد کا آغاز ہو گیا تھا، جسے تمام فقہاء امت نے بڑی ہی اچھی نظر سے دیکھا اور اس کے جواز پر نہایت قبیح جامع اور مدلل فتوے پر دقلم فرمائے، ذیل میں چند فتوے درج کیے جاتے ہیں، تاکہ آج کے مسلمانوں کو اندازہ ہو سکے کہ جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر کیسے کیسے عظیم الشان علماء اسلام نے ہر صدی میں اجماع فرمایا ہے۔

(۱) مجدد مائۃ تاسعہ شیخ الاسلام و المسلمین امام جلال الدین

سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کا فتویٰ

محفل میلاد تعظیم رسول ہے اور بدعت حسنہ

الحاوی للفتاویٰ

ان اصل المولد هو اجتماع الناس و قرأۃ ما تیسرہ

من القرآن و رواية الاخبار الواردة في مبدء امر
النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع فيه من الايات
ثم يمدلهم سماطاً يأكلون منذ و يتفرقون من غير
زيادة على ذلك من البدع الحسنة التي ثياب
صاحبها لها فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله
عليه وسلم و اظهار الفرح والاستبشار بمولده
الشريف.

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول (رسالہ حسن المقصد فی عمل المومنین) سیرت شامیہ (علامہ محمد بن یوسف
ثامی) (تصحیح المسائل (شاہ فضل الرسول علیہ الرحمہ) صفحہ ۶۲ طبع بمبئی) (الدر المنظم شیخ عبدالحق
محدث الدہ آبادی مہاجر مکی صفحہ ۹۷ طبع)

ترجمہ: جشن میلاد النبی ﷺ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ لوگ جمع ہو کر تلاوت
قرآن کریں نبی ﷺ کے دور ابتداء کے متعلق وارد احادیث بیان
کی جائیں، اور آپ کی ولادت مبارکہ کے موقع پر ظاہر ہونے والی
آیات قدرت بیان کی جائیں، پھر دسترخوان پکھایا جائے، اور لوگ
کھانا کھا کر اپنی اپنی راہ لیں اور ان بدعات حسہ پر کوئی غیر شرعی کام
نہ بڑھائیں۔

تو یہ وہ کام ہیں جن پر ثواب ہی ثواب ہے کیونکہ ان میں تعظیم رسول ﷺ بھی
ہے اور آپ کی ولادت باسعادت پر خوشی و مسرت کا اظہار بھی۔

(۲) محدث المملت شیخ الاحناف حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ
الباری متوفی ۱۰۱۶ھ کا فتویٰ

محفل میلاد میں مقتدرائے دین شریک ہوتے رہے ہیں

المورد الروی

قال شيخ مشائخنا الامام العلامة البحر الحبر
الفهامة شمس الدين محمد السخوي بلغه الله
المقام الوالي و كنت ممن تشرف باحراك المولد في
مكة المشرفة عدة سنين و تعرف ما اشتمل عليه
من البركة المشار لبعضها بالتعيين تكررت زيادتي
فيه لمحل المولد المستفيض و تصورت فكري ما
هنالك من الفجر الطويل.

(المورد المنظم فی المولد النبوی) (الدر المنظم فی مولد النبی ﷺ صفحہ ۱۰۲ طبع سن طباعت ۱۳۰۷ھ)

ترجمہ: ہمارے اساتذہ کے استاذ امام علامہ بحر العلوم جبر الفہامہ شمس الدین
محمد سخاوی (اللہ انہیں بلند و بالا مقام عطا فرمائے) نے فرمایا مکہ
مکرمہ میں منعقد ہونے والی محافل میلاد النبی ﷺ میں میں نے کئی سال
شرکت کی سعادت حاصل کی ہے، اور ان محافل کی بعض خصوصی
برکات سے بھی واقفیت حاصل کی ہے اور نبی ﷺ کی مبارک جائے
ولادت کی زیارت کا بار بار موقع ملا ہے اور وہاں سے طلوع ہونے
والی فجر طویل پر کافی غور و خوض کیا ہے۔

نوٹ: یہاں الدرا المنظم میں ہے ملاں قاری کی کتاب المورد الروی سے منقول کرنا ضروری ہے کہ محفل میلاد مشرق مغرب میں ہر جگہ ہوتی ہے۔

(۲) سند المحدثین قدوة العلماء شیخ المشائخ الشوافع امام ابن حجر

بیشمی مکی متوفی ۹۷۳ھ کا فتویٰ

جشن میلاد النبی کا اصل حدیث میں موجود ہے اس لیے یہ بدعت حسنة ہے

النعمة الكبرى

اصل عمل المولد بدعة ولكنها مع ذلك قد اشتملت على محاسن و ضدها فمن تحزى في عمله المحاسن و تجنب ضدها كان بدعة حسنة و من لا فلا.... و قد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا يوم اغرق الله فيه فرعون و نجا موسى فنحن نصومه شكرا لله تعالى فقال انا احق بموسى منكم فصامه و امر بصيامه فيستفاد منه فعل ذلك شكرا لله تعالى على ما من به في يوم من معين من ابداع نعمة او دفع نقمة و يعادو ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادات من

السجود والقيام والصدقة والتلاوة و اى نعمة اعظم من النعمة بيدوز هذا النبي الكريمة نبي الرحمة في ذلك اليوم و على هذا فينبغي ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة موسى صلعم في يوم عاشوراء.

(النعمة الكبرى على العام في مولد سيد ولد آدم مندرجہ جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۳۴۰ طبع مصر)
(سیرت ثامیہ) (الحاوی للفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۹۶) (علامہ سیوطی) (تصحیح المسائل صفحہ ۲۵۹)
(زرقاتی شریف شرح مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۱۴۰ طبع بیروت)

ترجمہ: جشن میلاد (موجودہ صورت کے مطابق) اصولی طور پر بدعت ہے، لیکن اس میں خوبیاں بھی ہیں اور کچھ خامیاں بھی داخل ہو گئی ہیں تو اگر خوبیوں کو اپنا لیا جائے اور خامیوں کو چھوڑ دیا جائے تو یہ عمل بدعت حسنة ہے ورنہ نہیں اور مجھے تو جشن میلاد کے جواز پر شرع میں ایک طے شدہ اصول نظر آتا ہے اور وہ بخاری مسلم کی یہ حدیث ہے کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورا کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ کے پوچھنے پر انہوں نے کہا اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام (قوم بنی اسرائیل) کو نجات بخشی تھی، تو ہم اظہارِ تشکر کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی رکھنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا جس دن کوئی بڑی نعمت ملے یا بڑی مصیبت دور ہو تو ہر سال وہ دن آنے پر اظہارِ تشکر کے لیے عبادت کرنی چاہیے جس میں رکوع سجود و صدقہ خیرات اور تلاوت قرآن بھی شامل ہیں، اور اس امت

محمدیہ کے لیے نبی ﷺ کی تشریف آوری سے بڑھ کر اور کون سی نعمت ہے۔ اس لیے ہمیشہ آپ کے یوم میلاد پر عبادت کرنی چاہیے تاکہ حضرت موسیٰ کے قصہ سے مطابقت ہو جائے۔

نوٹ: امام علی برہان الدین متوفی ۱۰۴۴ھ اپنی مشہور زمانہ کتاب سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۱۳۰ طبع بیروت باب ذکر مولدہ ﷺ میں فرماتے ہیں:

و قد قال ابن حجر الهيتمي والحاصل و ان البدعة الحسنة متفق على نديها و عمل المولد واجتماع الناس له كذا لك اي بدعة حسنة۔

ترجمہ: تحقیق علامہ ابن حجر فرماتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے منتخب ہونے پر اجماع ہے اور جشن میلاد النبی اور اس پر لوگوں کا اجتماع بھی ایسے ہی بدعت حسنہ ہے۔

روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶ زیر آیت محمد رسول اللہ میں علامہ غنی نے بھی امام ابن حجر کا یہ فتویٰ نقل کیا ہے۔

(۴) شیخ الاسلام والمسلمین قدوة المحدثین امام ابو الخیر حافظ

سخاوی رحمہ اللہ متوفی ۶۴۳ھ کا فتویٰ

پوری دنیا میں ہمیشہ سے اہل اسلام جشن میلاد رسول مناتے آرہے ہیں اور ان پر اللہ کا فضل عظیم ہوتا چلا آرہا ہے

سیرت حلبیہ

قال الحافظ ابو الخیر السخاوی و عمل المولد

الشریف لم ينقل احدٌ من السلف الصالح في القرون الثلاثة الفاضلة و انما حدث بعدها، ثم لازال اهل الاسلام في سائر الاقطار والمدن الكبار يشغلون في شهر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم بعمل الولاثم البديعة المشتملة على الامور البهجة الرفيعة يتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات و يظهرون السرور و يزدون في المبرات و يعتنون بقرأة مولدہ الكريم و يظهر عليهم من بر كاته فضل عظیم۔

(تصحیح المسائل شاہ فضل الرسول رحمہ اللہ صفحہ ۲۵۴) (سیرت حلبیہ امام علی بن برہان الدین جلد اول صفحہ ۷۳ باب ذکر مولدہ ﷺ طبع بیروت) (روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶ زیر آیت محمد رسول اللہ سورۃ الفتح)

ترجمہ: حافظ ابو الخیر سخاویؒ نے فرمایا: (موجودہ صورت پر) جشن میلاد پہلی

تین صدیوں میں ہمارے اسلاف صالحین میں سے کسی سے مروی نہیں یہ جشن پہلی تین صدیوں کے بعد شروع ہوا مگر تب سے لے کر تمام اہل اسلام ہمیشہ سے آفاق عالم میں بڑے بڑے شہروں میں یہ جشن مناتے آرہے ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کے مہینہ میں بڑی عظیم الشان دعوتیں کرتے ہیں جن میں بڑے بابرکت اعمال کیے جاتے ہیں، ان راتوں میں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے اظہار مسرت ہوتا ہے۔ نیکی کے کام بڑھ چڑھ کر کیے جاتے ہیں نبی ﷺ

کا میلاد پڑھا جاتا ہے اور لوگوں پر اس کی برکات کثرت سے ظاہر ہوتی ہیں۔

(۵) عمدۃ المحدثین راس العلماء الفحول اتاذ شیخ سعدی امام

ابن جوزی رحمہ اللہ متوفی ۵۹۷ھ کا فتویٰ

مشرق و مغرب کے تمام مسلمان ہمیشہ سے ربیع الاول میں جشن میلاد مناتے ہیں اور سارا سال اس کی عظیم برکات جاری رہتی ہیں

المولد الشریف

فلا زال اهل الحرمين الشريفين والبصر واليمن والشام و سائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي عليه الصلوة والسلام ويفرحون بقدوم هلال ربيع الاول ويغتسلون ويلبسون بالثياب الفاخرة ويتزينون بأنواع الزينة ويتطيبون ويكتحلون و يأتون بالسرور في هذه الايام ويتبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب والاجناس و يهتمون اهتماما بليغا على السماع والقرأة لمولد النبي صلى الله عليه وسلم و ينالون بذالك اجرا جزيلا و فوزا عظيما و مما جرب من ذالك انه وجد في ذلك العام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية ووسعة الرزق وازدياد المال

والاولاد والاحفاد و دوام الامن في البلاد والبلاد والامصار والسكون والقرار في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلى الله عليه وسلم۔

(المولد الشريف امام ابن جوزی) (الدر المستظم شیخ عبدالحق محدث آبادی صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۱)

ترجمہ: مکہ مکرمہ مدینہ منورہ مصر یمن شام اور مشرق و مغرب کے رہنے والے ہمیشہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے آرہے ہیں۔ ربیع الاول شریف کے طلوع ہوتے ہی خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ان دنوں میں لوگ غسل کرتے بہترین لباس پہنتے طرح طرح کی زینت کرتے خوشبو اور سرمہ لگاتے اور ہر طرح سے اظہار مسرت و فرحت کرتے ہیں اپنی طاقت کے مطابق مال و نعمت راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور نبی ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے اور سننے کا عظیم الشان اہتمام کرتے ہیں اور یقیناً اس عمل پر اجر عظیم اور ثواب عظیم حاصل کرتے ہیں اور تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس عمل سے سارا سال خیر و برکت کی کثرت اور سلامت و عافیت رہتی ہے رزق بڑھتا ہے مال اولاد میں کثرت ہوتی ہے اور نبی ﷺ کے میلاد کی برکت سے تمام ملکوں اور شہروں میں سکون اور گھروں میں خیر و عافیت رہتی ہے۔

نوٹ: روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۷ زیر آیت محمد رسول اللہ الخ میں ہے:

قال ابن الجوزی من خواصه انه امان في ذالك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام۔

یعنی جشن میلاد منانے کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ سارا سال امن و امان رہتا ہے اور یہ عمل حصول مقصد و مراد کے لیے جلدی پوری ہونے والی خوشخبری ہے۔
علاوہ ازیں تصحیح المسائل صفحہ ۲۵۵ میں سیرت ثامیہ کے حوالہ سے ہے۔

قال ابن الجوزی لو لم یکن فیہ الا ادغام الشیطان و ادغام اهل الیمان لکفی۔

یعنی جشن میلاد کے جواز کو یہی کافی ہے کہ اس میں شیطان کی تذلیل ہے اور اہل ایمان کی تکریم۔

(۶) محرر علم قرأت شیخ المقرئین سند المحدثین حافظ محمد بن جزری

شافعی رحمہ اللہ متوفی ۸۳۳ھ کا فتویٰ

اگر ابولہب کو مسرت میلاد پر انعام دائمی مل سکتا ہے تو ایک مسلمان جشن میلاد منانے سے جنت کیوں نہیں حاصل کر سکتا

عرف التعریف

قد روى ابو لهب بعد موته في النوم فقیل ما حالک فقال فی النار الا انه یخفف عني کل لیلة اثنین و امض من بین اصبعی هاتین ماءً بقدر هذا و اشار لی أس اصبعه و ان ذالك باعتاقی ثویبة عند ما بشرنی بولادة محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بارضاعها له فاذا کان ابولہب الکافر الذی نزل

القرآن بزمہ جوزی فی النار بفرحة لیلة مولد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحّد من امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتبشر بمولده و بذل ما اتصل الیه قدرته فی محبته لعمری انما جزأه من اللہ الکریم ان یدخله بفضلہ جنات النعیم۔

(عرف التعریف بالمولد الشریف (امام ابن جزری) (حجۃ اللہ العالمین فی معجزات سید المرسلین صفحہ ۲۳۷ طبع مصر) (تصحیح المسائل شاد فضل الرسول رحمہ اللہ صفحہ ۲۶۰ طبع بمبئی) (المواہب اللدیہ مع الزرقانی جلد اول صفحہ ۱۳۹ طبع بیروت)

ترجمہ: ابولہب مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا (حضرت عباس نے دیکھا) تو اسے کہا گیا تیرا کیا حال ہے۔ کہنے لگا: جہنم میں ہوں مگر ہر پیر وار کی رات کو میرا عذاب کم ہو جاتا ہے اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان سے پانی پیتا رہتا ہوں اور یہ اس لیے ہے کہ میں نے ثویبہ کو اس وقت آزاد کر دیا تھا جب اس نے مجھے نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خبر دی تھی۔ جب ابولہب جیسا کافر بھی جس کی مذمت میں قرآن اتر رہا ہے۔ میلاد النبی کی خوشی منانے سے اجر حاصل کر لیتا ہے تو امت محمدیہ میں سے اس مسلمان موصد کا کیا حال ہے جو آپ کے میلاد پر خوش ہوتا اور آپ کی محبت میں طاقت کے مطابق مال خرچ کرتا ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم۔ اس کا اجر تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے جنات النعیم میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(۷) امام المقرئین سید المحدثین استاذ امام نووی امام ابو شامہ

رحمہ اللہ متوفی ۶۶۵ھ کا فتویٰ

جشن میلاد سب سے احسن بدعت ہے کیونکہ اس میں محبت و تعظیم رسول بھی ہے اور غریب پروری بھی

الباعث علی انکار البدع والحوادث

و من احسن البدع فی زماننا هذا من هذا القبیل
ما کان یفعل بمدينة اربل کل عام فی الیوم
الموافق لیوم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
الصدقات والمعروف و اظهار الزینة والسرور فان
ذالك مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء یشعر
بمحبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تعظیہ و جلالہ
و فی قلب فاعلہ و شکر اللہ علی ما من بہ من ایجاد
رسولہ الذی ارسلہ رحمۃ للعلیین صلی اللہ علیہ
وسلم و کان اول من فعل ذالك بالموصل الشیخ
عمر بن العلاء احد الصالحین المشہودین و بہ
اقتدئی فی ذالك صاحب اربل و غیرہم

(الباعث علی انکار البدع والحوادث) (امام ابو شامہ) (تصحیح المسائل صفحہ ۲۵۸) (حجۃ اللہ علی العالمین
فی معجزات سید المرسلین صفحہ ۲۳۳ طبع مصر) (سیرت طبریہ جلد اول صفحہ ۱۳ طبع بیروت باب
ذکر مولد ﷺ)

ترجمہ: ہمارے زمانہ میں ایسی ہی بدعات میں سے سب سے زیادہ اچھی
بدعت (بدعت حسنہ) وہ ہے جو شہر اربل میں ہر سال یوم میلاد النبی
ﷺ پر جشن کیا جاتا ہے اور صدق کے معروف اور ظہار مسرت و
زینت جیسے کام کیے جاتے ہیں اس میں فقراء کے ساتھ احسان کے
ساتھ ساتھ نبی ﷺ سے محبت اور آپ کی تعظیم و تکریم کا اظہار بھی ہوتا
ہے اور اس میں نبی علیہ السلام کے رحمۃ للعلیین بن کر آنے پر اظہار
تشکر کا پہلو بھی ہے، یہ عمل سب سے پہلے موصل میں ایک مشہور صالح
آدمی شیخ عمرو بن العلاء نے شروع کیا پھر بادشاہ اربل وغیرہ نے اس
کی اقتدی کی۔

نوٹ: نثر الدر شرح مولد ابن حجر میں امام احمد بن عابد بن دمشقی متوفی ۱۳۲۰ھ
امام ابو شامہ کی یہی عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

و ثناء هذا الامام الجلیل علی هذا الفعل الجمیل فی
هذه اللیلة اول دلیل علی ان عمل المولد بدعة
حسنہ۔

یعنی ایسے جلیل القدر امام کا جشن میلاد کی تعریف کرنا اس کے بدعت حسنہ
ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ (دیکھئے جواہر البحار جلد سوم صفحہ ۳۳۸ طبع مصر)

(۸) سید المحدثین امام اصحاب سیر امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ

متوفی ۳۲۹ھ کا فتویٰ

جشن میلاد مسلمانوں میں ہمیشہ سے آرہا ہے اور ربیع الاول میں عید میلاد منانے والے مسلمان مس قدر مبارک بادی کے مستحق ہیں

مواہب لدنیہ

ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده عليه الصلوة والسلام ويعملون الولائم و يتصدقون في لياليه بالواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون في المبرات و يعتنون بقراءة مولده الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم و مما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام و بشرى عاجلة بنيل البغية والهمام - فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعياداً ليكون اشد علة على من في قلبه مرض و اعي داء (ای) بما يصيبه من الغيظ الحاصل له بمولده صلى الله عليه وسلم)

(المواهب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰)

ترجمہ: ماہ میلاد النبیؐ میں اہل اسلام ہمیشہ سے جشن کرتے ہیں، دعوتیں صدقات و خیرات اظہار مسرت اور دیگر مختلف اعمال صالحہ کرتے ہیں اور نبیؐ کا میلاد پڑھنے کے لیے بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور اس عمل پر اللہ کی طرف سے لوگوں پر فضل و کرم ظاہر ہوتا ہے جشن میلاد کے دیگر فوائد یہ بھی ہیں کہ یہ عمل سارا سال باعث خیر و عافیت بھی ہوتا ہے اور اخروی نجات کی پیش گوئی بھی۔

تو اللہ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جس کے لیے ماہ میلاد النبیؐ کی راتیں عید کی رات جیسی ہوتی ہیں۔ تاکہ مریض دل پر ایک قیامت ٹوٹ جائے اور یہ عمل اس کے لیے بہت سخت عذاب بن جائے۔

نوٹ: علاوہ ازیں پیچھے باب دوم دلیل دوازدهم کے تحت امام قسطلانی کا یہ فتویٰ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ جمعہ میں آدم علیہ السلام کی پیدائش کی ساعت آتی ہے جس میں ہر دعا قبول کر لی جاتی ہے، تو نبیؐ کی ساعت ولادت کی برکت و رحمت کا کیا کہنا ہے یقیناً اس میں کی جانے والی ہر دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔

(۹) شیخ المحققین سند المحدثین الامام الشیخ عبدالحق محدث دہلوی

رحمہ اللہ متوفی ۱۰۵۲ھ کا فتویٰ

جشن میلاد سے سارا سال برکت و رحمت جاری رہتی ہے اور مریض دلوں پر قیامت ٹوٹتی رہتی ہے

ما ثبت بالسنہ

لا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم و يعملون الولائم و يتصدقون في لياليه بانواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون في المبرات و يعتنون بقراءة مولده الكريم

و يظهر عليهم من برکاته كل فضل عظیم و مما
جرب من خواصه انه امان في ذلك العام و بشرى
عاجلة بنیل البغیة والبرام فرحم الله امرأ اتخذ
لیالی شهر مولده المبارک اعیاداً لیكون اشد علة
عمن فی قلبه مرض و عناد۔

(ما ثبت بالنسبة ذکر شهر ربيع الاول) (الدر المنظم صفحہ ۱۰۳)

ترجمہ: ہمیشہ سے اہل اسلام ماہ ربيع الاول میں جشن کرتے ہیں دعوتیں
صداقت و خیرات اظہار مسرت اور دیگر اعمال صالحہ کیے جاتے ہیں
میلاد النبی ﷺ پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس سے اہل اسلام پر
اللہ کا فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے اور اس کے نتائج میں سے یہ بھی ہے کہ یہ
عمل پورے سال کے لیے باعث امن و سکون اور حصول مراد کا ثمرہ
سریع الوقوع ہے تو اللہ اس شخص پر رحمت کی بارش کرے جو ماہ میلاد کو
ماہ عید مناتا ہے، کیونکہ اس سے ان لوگوں پر بڑی قیامت ٹوٹتی ہے جو
دل کے مریض ہیں جن کے دلوں میں بغض رسول بھرا ہوا ہے۔

(۱۰) امام محقق محدث ابو زرہ رحمہ اللہ متوفی ۵۶۶ھ کا فتویٰ

لوگوں کو کھانا کھلانا تو ہر وقت مستحب ہے لیکن اگر میلاد رسول کی خوشی میں ہو تو اس کا
کیا ہی کہنا ہے

علامہ یوسف نسہانی رحمہ اللہ نے جواہر البحار جلد سوم میں علامہ سید احمد بن
عابدین دمشقی متوفی ۱۳۲۰ھ کی کتاب نثر الدر شرح مولد ابن حجر کا خلاصہ پیش کیا ہے
جس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:

وقد سئل الامام المحقق ابو زرعة العراقي من عمل
المولد هل هو مستحب او مكروه و هل ورد فيه
شيء و هل نقل فعله عن اقتدى به فاجاب رحمه
الله تعالى بان اتخاذ الولیمة و اطعام الطعام
مستحب في كل وقت فكيف اذا انضم الى ذلك
الفرح والسرور بظهور نور النبوة في هذا الشهر
الشریف ولا نعلم غير ذلك من السلف ولا يلزم
من كونه بدعة كونه مكروهاً فكم من بدعة حسنة
بل واجبة۔

(جواہر البحار جلد سوم صفحہ ۳۳۹) (جواہر السید احمد بن عابدین) (طبع مصر) (البنات المولد والقیام
عکس (قلمی نسخہ) صفحہ ۲۲)

ترجمہ: امام محقق ابو زرہ عراقی سے جشن میلاد کے بارہ میں سوال کیا گیا کہ وہ
مستحب ہے یا مکروہ اور اس بارہ میں کوئی دلیل بھی وارد ہے یا نہیں
اور کیا کسی مقتدی امام سے یہ عمل منقول ہے یا نہیں تو آپ نے یہ
جواب دیا کہ، دعوت کرنا اور کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے اور اگر اس
کے ساتھ ماہ ربيع الاول میں میلاد النبی ﷺ ظہور نور نبوت کی خوشی بھی ہو
جائے تو اس عمل کا کہنا ہی کیا ہے اور سلف سے ہمیں یہی کچھ حاصل
ہوا ہے۔

اور کسی عمل کے بدعت ہونے سے اس کا مکروہ ہونا لازم نہیں آتا۔
کیونکہ کئی بدعتیں حسنہ ہیں بلکہ واجبہ بھی ہیں۔

(۱۱) مجدد دین و ملت عارف ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ

اللہ متوفی ۱۰۳۲ھ کا فتویٰ

اگر محفل میلاد میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو تو ایسی محفل میں آخر حرج ہی کیا ہے

مکتوبات شریف

دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود، در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و در قصائد لغت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بآن طریق الحان تصفیق مناسب آل کہ اشعار عام نیز غیر مباح است اگر بر نہج خوانند کہ تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نہ گردد و آراہم بغرض تصحیح تجویز نمایند چہ مانع است۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ، دفتر دوم مکتوب ۷۲، صفحہ ۱۵۷ طبع امرتسر)

ترجمہ: دوسرا میلاد خوانی کے بارے میں آپ نے سوال کیا تھا تو محض اچھی آواز سے قرآن پڑھنے اور مدح نبی ﷺ کی نعتیں اور قصائد پڑھنے میں آخر کیا حرج ہے۔ ممنوع تو تحریف و تفسیر حروف قرآن ہے۔ اسی طرح گلے میں آواز پھیر کر نرم اور تالی بجانے کے ساتھ پڑھنا تو عام اشعار میں بھی ممنوع ہے لیکن اگر ایسے طریقہ پر پڑھیں کہ قرآنی حروف کی تغیر نہ ہو اور نعت پڑھنے میں مذکورہ امور سے اجتناب کیا جائے اور صحیح مقصد کے لیے پڑھا جائے تو اس عمل سے کون سی شرعی ممانعت ہے۔

(۱۲) خاتمہ المفسرین قطب وقت علامہ امام اسماعیل حقی

بروسوی رحمہ اللہ متوفی ۱۱۳۷ھ کا فتویٰ

میلاد النبی کے موقع پر اظہار شکر کرنا ہمارا حق بنتا ہے اور اس میں تعظیم رسول بھی ہے

روح البیان

و من تعظیہ عمل المولد اذا لم یکن فیہ منکر، قال الامام السیوطی قدس سرہ ۱؎ یستحب لنا اظہار الشکر لمولودہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔۔۔۔۔ وقد استخرج لہ الحافظ ابن حجر اصلا من السنۃ و کذا الحافظ السیوطی و رد علی الفاکہانی البالکی فی قوله ان عمل المولد بدعة مذمومة کما فی انسان العیون۔

(روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶ الجزء السادس والعرون سورۃ الفتح زیر آیت محمد رسول اللہ الخ)

ترجمہ: اور نبی ﷺ کی تعظیم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ آپ کا میلاد منایا جائے مگر اس میں کوئی خلاف شرع حرکت نہیں ہونی چاہیے۔ امام سیوطی قدس سرہ ۱؎ نے فرمایا: ہمارے لیے مستحب ہے کہ اظہار شکر کے لیے نبی ﷺ کا میلاد منائیں حافظ ابن حجر نے تو اس کے لیے حدیث مبارکہ سے ایک اصل بھی ثابت کیا ہے یونہی حافظ سیوطی نے بھی، اور دونوں نے فاکہانی کے اس قول پر کہ جشن میلاد بدعت مذمومہ ہے۔ شدید رد کیا ہے جیسا کہ انسان العیون (سیرت حلبیہ) میں موجود ہے۔

(۱۳) الامام الجلیل والمؤرخ البکیر علامہ امام علی بن برهان

الدین حلبی رحمہ اللہ متوفی ۱۰۴۲ھ کا محققانہ فتویٰ

محفل میلاد بدعت حسنة ہے اسے بدعت ضلالت کہنا بالکل غلط ہے

سیرت حلبیہ

و من الفوائد انه جرت عادة كثير من الناس اذا سمعوا ذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل لها اي لكن هي بدعة حسنة لانه ليس كل بدعة مذمومة وقد قال سيدنا عمر رضي الله عنه في اجتماع الناس لصلاة التراويح نعت البدعة وقد قال العز بن عبد السلام ان البدعة تعترها الاحكام الخمسة وذكر من امثله كل منها يطول ذكرها.

(انسان العيون في سيرة الامين المأمون صلى الله عليه وسلم المعروف سیرت حلبیہ علامہ علی بن برهان

الدین حلبی جلد اول صفحہ ۱۲۶ طبع بیروت باب تسمیہ ﷺ)

ترجمہ: فوائد میں یہ بات ہے کہ بہت سے لوگوں کی عادت ہے نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ کا ذکر سنتے ہی آپ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ قیام اگرچہ بدعت ہے مگر بدعت حسنة ہے کیونکہ ہر بدعت مذمومہ نہیں ہوتی۔ صلاۃ تراویح کے متعلق سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: نعمت البدعة هذه۔ یہ بدعت کتنی اچھی

ہے عز بن عبد السلام کہتے ہیں بدعت پر پانچوں احکام جاری ہوتے ہیں۔ واجب، مستحب، مکروہ، حرام، مباح اور پھر ان کی مثالیں بھی دی ہیں جنہیں بیان کرنے سے بات لمبی ہو جائے گی۔

وضاحت: مذکورہ عبارت میں بدعت کے ساتھ لا اصل لہا کے الفاظ یا مصنف کا تراجم ہیں یا بعد میں کسی کا ادخال، کیونکہ دو وجہ سے انہیں درست نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اول بدعت حسنة ہوتی ہی وہ ہے جس کے لیے شرع میں کوئی نہ کوئی اصل ہو اور مصنف کا مقصد ہی یہاں جشن میلاد کو بدعت حسنة قرار دینا ہے۔

دوم علامہ ابن حجر اور علامہ سیوطی نے جشن میلاد کی علیحدہ علیحدہ اصل ثابت کی ہے اور ہمارے گذشتہ اوراق پڑھنے والے پر واضح ہو جاتا ہے کہ جشن میلاد کے جواز پر کئی اصل موجود ہیں۔

(۱۴) خاتمة المحدثین زین الحرم علامہ سید احمد زین دحلان مکی

رحمہ اللہ کا فتویٰ

بارہ ربیع الاول کو جشن میلاد النبی منانا تعظیم رسول کا ایک طریقہ ہے اور اس کے جواز پر کثیر علماء نے قلم اٹھایا ہے

الدرر السنیہ

من تعظیہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرح بليلة ولادته و قراءة المولد والقیام عند ذکر ولادته صلی اللہ علیہ وسلم و اطعام الطعام و غیر ذلك مما يعتاد الناس فعله من انواع البر فان ذلك كله

من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد افردت
مسئلة المولد وما يتعلق بها بالتكليف واعتنا بذلك
كثير من العلماء فالقوا في ذلك مصنفات مشحونة
بالادلة والبراهين فلا حاجة لنا في اطاله بذلك.

(الدار السنية في المرد على الوهابية (للعلا مة احمد دحلان الكي) (اقامة القيامة لام اهل السنة الشاه احمد
رضا خان صفحہ ۱۵)

ترجمہ: نبی ﷺ کی تعظیم میں یہ امور بھی داخل ہیں کہ آپ کی شب ولادت
میں اظہار مسرت کیا جائے میلاد پڑھا جائے آپ کی ولادت کا بیان سن
کر قیام کیا جائے، اور لوگوں کو کھانا کھلایا جائے یا لوگوں کے ہاں جشن
میلاد پر نیکی کے جو دیگر طریقے مروج ہیں، یہ سب باتیں آپ کی تعظیم
میں شامل ہیں۔ میں نے مسئلہ میلاد پر علیحدہ تصنیف بھی کی ہے۔ اس
موضوع پر کثیر علماء نے تصانیف پر دقلم کی ہیں جو دلائل و براہین سے
پُر ہیں۔ اس لیے ہمیں یہاں بات لمبی کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۵) علامہ زمان خاتمہ المحققین علامہ السید احمد بن عبد الغنی بن
عمر عابد بن دمشقی متوفی ۱۳۲۰ھ کا مفصل و مدلل فتویٰ

محفل میلاد النبی عظیم ترین کارِ ثواب ہے اور بیچ الاول میں ہر محب صادق کو اس
میں شامل ہونا چاہیے

نثر الدرر

فالا اجتماع لسماع قصة مولد صاحب المعجزات

عليه افضل الصلوة و اكمل التحيات من اعظم
القربات لما يشتمل عليه من المبرات والصلات و
كثرت الصلوة عليه والتحيات بسبب حبه
الموصل الى قربه و قد صرح الاعلام بان عمل
المولد امان في ذلك العام و بشرى عاجلة لنيل
البغية والمرام كما صرح به ابن الجزري ونقله عنه
الحلبى في سيرته و كذا المؤلف يعنى ابن حجر الهيثمي
والقسطلاني في المواهب و حكى بعضهم انه وقع في
خطب عظيم فرزقه الله النحاة من احواله بمجرد ان
خطر عمل المولد بباله.

فينبغي لكل صادق في حبه ان يستبشر لشهر مولده
صلى الله عليه وسلم و يعقد محفلا لقراءة ما صح في
مولده من الآثار فعسى ان يدخل بشفاعته مع
السائقين الاخيار فان من سرت محبته صلى الله
عليه وسلم في جسده لا يبلى.

(جواہر البحار جواہر السید احمد عابدین جلد سوم صفحہ ۳۳۷)

ترجمہ: صاحب معجزات علیہ افضل التحیات کا قصہ میلاد سننے کے لیے
اجتماع کرنا عظیم ترین نیکی ہے، کیونکہ اس میں کئی امور خیر شامل
ہیں۔ خصوصاً نبی ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا ہے جو آپ
کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

کئی ممتاز ترین علماء نے تصریح کی ہے کہ آپ کا میلاد منانے سے پورا سال خیر و برکت رہتی ہے۔ اور حصول مقصد کے لیے یہ عمل مژدہ سریع الوقوع ہے، جیسا کہ علامہ ابن جزری نے کہا اور ان سے علامہ صلبی نے سیرت میں قسطلانی نے مواہب میں اور علامہ ابن حجر نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

بعض لوگوں سے مروی ہے کہ وہ بری مصیبت میں گرفتار ہو گئے، اور جو نبی ان کے دل میں میلاد کروانے کا خیال آیا مصیبت ٹل گئی۔ اس لیے ہر سچے مسلمان کو چاہیے کہ ماہ میلاد النبی ﷺ میں خوشی منائے آپ کے میلاد کے متعلق صحیح وارد شدہ آثار پڑھنے کے لیے محفل سجاوے، تو ممکن ہے کہ آپ کی شفاعت کے صدقے سے سابقین میں شامل ہو جائے، کیونکہ جس کے وجود میں محبت مصطفیٰ ہو وہ جسم کبھی خراب نہیں ہوگا۔

(۱۶) اوجد العلماء امام ابو الطیب محمد بن ابراہیم سہتی مالکی رحمہ

اللہ متوفی ۶۹۵ھ کا فتویٰ اور یوم میلاد پر طرز عمل

یوم میلاد النبی یوم مسرت ہے، اس میں تعلیمی اداروں کو چھٹی کرنا چاہیے

الحاوی للفتاویٰ

قال الکمال الافودی فی الطالع السعید حکي لنا صاحبنا العدل ناصر الدین محمود بن العباد ان ابا الطیب محمد بن ابراہیم السبتي المالکی نزل قوص

احد العلماء العالمین کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیقول یا فقیہ هذا یوم سرور اصرف الصبیان فیصرفنا وهذا منه دلیل علی تقریرہ وعدم انکارہ وهذا الرجل کان فقیہہا مالکیًا متفہنًا فی علوم متورعا اخذ عنہ ابو حیان وغیرہ ومات مسنة خمس وتسعين سنة۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول رسالہ حکم عمل المولود صفحہ ۱۹۷) (المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۳۹)

(حجة الله علی العالمین) (علامہ یوسف نہمانی) صفحہ ۲۳۸

ترجمہ: کمال افودی طالع سعید میں کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے عادل ساتھی ناصر الدین محمود بن العباد نے بتلایا کہ علامہ ابو الطیب محمد بن ابراہیم سہتی مالکی جو قوص میں رہتے تھے اور عامل علماء میں سے تھے، اپنے مدرسہ میں یوم میلاد النبی ﷺ پر چھٹی کر دیتے تھے، فرماتے تھے اے فقیہ، یہ خوشی کا دن ہے، بچوں کو آزاد کر دے! شاید اللہ ہمیں جہنم سے آزاد کر دے۔ معلوم ہوا آپ نے میلاد منانے کو اچھا سمجھا ہے برا نہیں، آپ فقہ مالکیہ میں بہت بڑے فقیہ علوم اسلامیہ کے ماہر اور متقی شخص تھے، آپ سے ابو حبان نے علم حاصل کیا سن وفات ۶۹۵ھ ہے۔

(۱۷) قاضی القضاة مؤرخ کبیر فقیہ العصر علامہ شمس الدین

ابن خلکان رحمہ اللہ متوفی ۶۸۱ھ کا فتویٰ

جشن میلاد النبی کا آغاز کس نے کیا اور اس کا یہ عمل کتنا اچھا تھا اس کی تفصیل

اکثر اصحاب سیر کا بیان ہے کہ بارہ ربیع الاول کو بطور جشن منانے کا آغاز سب

سے پہلے ملک معظم مظفر الدین والی علاقہ اربل نے کیا تھا۔ ملک معظم ربیع الاول ہی میں نبی علیہ السلام کے میلاد کا نہایت عظیم الشان جشن مناتا تھا، جس میں وقت کے جمید علماء فقہاء صوفیاء اور قراء شرکت کرتے تھے۔ تاہم راقم الحروف کی ناقص رائے میں جشن میلاد النبی ﷺ کا آغاز ملک معظم کے دور سے بہت پہلے ہو چکا تھا، آگے اس کی وضاحت آئے گی۔ ملک معظم نے ۵۶۳ھ سے ۶۳۵ھ تک حیران رے شمیاط اور اربل وغیرہ علاقوں پر حکومت کی صوم و صلوة کا پابند مذہب حق اہل سنت و جماعت پر سختی سے کار بند اور حاتم طائی سے کہیں زیادہ فیاض اور جواد بادشاہ ملک معظم سے بڑھ کر تاریخ میں کوئی نہ ہوا ہوگا۔ مؤرخ کبیر امام ابن خلکان نے ملک معظم کی جہاں یہ صفات حمیدہ بیان کی ہیں وہاں جشن میلاد النبی ﷺ پر اس کا بے مثال اہتمام بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس عمل کو اس کی اوصاف حمیدہ میں شمار کیا ہے، ملک معظم کے اس جشن پر وقت کے بڑے بڑے محدثین و فقہاء نے جواز بلکہ استحباب و امتحان کا فتویٰ جاری کیا ان میں امام نووی کے شیخ امام ابو شامہ، محدث کبیر ابن دحیہ امام القراء امام سخاوی علامہ ابن خلکان و دیگر علما شامل ہیں اور اس میں جشن میں وقت کے بڑے اکابر علماء فقہاء کثرت سے شرکت کرتے تھے جیسا کہ ابھی آرہا ہے اور اعتراضات کے باب میں ہم اس کی تفصیل بھی لائیں گے، سر دست ہم علامہ ابن خلکان کی زبانی ملک معظم کا جشن میلاد النبی بیان کرتے ہیں۔

وفیات الاعیان

و اما احتفاله بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان الوصف قاصر عن الاحاطة به لكن نذكر طرفاً منه وهو ان اهل البلاد كانوا قد سمعوا بحسن اعتقاده

فيه فكان في كل سنة يصل اليه من البلاد القريبة من اربل مثل بغداد والموصل والجزيرة وسنجار و نصيبين و بلاد العجم و تلك النواحي خلق كثير من الفقهاء والصوفية والقراء والشعراء ولا يزالون يتواصلون من محرم الى اوائل شهر ربیع الاول ومع الاعتراف بمجيلة فلم اذكر منه شيئاً على سبيله المبالغة بل كل ما ذكرته۔

(وفیات الاعیان المعروف تاریخ ابن خلکان جلد اول صفحہ ۱۱۷، ۱۱۹ تا زیر عنوان عدد صفحہ ۵۴ ترجمہ مظفر الدین صاحب اربل)

ترجمہ: رہا بادشاہ مظفر الدین کا جشن میلاد النبی ﷺ منانا تو اس کا بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، لیکن پھر بھی ہم اس کا کچھ حصہ بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ مختلف شہروں کے لوگوں کو معلوم تھا کہ بادشاہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق کیسا حسن اعتقاد رکھتا ہے تو ہر سال اربل سے قریب شہروں بغداد موصل جزیرہ سنجان نصیبین اور بلاد عجم وغیرہ سے بے شمار فقہاء صوفیاء، قراء اور شعراء پہنچتے تھے اور محرم سے لے کر شروع ربیع الاول تک ان کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ میں نے مظفر الدین کی خوبیوں کا معترف ہونے کے باوجود قطعاً مبالغہ آرائی نہیں کی بلکہ سب کچھ مشاہدہ کی بنیاد پر کہا ہے۔

وضاحت: علامہ ابن خلکان نے بادشاہ مظفر الدین کے جشن میلاد کی جو تفصیل لکھی ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول کی صبح مظفر الدین اپنے قلعہ کی فصیل پر سے

لوگوں پر بہترین کپڑوں کی برسات کرتا ہر شخص ایک خلعت فاخرہ لے کر جاتا ان کپڑوں کی تعداد اندازہ سے باہر ہوتی، پھر کھلے میدان میں کرسیاں لگائی جاتیں جن پر علماء قراء اور شعراء جلوہ افروز ہوتے۔ انسانوں کا ایک جم غفیر تلاوت قرآن مدح و ثناء رسول مقبول ﷺ اور تقاریر سے مستفیض ہوتا عصر تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ خود بادشاہ بھی ایک نصب شدہ برج میں بیٹھ کر شریک جلسہ میلاد ہوتا۔ اختتام جلسہ پر خوان کرم پھیلا دیا جاتا جس سے لوگ بہت کچھ کھاتے اور بہت کچھ گھروں کو لے جانے کے لیے سمیٹ لیتے، پھر اگلے دن لوگ واپسی کی اجازت لیتے تو ہر شخص کو آمد و رفت کا کافی خرچہ دیا جاتا۔ وغیرہ ذالک۔

وضاحت: علامہ ابن خلکان نے مذکورہ عبارت کے بعد صفحہ ۱۱۹ پر لکھا ہے:

و کان کریم الاخلاق کثیر التواضع حسن العقیدۃ

سالم البطانة شدید الميل الی اهل السنة والجماعة۔

یعنی ملک معظم بہت زیادہ اچھے اخلاق کا مالک، بڑا منکسر المزاج اچھے عقیدہ کا حامل سلیم الطبع اور مذہب حق اہل سنت و جماعت پر سختی سے کار بند تھا۔ لہذا اس سے معلوم ہوا کہ امام ابن خلکان کے نزدیک جشن میلاد النبی ﷺ منانا نہایت اچھی صفت ہے اور یہ جشن منانے والے صحیح العقیدہ اور پکے اہل سنت و جماعت میں۔ فالحمد لله علی ذالک۔

(۱۸) امام المفسرین قدوة المحدثین عمدة المورخین الامام

الحافظ ابن کثیر صاحب البدایہ والنہایہ متوفی ۷۷۴ھ کا فتویٰ

مقتدر علماء و صوفیاء ملک مظفر کے جشن میلاد میں شریک ہوتے تھے اور اس عمل

کے جواز پر علامہ ابن دجیہ نے بڑی اچھی کتاب لکھی تھی

مذکورہ ملک معظم کے جشن میلاد النبی ﷺ کو علامہ ابن کثیر نے بڑی اچھی نگاہ

سے دیکھا اور عمدہ پیرائے میں بیان کیا، اور ساتھ ہی ساتھ اسے نہایت اعلیٰ اخلاق اور اچھے عقیدہ کا مالک بھی قرار دیا ہے۔

البدایة والنہایة

الملك المظفر ابوسعید کو کبریٰ احد الاجواد

والسادات الکبرآء والملوک الامجاد له آثار حسنة و

کان يعمل المولد الشریف فی ربيع الاول و يحتفل

به احتفالا هائلا، و کان مع ذالك شهبا شجاعا فاتکا

بطلا عاقلا عالما عادلا رحمة الله واکرم مشواة وقد

صنف الشيخ ابو الخطاب ابن دحیة له مجلدا فی المولد

النبوی سماه التنویر فی مولد البشیر النذیر۔ فاجازہ

علی ذالك بالف دینار۔ وقد طالت مدته فی الملك فی

زمان الدولة الصلاحیة و قد کان محمود السیرة

والسریرة و قال السبط حکى بعض من حضر سہاٹ

المظفر فی بعض الموالد کان یمدنی ذالك السہاٹ

خمسة الاف رأس مشوی و عشرة آلاف دجاجة و مائة

الف زبدیة و ثلاثین صحن حلوی قال و کان یحضرة

عندہ فی الموالد اعیان العلماء و الصوفیة فیخلع

علیہم و یطلق لہم و یعمل للصوفیة سہاٹا من

الظہر الی الفجر و یرقص بنفسہ معہم۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷) ثم دخلت سنة ثلاثین و سماء

ترجمہ: بادشاہ مظفر الدین ابوسعید کو کبریٰ، فیاض اور عظیم سادات اور بڑے باعزت بادشاہوں میں سے تھا۔ اس نے اپنے پیچھے بہترین نقوش حیات چھوڑے۔ ماہ ربیع الاول میں عظیم الشان جشن میلاد شریف منوایا کرتا تھا۔ علاوہ ازیں بڑا بہادر اور سخی تھا۔

اللہ اس پر رحمت کی بارش کرے اور اچھے انجام بنائے۔ شیخ ابوالخطاب ابن دحمیہ نے اس بادشاہ کے لیے میلاد النبیؐ کے جواز پر ایک کتاب لکھی تھی۔ نام تھا التنویر فی مولد البشیر النذیر جس پر بارش نے انہیں ہزار دینار دیے۔ دولت صلاحیہ کے دور میں اس کا زمانہ حکومت طویل عرصہ پر مشتمل تھا، نہایت نیک کردار اور نیک طبع تھا۔

سبط ابن جوزی نے کہا، مظفر الدین کے جشن میلاد میں شامل ہونے میں سے ایک شخص نے روایت کیا ہے کہ وہ جشن میلاد پر خوان نعمت بکچھواتا، جس میں تقریباً پانچ ہزار روٹ بکرے اور دس ہزار روٹ مرغ ہوتے تھے۔

اس نے کہا کہ بادشاہ کے جشن میلاد میں ممتاز علماء کرام اور صوفیاء عظام شریک ہوتے۔ وہ انہیں غلعتیں پیش کرتا اور بے اندازہ خدمت کرتا اور صوفیاء کے لیے ظہر سے فجر تک محفل سماع منعقد کرواتا اور ان کے ساتھ مل کر وجہ کرتا تھا۔

وضاحت: آخری جملہ ویرقص بنفسہ معہم کا موقع کی مناسبت سے صحیح ترجمہ یہی ہے جو ہم نے کیا ہے کہ ملک معظم صوفیاء کے ساتھ مل کر مدح رسول بن

کر وجہ کرتا ہے، منجہ میں ہے شعر مرقص خچادینے والا شعر، یعنی اپنی خوبی بیان سے سننے والوں کو وجہ میں لانے والا، اسی طرح کہتے ہیں ترقص الشیء چیز کا جلدی جلدی اور اوپر نیچے ہونا، اس جملہ کا یہ مطلب درست نہیں کہ صوفیاء اور بادشاہ مل کر ناچنے لگتے تھے۔ اور اگر اس کا معنی ناچنا بھی کیا جائے تو بازاری لوگوں کی طرح ناچنا مراد نہیں بلکہ جس طرح اہل عرب خوشی کے موقع پر بڑے پروقار اور سادہ انداز میں اپنے وجود کو حرکت دیتے ہیں یا جس طرح طواف کرنے والے رمل کرتے ہیں۔

نوٹ: علامہ ابن کثیر نے ملک معظم کے جشن میلاد کو جیسے لکھا ہے آپ نے دیکھ لیا۔ اگر آپ کے نزدیک یہ عمل بدعت سیئہ اور گمراہی ہوتا تو ملک معظم کو فاسق و فاجر اور بدعتی قرار دیتے مگر آپ نے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے:

❖ کان یعمل المولد الشریف۔

یعنی ملک معظم شرافت والا میلاد مناتا تھا۔

❖ کان مع ذالک شہما عاقلا عادلا عالما رحمۃ اللہ و اکرم مشواہ۔

وہ نافذ الامر سردار عاقل عادل اور عالم تھا اس پر اللہ رحمت کرے اور اس کا انجام اچھا بنائے۔

❖ کان محمودا البرۃ والسریرۃ۔

اچھے کردار اور مزاج والا تھا۔

❖ وکان یحضر عندہ فی الموالد اعیان العلماء۔

اس کے جشن میلاد میں ممتاز ترین علماء شرکت کرتے تھے۔

(۱۹) دیار مصر کے سب سے بڑے شیخ الحدیث، نجیب الطریفین

الامام الحافظ ابوالخطاب ابن دحیہ متوفی ۶۳۳ھ کا طرز عمل

جشن میلاد کے جواز پر سب سے پہلی کتاب آپ نے لکھی ہے

آپ اپنے وقت میں دیار عرب کے سب سے بڑے محدث اور تاریخ عرب سے واقف تھے طلب حدیث میں مغربی ممالک، مصر و شام وغیرہ سے ہوتے ہوئے عراق اور پھر اربل میں آئے ابن خلکان اور ابن کثیر کی زبانی سنئے۔

وفیات الاعیان

و قدم مدینة اربل في سنة اربع و ستماية وهو متوجه الى خراسان فرأى صاحبها الملك المعظم مظفر الدين بن زين الدين رحمه الله تعالى مولعاً بعمل مولد النبي صلى الله عليه وسلم عظيم الاحتفال فعمل له كتاباً سماه التنوير في مولد.

ترجمہ: امام ابوالخطاب ۶۳۳ھ میں اربل آئے وہ خراسان جا رہے تھے انہوں نے وہاں کے ملک معظم مظفر الدین کو دیکھا کہ وہ میلاد النبیؐ کے لیے عظیم اہتمام کرتا ہے تو انہوں نے اس کے لیے کتاب لکھی جس کا نام رکھا: التنوير۔

(۲۰) شیخ العلماء قدوة الفضلاء سند المحدثین علامہ یوسف نبہانی

رحمہ اللہ متوفی ۱۳۵۰ھ کا فتویٰ

جشن میلاد ہمیشہ سے آرہا ہے اسے منانے والا سعادت دارین کا مالک ہو جاتا ہے

آپ نے اپنی مشہور زمانہ مقدس کتاب حجة الله على العالمين فی معجزات سيد المرسلين میں اس عنوان سے ایک فصل قائم فرمائی ہے۔

فصل في اجتماع الناس لقراءة قصة مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

یعنی نبی ﷺ کے میلاد کا قصہ پڑھنے کے لیے لوگوں کا اکٹھا ہونا۔

اس فصل میں آپ نے امام ابو شامہ امام سخاوی امام قسطلانی وغیرہم کے جشن میلاد کے متعلق فتویٰ نقل کرنے کے بعد میلاد شریف کے متعلق اپنی عربی نظم لکھی ہے۔

النظم البديع في مولد الشفيع صلى الله عليه وسلم ذيل في هم اس نظم کے چند وہ اشعار درج کرتے ہیں جن میں جشن میلاد کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

۱- و اعلم بان من احب احدا

لا بدان يهوى اسمه مرددا

لذلك اهل العلم سنوا المولدا

من بعده فكان امراً رشداً

ارضى الورى الا غواة نجد

۲- ولم يزل في امة المختار

من بعد نحو خمسة اعصار

مستحسننا فی سائر الامصار
بجميع کل عالم وقاری
و کل سالک سبیل الرشید

-۳-

کم جمعوا فی حبه المجموعا
و فرقوا فی حبه المجموعا
وزینوا الدیار والربوعا
واکثروا الاضواء والشموعا

-۴-

و طیبوا کل بعوف الدنیا
کم عمر الله به الدیارا
و یسر السرور والیسارا
اذ بذلوا الدرهم والدينارا
و ذکرُوا الرحمن والمختار
بین صلوة و دعا و حمد

-۵-

یاہل تری هذا یسوء احدا
اوہل تری لیس یرضی الصمدا
فدتک نفسی اعمل ولا تخش الرئی
و کرر المولد ثم المولدا

تعش سعیدا و تمت فی سعد

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صفحہ ۲۴۱ طبع مصر)

ترجمہ: (۱) جان لو کہ جو شخص نبی ﷺ سے محبت رکھتا ہے وہ آپ کا نام بار بار

لے گا اسی لیے اہل علم نے آپ کے بعد آپ کا میلاد شروع کیا اور یہ
ان کا بہتر اور صحیح کام تھا میں اس میلاد سے تمام جہان کی رضا حاصل
کرتا ہوں، البتہ نجد کے سرکش لوگ مجھ سے راضی نہیں۔

(۲) پہلی پانچ صدیوں کے بعد سے لے کر امت محمدیہ میں یہ عمل تمام
ممالک اسلامیہ میں مستحسن سمجھا جاتا رہا ہے ہر عالم اور ہر قاری اور
راہ ہدایت کا ہر راہ رواں اس پر عمل پیرا رہا ہے۔

(۳) آپ کی محبت میں کئی محفلیں منعقد ہوئیں اور برخاست ہوئیں
لوگ اپنے درود یوار سجاتے رہے اور کثرت سے روشنی اور چراغاں
کرتے رہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے میلاد النبی ﷺ کی برکت سے کئی شہروں کو رونق
بخشی لوگوں کو مسرت و طمانیت کی دولت عطا کی، کیونکہ انہوں نے
درہم و دینار خرچ کر کے خدا و مصطفیٰ کا ذکر کیا تھا، درود شریف اور دعاء
و حمد کی صورت میں۔

(۵) اے منکر! کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ عمل نبی ﷺ کو اچھا نہیں لگتا اور
کیا تیرا خیال ہے کہ اس عمل پر اللہ راضی نہیں جان من میلاد سنا۔
لوگوں کے طعن و تشنیع کا خوف نہ رکھ میلاد پہ میلاد کرو اتنا چلا جا، دونوں
جہانوں میں خوش بخت ہو جائے گا۔

(۲۱) محقق ابن محقق امام الائمہ کشف الغمہ مجدد دین و ملت
اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ المتوفی

۱۳۲۰ھ کا فتویٰ

آپ اپنی کتاب اقامۃ القیامہ علی طاعن القیامہ لنبی التہامہ میں فرماتے ہیں:
”منصف غیر متعصب کے لیے اس قدر کافی کہ یہ فعل مبارک اعلیٰ
قیام وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام
صد ہا سال سے بلاء دار الاسلام میں رائج و معمول اور اکابر ائمہ و علماء
میں مقبول و مقبول شرع میں اس سے منع مفقود اور بے منع شرع منع
مردود ان الحکم الا للہ و انما الحرام ما حرم اللہ وما
سکت عنه فمعفو من اللہ علی الخصوص حریم طیبین مکہ معظمہ و
مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ منورہما وبارک وسلم کہ مبداء و مرجع
دین و ایمان ہیں وہاں کے اکابر علماء و مفتیان مذاہب اربعہ مدت
ہا مدت سے اس فعل کے فاعل و عامل اور قائل و قابل ہیں۔ ائمہ
معمدین نے اسے حرام نہ فرمایا بلکہ بلاشبہ مستحب و متحسن ٹھہرایا۔ الخ

(اقامۃ القیامہ، صفحہ ۱۱)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی میلاد شریف کے متعلق تحریریں اور بھی
ان گنت ہیں اور آپ کا مسلک تو آپ کی کتابوں سے واضح ہے۔ مشتے نمونہ از خردارے
کے طور پر اسی ایک عبارت پر اکتفا کیا گیا ہے۔

(۲۲) قطب وقت علامہ زماں الامام علامہ الشاہ عبدالرحیم

رحمہ اللہ متوفی ۱۱۳۱ھ کا فتویٰ

نبی علیہ السلام کو میلاد شریف کے لیے چنے بھی پسند آگئے

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ کے خلف الصدق حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ
نے اپنی کتاب الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین میں چالیس وہ احادیث جمع کی
ہیں جو عالم خواب میں نبی ﷺ سے خود حضرت شاہ ولی اللہ نے سنی یا ان کے والد ماجد
وغیرہ نے سنی، چنانچہ ان میں آپ نے اپنے والد ماجد کی ایک حدیث منامی ذکر کی
ہے۔ چونکہ اس سے شاہ عبدالرحیم کے معمول میلاد پر روشنی پڑتی ہے اس لیے ہم اسے
درج ذیل لکھتے ہیں:

الدر الثمین

الحديث الثاني والعشرون. اخبرني سیدی الوالد
قال كنت اصنع في ايام المولد طعاما صلة بالنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فلم يفتح لي سنة من السنين
شيء اصنع به طعاما فلم اجد الا حمصا ملقيا
فقسبته بين الناس فرأيتہ صلی اللہ علیہ وسلم و
بين يديه هذه الحمص متبها بشاشا۔

(الدر الثمین شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ۴۰ حدیث ۲۱)

ترجمہ: میرے والد شاہ عبدالرحیم نے مجھے بتلایا، فرماتے ہیں یوم میلاد النبی
ﷺ پر آپ کی محبت میں کھانا پکوا کر تقسیم کیا کرتا تھا۔ ایک سال ایسا

بھی آیا کہ میرے پاس کھانا پکانے کو کچھ نہ تھا۔ میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ میں نے خواب میں دیکھا نبی ﷺ کے سامنے وہی چنے پڑے ہیں اور آپ انہیں دیکھ کر بڑے خوش ہو رہے ہیں۔“

(۲۳) سید الطائفہ الولی اللہیہ محدث الوقت مجتہد العصر الشاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ المتوفی ۱۱۷۶ھ کا محفل میلاد میں شریک ہونا اور انوار الہیہ کا ملاحظہ کرنا

فیوض الحرمین

و کنت قبل ذالک بمکة المعظمية فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یدکرون ارہاصاتہ التی ظہرت فی ولادته ومشاهدة قبل بعثته فرأیت انواراً سطعت رفعة واحدة لا اقول انی ادركتها ببصر الجسد ولا اقول ادركتها ببصر الروح واللہ اعلم کیف الامر بین هذا و ذالک فتأملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين بامثال هذا المشاهد و بامثال هذه المجالس و رأیت انوار الملائكة یخالط انوار الرحمة.

(فیوض الحرمین) (للمحدث الشاہ ولی اللہ) صفحہ ۸۰ تا ۸۱ طبع کراچی) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند بحوالہ فیوض الحرمین) (الدر اعظم الشاہ عبدالحق محدث الہ آبادی بحوالہ فیوض الحرمین صفحہ ۱۰۳) ترجمہ: (از عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی دیوبندی) اور میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں آنحضرت ﷺ کے مولد مبارک میں ولادت کے روز حاضر تھا اور لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اور آپ کے معجزات کا تذکرہ کر رہے تھے جو ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے اور ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور میں بیان نہیں کر سکتا کہ صرف روح کی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا۔ واللہ اعلم کچھ نہیں بیان کیا جا سکتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی آنکھوں سے میں نے ان سے انوار کے متعلق غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس و مشاہد پر موکل اور مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔

(۲۴) سید المحدثین قدوة المفسرین الشاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ المتوفی ۱۲۳۹ھ کا انعقاد محفل میلاد پر التزام

میں ہر سال بارہ ربیع الاول کو اپنے گھر میں محفل میلاد مناتا ہوں

حضرت شاہ عبد العزیز

فتاویٰ عزیزہ

آپ نے علی محمد صاحب رئیس مراد آباد کے نام جو خط لکھا اور مجلس محرم کی نسبت

کیے گئے سوال کا جواب ان الفاظ میں دیا:

”در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود۔ مجلس ذکر مولد شریف و مجلس ذکر شہادت حسین، اول کہ مردم روز عاشورا یا ایک دو روز پیش از ایس قریب چہارم صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازاد فراہم آیند و درود میخوانند بعد از اں کہ فقیر آید مے نشیند و ذکر فضائل حسین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان مے آید و آنچه در احادیث اخبار شہادت ایس بزرگان و تفصیل بعض حالات و بد مآلی قاتل ایثاں وارد شدہ نیز بیان کردہ میشود در ایس ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن و پری کہ حضرت ام سلمہؓ و دیگر صحابہ شنیہ اند نیز مذکور کردہ میشود و بعد از اں ختم قرآن و پنج آیات خواندہ بر ما حاضر فاتحہ نمودہ آمد و دین بین اگر شخصے خوش الحان سلام میخواند یا مرثیہ مشروع اکثر حضار مجلس و ایس فقیر راہم رقت و بکاء لاحق میشود ایس است قدریکہ بعمل مے آید پس اگر ایس چیز ہا نزد فقیر بہمیں وضع کہ مذکور شد جائز نہ مے بود اقدام آں اصلاً نہ کرد۔

باقی ماند مجلس مولود شریف پس حاش انیست کہ بتاریخ دواز دہم شہر ربیع الاول ہمیں کہ مردم موافق معمول سابق فراہم شدند و در خواندن درود مشغول نشند فقیر معمول سا اولاً بعضے از احادیث فضائل آنحضرت مذکور میشود بعد از اں ذکر ولادت با سعادت و بندے از حال رضاع و علیہ شریف و بعضے از آثار کہ در ایس اوال بظہور آمد بمعرض بیان مے آید پستر بر ما حضرات طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آں بحاضرین

مجلس مے شود و علاوہ بر آں زیارت موعے مبارک آنحضرت علیہ السلام
نیز معمول قدم است۔

(فتاویٰ عزیز یہ جلد اول صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵) (الدر المنظم شیخ عبدالحق محدث آبادی صفحہ ۱۰۴ بحوالہ فتاویٰ عزیز یہ) (انوار ساطعہ) (مولانا عبدالمسیح رحمۃ اللہ بحوالہ فتاویٰ عزیز یہ)

ترجمہ: خانہ فقیر (شیخ عبدالعزیز) میں ہر سال دو محفلیں منعقد ہوتی ہیں محفل ذکر میلاد النبیؐ اور مجلس ذکر شہادت حسینؑ اول مجلس شہادت کا حال یہ ہے کہ یوم عاشوراء کو یا اس سے ایک دو دن اس سے قبل چار سو سے ہزار تک یا اس سے بھی زیادہ لوگ میرے گھر میں جمع ہوتے ہیں درود شریف پڑھتے ہیں، اس کے بعد فقیر (خود شاہ عبدالعزیز) آکر بیٹھ جاتا اور فضائل حسینؑ میں وارد احادیث بیان کرتا ہے اور شہادت آل رسول اور قاتلان حسینؑ کے انجام بد کے متعلق مروی اخبار بھی احاطہ بیان میں آتی ہیں۔ علاوہ از ایس جنات کے مرثیے بھی جو ام سلمہؓ و دیگر صحابہ سے مروی ہیں مذکورہ ہوتے ہیں، پھر ایک قرآن شریف کا ختم اور کچھ آیات پڑھ کر حاضر شدہ کھانے پہ فاتحہ پڑھا جاتا ہے۔ اسی دوران اگر کوئی خوش الحان شخص سلام یا مشروع مرثیہ پڑھے تو اکثر حاضرین اور خود فقیر پر رقت و گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ یہ ہے میرا کچھ معمول اگر ان میں سے کوئی چیز مذکورہ وضع کے مطابق ناجائز ہوتی تو فقیر انہیں کبھی معمول نہ بناتا۔

باقی رہی محفل میلاد شریف تو اس کا حال یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول کو مذکورہ بالا تعداد کے مطابق لوگ فقیر کے گھر جمع ہو جاتے ہیں اور

درویش شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ فقیر آتا ہے سب سے پہلے فضائل سید
الانبیاء ﷺ کی احادیث ذکر ہوتی ہیں، پھر ولادت مبارکہ ایام
رضاعت علیہ شریف اور ولادت پر ظاہر ہونے والی آیات قدرت کا
بیان ہوتا ہے۔ اس کے بعد شیرینی یا ماحضر طعام پر فاتحہ پڑھ کر
اسے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر نبی ﷺ کے بال مبارک کی
زیارت بھی پڑانا معمول ہے۔

وضاحت:

اس سے معلوم ہوا کہ بارہ ربیع الاول کو پابندی سے محفل میلاد منانا حضرت شاہ
عبد العزیز کا معمول زندگی تھا اور آپ کی محفل میلاد میں شیرینی یا طعام پر فاتحہ بھی پڑھا
جاتا تھا اور اسے بطور تبرک تقسیم بھی کیا جاتا تھا معلوم ہوا کہ آج اہل سنت اسی طرز پر عمل
پیرا ہیں جس پر بزرگان دین خصوصاً خاندان ولی اللہ کے بزرگ عمل پیرا تھے۔
فالحمد لله على ذالك۔

(۲۵) شیخ الحدیث والتفسیر علامہ الامام الشاہ رفیع الدین بن

شاہ ولی اللہ الاخ الصغیر للشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

محفل میلاد کروانا اور آخر میں طعام پر فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرنا امر مستحسن اور موجب ثواب ہے

دوم آنکہ تعیین روز و ماہ برائے مولود شریف و اجتماع مردم یکجا در ماہ
ربیع الاول و بچنان برائے انعقاد مجلس ذکر شہادت امام حسین علیہ
السلام در ماہ محرم روز عاشوراء یا مثل آں و شنیدن سلام و مرثیہ مشروع
و گریہ و بکا بر حال شہداء جائز و درست است سوم آنکہ عید گرفتن روز

ولادت یا وفات نبی یا غیر آں عبارت از اجتماع مردم با ارتکاب
مخلورات شرعی است و آں البتہ ممنوع و بھمین معنی روز تولد و
وفات نبی را عید قرار نداده اند گفتن صحیح است نہ مجرد اجتماع مردم و
راں روز و تلاوت قرآن و ذکر احادیث و خواندن درود شریف و تقسیم
طعام یا شیرینی بعد فاتحہ بخاضرین مجلس کہ ایں امر مستحسن و موجب ثواب
است۔ (الدر المستظم شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی صفحہ ۱۸۲)

ترجمہ: یہ کہ میلاد شریف کے لیے دن اور مہینہ مقرر کرنا اور ربیع الاول میں
لوگوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا اسی طرح عاشوراء یا محرم کی کسی اور تاریخ
میں ذکر شہادت حسین کے لیے مجلس کا انعقاد اور سلام، مرثیہ شروع اور
حال شہداء سن کر گریہ کرنا جائز اور درست ہے۔ سوم کہ نبی ﷺ کی
ولادت یا وفات کے دن مراد کو عید بنانے کا مطلب اگر یہ ہے کہ اگر
ارتکاب مخلورات شرعیہ کے لیے اجتماع کیا جائے تو یہ یقیناً ممنوع
ہے، اور اسی معنی میں کہا گیا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روز و
ولادت یوم وفات کو عید نہیں قرار دیا گیا اس سے یوم میلاد کو لوگوں کا
اجتماع، تلاوت قرآن ذکر احادیث، درود شریف اور فاتحہ پڑھنے
کے بعد شیرینی یا طعام کا تقسیم کرنا مراد نہیں کیونکہ یہ کام تو مستحب اور
باعث ثواب ہے۔

ولی اللہی خاندان کا مقام

ہم نے شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ سے شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ تک خاندان ولی اللہی
کے چار جلیل المرتبت بزرگوں کے جواز جشن میلاد پر فتویٰ پیش کیے ہیں علاوہ ازیں

شاہ ولی اللہ کے ایک تیسرے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالغنی بھی انعقاد محفل میلاد کے پابند اور اس کے جواز کے زبردست حامی تھے۔

یہ سارا خاندان ہی وہ علمی مقام رکھتا ہے جس پر پہنچنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، کفر و گمراہی کے اندھیروں میں یہ خاندان ہدایت کے ستارے بن کر چکا، اور سارا جہان چمکا دیا میلاد کے منکر علماء نے بھی اسی خاندان سے علم کی خیرات پائی ہے شاہ محمد اسماعیل دہلوی تو شاہ عبدالغنی کے فرزند ہیں اور انہی سے پڑھے ہیں، رشید احمد گنگوہی صاحب شاہ عبدالغنی کے شاگرد ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے ہاں اس خاندان کا مقام ایک حجت ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ کی کتاب فیوض الحرمین کے مقدمہ صفحہ ۷۱ میں عابد الرحمن صدیقی کا ندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں۔ ”اللہ رب العزت نے آپ (شاہ ولی اللہ) کو چار فرزند عطا فرمائے جو فرزند کے علاوہ آپ کے صحیح جانشین بھی تھے۔ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالغنی اور شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالغنی کو اللہ تعالیٰ نے شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ جیسا فرزند ارجمند اور علم و عمل کا چراغ عطا فرمایا۔ جنہیں دین پر دنیا کو ترجیح دینے والے متعصبین وہابی کہتے ہیں۔ اور ہر قسم کی ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں:

ہر یکے از ایشان بے نظیر وقت و فرید دھر و وحید عصر در علم و عمل و عقل و فہم و قوت تحریر و فصاحت تقریر و تقویٰ دیانت و امانت و مراتب ولایت بود و ہم چنین اولاد اولاد ایں سلسلہ تاب است سبحان اللہ ذالک فضل اللہ یؤتہ من یشاء۔

علاوہ ازیں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے حکایات اولیا یعنی ارواح

شلاش میں اس سارے خاندان کی بڑی بڑی کرامات ذکر کی ہیں۔

در دمندانہ اپیل

منکرین سے اپیل ہے کہ خاندان ولی اللہی کے جواز جشن میلاد پر فتویٰ دیکھنے کے بعد اس جشن کے قائل اور عاقل ہو جائیں ورنہ ان سے زیادہ احسان فراموش کوئی نہ ہوگا اور یا پھر شاہ عبدالرحیم سے شاہ عبدالغنی تک سب پر بدعت و گمراہی کا فتویٰ لگائیں، افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ جن کے غلط فتووں سے ایسے جلیل القدر ائمہ دین بھی گمراہ ٹھہریں کہ جن سے خود فتویٰ لگانے والوں نے بھی علم کی در یوزہ گری کی ہو۔

جشن میلاد کا جواز اجماع امت کی روشنی میں

قبل ازیں فصل اول دوم اور سوم میں آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ ملاحظہ فرمالیا کہ قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں جشن میلاد النبی ﷺ کا جواز اظہر من الشمس ہے۔ اب اس فصل چہارم میں قارئین پر آشکارا ہو جائے گا کہ پوری امت مسلمہ کے مستند ائمہ دین کا اس کے جواز پر اجماع ہے۔ ہمیں یہ فصل بڑھانے کا اس لیے خیال آیا کہ شریعت اسلامیہ میں کسی امر کے جواز کے لیے چار شرعی ادلہ میں سے کسی ایک دلیل کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ قرآن وسنت رسول ﷺ اجماع امت اور قیاس مجتہد۔ چونکہ قرآن وسنت اور مجتہدین امت کے اقوال و قیاسات تو ہم نے پیچھے ذکر کر لیے، صرف اجماع رہ گیا تھا اب اس کے اثبات کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ شریعت اسلامیہ کی چاروں ادلہ مکمل طور پر جشن میلاد کے جواز پر گواہی دے رہی ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کسی ایک کا پایا جانا بھی کسی امر کے جواز کے لیے کافی ہوتا ہے اور جہاں چاروں ادلہ جمع ہو جائیں ایسے امر کے جواز میں آخر کیا شک باقی رہ سکتا ہے۔ تاہم ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں، مختصراً ہم پہلے اجماع امت کی تعریف پیش کر کے جشن میلاد پر اس کا اطلاق ثابت کرتے ہیں۔ وبالله التوفیق۔

اجماع امت کی تعریف وتقسیم

نور الانوار

باب الاجماع وهو في اللغة الاتفاق وفي الشريعة اتفاق مجتهدين صالحين من امة محمد صلى الله عليه وسلم في عصر واحد على امر قولي او فعلی۔ ركن الاجماع نوعان عزيمة وهو التكلم منهم بما يوجب الاتفاق او شروعهم في الفعل ان كان من بابہ۔ كما اذا شرع اهل الاجتهاد جميعا في المضاربة او المزارعة الشركة كان ذلك اجماعا منهم على شريعتها۔ و رخصة وهو ان يتكلم او يعفعل البعض دون البعض اى يتفق بعضهم على قول او فعل و سكت الباقيون منهم ولا يردون عليهم بعد مضي مدة التأمل وهي ثلاثة ايام۔

(نور الانوار آغاز بحث الاجماع صفحہ ۲۱۹ طبع ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ: اجماع کا لغوی معنی اتفاق ہے۔ اور شریعت میں اجماع یہ ہے کہ کسی زمانہ میں امت محمدیہ کے صالحین، مجتہدین کسی قولی یا فعلی امر کے جواز پر متفق ہو جائیں۔ اور یہ دو طرح ثابت ہوتا ہے۔ (۱) عزمیتاً یعنی سب مجتہدین زبان سے بول کر اتفاق کریں یا اگر کوئی فعل ہو

تو سب اسے کرنے لگیں جیسے سب اہل اجتہاد جب مضاربہت
مزارعت یا کثرت شرکت پر عمل کرنے لگیں تو ان کا ایسا کرنا اجماع
کہلائے گا۔ (۲) رخصتاً یعنی کچھ تو کوئی بات کہیں یا کوئی کام کریں
دوسرے نہیں۔ یعنی وہ خاموش رہیں اور غور و خوض کی مدت تک جو
تین دن ہے اس کا رد نہ کریں۔

مسلمہ الثبوت

ان اتفاق العلماء المحققین علی امر الاعصار حجة
کالا جماع۔

یعنی علماء محققین کا مور زمانہ کے ساتھ ساتھ کسی امر پر متفق رہنا بھی اجماع کی
طرح حجت ہے۔

شارح بحر العلوم نے لفظ محققین کے تحت لکھا ہے۔

وان كانوا غیر مجتہدین۔

یعنی اگرچہ وہ علماء مجتہدین نہ بھی ہوں۔ (مسلم الثبوت)

گذشتہ دونوں حوالہ جات سے یہ امور ثابت ہو گئے۔

کسی دور میں اگر مجتہدین امت کسی امر کے جواز پر اتفاق کر لیں تو کہہ
دیا جاتا ہے کہ اس کے جواز پر اجماع امت ہو گیا لہذا اب اس کا ماننا
ضروری ہو گیا ہے۔

اگر تمام مجتہدین کوئی کام شروع کر دیں تو بھی ان کا ایسا کرنا اجماع کہلاتا ہے۔

اگر کچھ مجتہدین تو ایک بات یا ایک کام کریں اور دوسرے دیکھ کر خاموش

رہیں اور تین دن تک رد نہ کریں تو یوں بھی اس کام کے جواز پر اجماع
ثابت ہو جاتا ہے۔

◆ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ کسی دور میں محقق علماء کسی امر کے جواز پر
متفق رہیں تو بھی اسے اجماع کی طرح ہی سمجھا جاتا ہے اگرچہ وہ علماء
مجتہدین نہ ہوں۔

آئیے اب دیکھتے ہیں کہ زیر بحث امر جشن میلاد النبیؐ کے متعلق گذشتہ
صدیوں میں مجتہدین و محققین امت کا کیا طرز عمل رہا ہے۔

جشن میلاد کے جواز پر اجماع امت کے حوالہ جات

(۱) امام سخاوی متوفی ۶۴۳ھ رحمہ اللہ کا ارشاد

قال الحافظ ابو الخیر السخاوی و عمل المولد
الشریف لم ينقل احد من السلف الصالح في
القرون الثلاثة الفاضلة ثم لزال اهل الاسلام في
سائر الاقطار والمدن الكبار يشتغلون في شهر
مولده يعملون الولائم ويظهرون السرور ويزيدون
في المبرات۔

یعنی حافظ ابو الخیر سخاوی نے فرمایا: جشن میلاد اگرچہ سلف صالح یعنی
پہلی تین صدیوں میں کسی سے مروی نہیں لیکن اس کے بعد سے
اہل اسلام تمام آفاق عالم میں بڑے بڑے شہروں میں ماہ میلاد

النبیؐ کے دوران بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں اظہار مسرت کرتے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔

(سیرت صلیبہ امام علی بن برحان الدین صلی جلد اول صفحہ ۱۳۷) (روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶)۔
زیر آیت محمد رسول اللہ الخ سورۃ الفتح

(۲) امام ابن جوزی رحمہ اللہ متوفی ۵۹۷ھ کا ارشاد

فلا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن
والشام و سائر بلاد العرب من المشرق والمغرب
يحتفلون بمجلس مولد النبي عليه الصلوة والسلام
و يفرحون بقدوم شهر ربيع الاول الخ

ترجمہ: ہمیشہ سے لے کر مکہ مکرمہ مدینہ منورہ، مصر، یمن، شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب کے تمام باشندے محفل میلاد النبیؐ منعقد کرواتے ہیں اور ماہ ربیع الاول آنے پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔

(المولد الشریف امام ابن جوزی) (الدرر المنظم شیخ عبدالحق محدث آبادی صفحہ ۱۰۰)

(۳) امام قسطلانیؒ متوفی ۹۲۳ھ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی

۱۰۵۲ھ اور علامہ سید احمد بن عبد الغنیؒ متوفی ۱۳۲۰ھ کا ارشاد

ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده عليه
الصلوة والسلام و يعملون الولائم و يتصدقون في
لياليه بأنواع الصدقات و يظهرون السرور و

يعتنون بقرأة مولده الكريم الخ

ترجمہ: یعنی اہل اسلام ہمیشہ سے ماہ میلاد النبیؐ (ربیع الاول) میں جشن مناتے ہیں دعوتیں کرتے ہیں صدقات و خیرات دیتے ہیں اور اظہار مسرت کرتے ہیں اور نبیؐ کا میلاد پڑھواتے ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۱۳۹) (امام قسطلانی) (ماثبت بالسنۃ ذکر شہر ربیع الاول) (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) (جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۳۳) بحوالہ نثر الدر شرح مولد ابن حجر سید احمد بن عبد الغنی نابلسی

(۴) امام ابن کثیر اور علامہ ابن خلکان کا ارشاد

الملك المظفر كان يعمل المولد الشريف في
ربيع الاول و قد كان محمود السيرة السريرة
.... و كان يحضر عنده في المواليذ اعيان العلماء
والصوفية.

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳) ثم دخلت سنة ثلاثين وسمائة (وفیات الاعیان المعروف تاریخ ابن خلکان جلد ۸ صفحہ ۱۱) ازیر عنوان عدد نمبر ۵۳

یعنی ملک مظفر ربیع الاول میں میلاد شریف کرواتا تھا، نہایت اعلیٰ کردار اور بلند اخلاق کا مالک تھا اس کی محافل میلاد میں ممتاز علماء اور صوفیاء شرکت کرتے تھے۔

۵- سند المحدثین امام یوسف نہہانیؒ متوفی ۱۳۵۰ھ کا ارشاد

ولم يزل في امة المختار
من بعد خمسة اعصار

مستحسنًا فی سائر الامصار

بجميع کل عالم و قاری

و کل سالک سبیل الرشید

یعنی رسول مختار ﷺ کی امت میں پہلی پانچ صدیوں کے بعد سے

لے کر جشن میلاد ہمیشہ متحسناً قرار دیا جاتا رہا ہے، سب کے سب علماء

اور قراء اور راہ ہدایت پر چلنے والے تمام سالکین تمام شہروں میں

اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔

(۶) مفتی مسجد الحرام مکہ مکرمہ محدث عبداللہ سراج

متوفی حدود ۱۳۰۰ھ کا ارشاد

اما القيام اذا جاء ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم

عند قراءة المولد الشريف توارثه الائمة الاعلام و

اقراء الائمة والاحكام من غير تكبر منكر ولا رد راد

ولهذا كان مستحسنًا.

(اثبات المولد والقيام (علامہ شاہ احمد سعید مجددی مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ) قلمی نسخہ صفحہ ۲۱)

یعنی میلاد شریف پڑھتے ہوئے جب نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ کا

ذکر آئے تو وہاں کھڑے ہو جانا۔ اس پر عظیم ترین ائمہ ہمیشہ سے عمل

کرتے آئے ہیں اور قضاۃ و حکام اسے جاری کرتے آئے ہیں۔ کسی

منکر نے اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے ان پر رد نہ کیا۔

مذکورہ حوالہ جات سے یہ امور ثابت ہوئے

◆ جشن میلاد النبی ﷺ موجودہ حالت و ہیئت پر پہلی تین ہجری صدیوں میں

نہیں پایا گیا پھر بعض علماء کے نزدیک چوتھی اور کچھ دوسروں کے نزدیک

چھٹی صدی ہجری میں یہ عمل بطور سالانہ جشن کے شروع ہوا۔

◆ اور تب سے تمام علماء قراء صوفیاء جو اپنے اپنے دور میں ممتاز ترین علمی اور

دینی شخصیات تھے اس پر عمل کرتے آئے یعنی مجتہدین و غیر مجتہدین سب

کے سب اس پر عمل پیرا رہے۔

◆ یہ عمل صرف کسی ایک شہر یا ایک علاقہ تک محدود نہ رہا بلکہ مشرق سے مغرب

تک تمام آفاق عالم میں اس پر اہل اسلام نے ایسا عمل شروع کیا کہ ہر

صدی میں متواتر اور متواتر چلا آیا اور بقول محدث مسجد الحرام مفتی عبداللہ

سراج کوئی مفتی اور محقق اس کا منکر نہ تھا۔

◆ اور حقیقت ہے کہ آج بھی تمام دنیا میں ربیع الاول شریف میں اہل اسلام جشن

میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں، پاکستان میں درہ خیبر سے لے کر کراچی تک اور

سعودی عرب میں ہمارے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں

اکثر و بیشتر مقامات پر محافل میلاد النبی ﷺ منعقد ہوتی ہیں یہی نہیں

آسٹریلیا سے لے کر لندن تک اور لندن سے لے کر واشنگٹن تک جہاں جہاں

مسلمان آباد ہیں ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد منعقد کرتے ہیں اور جلوس

نکالتے ہیں میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔

اس لیے چھٹی صدی ہجری سے لے کر اب تک چلے آنے والے اجماع امت

کے خلاف آج کے دن مٹھی بھران مخالفین کا شور مچانا کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

مزید تسلی و تسفی کے لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ ان تصنیفات کی تفصیل پیش کر دی جائے جو چھٹی صدی سے لے کر اب تک جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر لکھی گئی ہیں اور ان علماء کا تذکرہ بھی کر دیا جائے جو ہر صدی میں اس جشن کے جواز کے قائل تھے اور اس پر انہوں نے فتوے دیے اور کتابیں لکھیں، جن میں بڑے محدثین، مجتہدین، مفسرین، مقتدر فقہاء اور ائمہ اعلام شامل ہیں۔

باب دوم

منکرین میلاد کے بڑے اماموں کی کتب سے

جواز میلاد پر حوالہ جات

غیر مقلدین علماء کے فتوے جواز میلاد پر

(۱) حسن نیت ہو تو محفل میلاد کا قیام باعث ثواب ہے

اہل حدیث کے امام اول شیخ ابن تیمیہ کا جواز محفل میلاد پر فتویٰ

اقتضاء الصراط المستقیم

فتعظیم المولد و اتخاذہ موسمًا قد یفعله بعض الناس و یكون له فيه اجر عظیم بحسن قصده و تعظیبه لرسول الله صلی الله علیه وسلم كما قدمته لك انه یحسن من بعض الناس ما یتقبح من المؤمنین الاخر، ولهذا قیل للامام الاحمد عن بعض الامرأء انه انفق علی مصحف الف دینار و نحو ذالك فقال دعه فهذا افضل ما انفق فیہ الذہب او كما قال مع ان مذهبہ ان زخرقة المضاحف مکروه و قد تأول بعض الاصحاب انه انفقها فی تجدید الورق والخط و لیس مقصود احمد هذا و انما قصده ان هذا العمل فیہ مصلحة و فیہ ایضًا مفسدة کره لأجلها۔ (اقتضاء الصراط المستقیم علامہ ابن تیمیہ)

ترجمہ: میلاد النبی کی تعظیم کرنا اور اسے ہر سال منعقد کرنا بعض لوگوں کا طریقہ ہے، اور انہیں ان کے حسن نیت اور تعظیم رسول کی وجہ سے عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے۔ جیسے امام احمد سے پوچھا گیا کہ فلاں امیر آدمی نے قرآن کریم کو سو دینار سونا لگایا ہے۔ آپ نے فرمایا: رہنے دو اسنے سب سے اچھی جگہ پر سونا لگایا ہے حالانکہ آپ کا مسلک تو اس کے خلاف ہے تو گویا اس کے حسن نیت کی وجہ سے آپ نے اس کے عمل کو مبنی بر مصلحت دیکھا۔

نوٹ: علامہ ابن تیمیہ کے فتوے کا اہل حدیث کے نزدیک صحیح بہ ہونا کسی سے مخفی نہیں، اور مذکورہ فتویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ جشن میلاد اگر محبت رسول ﷺ کے جذبہ سے کیا جائے تو اس میں صرف ثواب نہیں بلکہ اجر عظیم ہوتا ہے اور اگر کوئی دنیاوی مقصد ہو تو پھر یہ جشن جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ ابن تیمیہ کے نزدیک جشن میلاد النبی ﷺ کا مناننا فی ذاتہ ناجائز نہیں، صرف بعض لوگوں کا اسے سیاسی و دنیوی مفاد کے لیے کرنا ناجائز ہے اب ہم اہل سنت کی طرف سے تمام اہل حدیث کو اطمینان دلایا جاتا ہے کہ ہم جشن میلاد صرف اور صرف محبت رسول ﷺ کے جذبہ سے مناتے ہیں، اور ہم بھی یہ جائز نہیں سمجھتے کہ اسے سیاسی و مادی مفاد کے لیے کیا جائے۔ اس لیے اسے اہل حدیث! آؤ تم بھی جشن میلاد منا کر اجر عظیم حاصل کر لو۔

محفل میلاد کو صورت شرعی کے مطابق ضرور کرنا چاہیے

امام اہل حدیث نواب صدیق حسن خان نواب ریاست بھوپال کا جواز محفل میلاد پر فتویٰ

نواب صدیق حسن خاں غیر معروف شخصیت نہیں ہیں۔ علماء اہل حدیث

چھوڑیں، اور ان روایات و اخبار و آثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔“

وضاحت: اس عبارت سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں: (۱) نواب صاحب مسلمانوں کو سمجھاتے ہیں کہ تم لوگ محفل میلاد کو صورت شرعی کے مطابق کیوں بجا نہیں لاتے گویا اس بات کی تلقین کی جا رہی ہے کہ صورت شرعی کے مطابق عمل مولد شریف ضرور کرنا چاہیے۔ (۲) نبی ﷺ کی ولادت و وفات وغیرہ کے ذکر خیر کے لیے ایک وقت مقررہ پر محفل کے انعقاد میں کوئی مضائقہ نہیں صرف ربیع الاول ہی میں نہیں بلکہ یہ سلسلہ سارا سال جاری رہنا چاہیے۔

(۳) ذکر میلاد النبیؐ سن کر خوش نہ ہونے والا مسلمان ہی نہیں

نواب صدیق خاں کا دوسرا فتویٰ

نواب صاحب نے مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۱ پر محفل میلاد کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ایک عبارت نقل کی ہے اور پھر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

ولقد اطنب ابن الحاج في المدخل في الانكار على من
احدثه الناس من البدع والاهواء والغناء بالالات
المحرمة عند عمل المولد الشريف فالله تعالى
يثيبه على قصده الجميل و يسئلك بنا سبيل
السنة فانه حسبنا الله ونعم الوكيل۔

اس عبارت سے شیخ عبدالحق دہلوی حنفی کی صاف انکار منکرات کا عمل مولد میں نکلتا ہے اور عبارت سابق سے اظہار فرح میلاد نبویؐ پر پایا جاتا ہے۔ سو جس کو

میں نواب صاحب کا علمی مقام نہایت ممتاز ہے۔ نواب صاحب نے میلاد شریف کے موضوع پر مستقل کتاب لکھی ہے۔ الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ، اس کے صفحہ ۳ پر وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”میں نے زمانہ حاضر میں دیکھا کہ رسائل میلاد نبوی ﷺ کی تعداد پچاس سے زائد بڑھ گئی ہے لیکن کوئی تالیف لائق اعتماد کلی نہیں۔۔۔ قطع نظر اس مسئلہ سے کہ آیا عقد محفل میلاد واسطے اس ذکر شریف میلاد کے بطریقہ مردہ جائز ہے یا ناجائز اس رسالہ میں اختصاراً ذکر احوال خاصہ آنحضرت ﷺ کا از ولادت تا وفات لکھا مناسب جانا۔۔۔ اگر کوئی ایماندار اسی مقدار پر مطلع ہو کر محبت آنحضرت ﷺ میں کوشش کرے تو زہد سعادت۔“

معلوم ہوا نواب صاحب نے یہ کتاب اس لیے لکھی ہے کہ محفل میلاد میں ناقابل اعتبار رسالہ میلاد پڑھے جاتے ہیں ان کا سد باب کیا جائے اور ان کی جگہ ایک ایسی کتاب پیش کی جائے جو صحیح روایات پر مشتمل ہو اسی لیے نواب صاحب نے کتاب کا نام بھی میلاد شریف کے عنوان سے رکھا ہے اس کے بعد صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

”مجھے سخت قلق ہے اس بات کا جو لوگ رسائل میلاد باذعاء محبت خیر مولود پڑھتے ہیں اس عمل کو کس لیے صورت جائز شرعی کے مطابق کر کے بجا نہیں لاتے اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و خط و دل و ہدی و ولادت و وفات آنحضرت کا کریں، پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی اس سے خالی نہ

حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

اس عبارت سے چند ضروری اور مفید امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) میلاد النبی ﷺ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت پر اظہار شکر اور اظہار مسرت کرنا چاہیے۔

(۲) محفل میلاد اظہار مسرت کا ایک طریقہ ہے مگر اس میں خلاف شرع امور نہیں ہونے چاہئیں۔

(۳) محفل میلاد میں میلاد النبی ﷺ کا ذکر کیا جاتا ہے جسے سن کر اظہار مسرت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور جو ایسا نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں۔

اہل حدیث سے اپیل

اس لیے ہم اہل حدیث فرقہ سے کہتے ہیں کہ وہ اگر ہماری بات کو شرارت سمجھتے ہیں تو اپنے پیشوا نواب صدیق حسن خاں کی بات ہی مان لیں اور میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اپنے منفی رویہ کا محاسبہ کریں اس لیے کہ ان کا عظیم دینی راہنما تو نہیں اس منفی رویے کی وجہ سے مسلمانوں کی صف سے ہی نکال رہا ہے۔ لہذا اہل حدیث کو چاہیے کہ محافل میلاد پر شامل ہوا کریں اور ذکر ولادت رسول سن کر اظہار مسرت کرتے ہوئے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا کریں ورنہ یا وہ خود مسلمان نہیں یا ان کا پیشوا مسلمان نہیں۔

جواز میلاد کے متعلق اہل حدیث کے لیے کچھ الزامی حوالہ جات

ذیل میں ہم اہل حدیث کے چند علماء کی وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن

میں جواز کے قول پر صاف نص تو موجود نہیں مگر اس کو مان کر اس جواز کا قول کرنا پڑتا ہے۔ بشرطیکہ دل میں انصاف موجود ہو۔

(۴) مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اہل حدیث کی رائے

مولوی محمد ابراہیم میر صاحب اپنی کتاب سیرت المصطفیٰ جلد اول میں صفحہ ۸۸ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

”اس عاجز محمد ابراہیم میر کے نزدیک صحیح بخاری کی روایت درست ہے کیونکہ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ ابولہب موت کے بعد اپنے ایک قریبی رشتہ دار (حضرت عباس) کو خواب میں ملا اور اس نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ مجھے کوئی آسائش نہیں سوائے اس کے کہ مجھے ثویبہ کے آزاد کرنے کی وجہ سے تھوڑا سا پانی مل جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ثویبہ کی آزادی اس کے لیے موجب ثواب و راحت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ وہ آنحضرت کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں ہو۔“

(سیرت المصطفیٰ جلد اول صفحہ ۸۸ طبع امرتسرین طباعت ۱۹۴۴ء)

وضاحت:

اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ جو شخص نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی منائے اللہ تعالیٰ اسے راحت عطا فرماتا ہے۔ خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو اور یہ فتاویٰ ہمارا نہیں اہل حدیث کے عظیم المرتبت علامہ محمد ابراہیم میر کا ہے، تو ایک مسلمان کو نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے سے اللہ تعالیٰ جزائے خیر کیوں نہ عطا فرمائے گا اور یہ بات بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ دین نے تسلیم کی ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ اب اہل حدیث کو کچھ تو خیال کرنا چاہیے اور جشن ولادت رسول میں شرکت کے

جزائے خیر کا مستحسن بننا چاہیے۔

(۵) میلاد النبی ﷺ کے جلسوں میں حافظ عبدالقادر روپڑی

علامہ احسان الہی ظہیر اور حبیب الرحمان یزدانی وغیرہ

اہل حدیث علماء کی شرکت

۱- روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء بمطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ بروز جمعرات کا ایک اخباری تراشہ ہمارے پاس محفوظ ہے جو ایک جلسے کی تصویر ہے اور اس کے نیچے یہ الفاظ ہیں:

”ادارہ اسلامیہ فلاح و بہبود کے زیر اہتمام میلاد النبی ﷺ کے جلسہ سے جناح ہال میں الحاج حیدر علی مرزا علی محمد، خواجہ طارق وحید بٹ اور مفتی محمد حسین نعیمی خطاب کر رہے ہیں، اسٹیج پر مولانا افتخار حسین نقوی مولانا محمد حسین اکبر اور مولانا عبدالقادر روپڑی بیٹھے ہیں۔“

۲- روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء بمطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ بروز منگل کی اخبار کا ایک تصویری تراشہ بھی ہمارے پاس موجود ہے جو شخص بھی دیکھ کر تسلی کرنا چاہے کہ سکتا ہے۔ تصویر کے نیچے یہ الفاظ لکھے ہیں:

”لاہور میں مرکزی میلاد کانفرنس سے مفتی محمد حسین نعیمی علی محمد خواجہ طارق وحید بٹ اور الحاج حیدر علی مرزا خطاب کر رہے ہیں، اسٹیج پر مولانا سید افتخار حسین نقوی مولانا عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد حسین اکبر بیٹھے ہیں۔“

دو غلی پالیسی

ایک طرف تو اہل حدیث مولوی جشن میلاد النبی ﷺ کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں اور دوسری طرف میلاد النبی کے جلسوں میں شرکت بھی کرتے ہیں اور شرکت کا نذرانہ بھی وصول کرتے ہیں ہم ان سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جناب! اس دو غلی پالیسی کا کیا مطلب ہے، اور آپ عوام کو دھوکہ دے کر ملک و قوم کی کون سی خدمت سرانجام دینا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جشن میلاد النبی ﷺ تمہارے نزدیک بھی برا نہیں اور اس کے خلاف تمہارے فتوے اپنی اہل حدیث عوام کو خوش کرنے کے لیے ایک ڈھونگ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔

فصل دوم

جواز میلاد پر اکابرین دیوبند کے فتوے

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی صاحب رئیس فرقہ دیوبند یہ جواز محفل میلاد پر اپنے پیر مرشد حاجی امداد اللہ کے فتوے نقل کرتے ہیں۔

پہلا فتویٰ

فرمایا (حاجی صاحب نے) کہ مولد شریف تمامی اہل حریم کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کے لیے مذموم ہو سکتا ہے۔ البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہنا، ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ امداد المشرق تذکرہ شاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکی، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب صفحہ ۵۰ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

۲۔ شنائم امدادیہ ملفوظات حاجی امداد اللہ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب صفحہ ۷۲ مطبوعہ مدنی کتب خانہ ملتان (حصہ دوم)

دوسرا فتویٰ

فرمایا (حاجی صاحب نے) ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حریم ہی کافی ہے البتہ وقت

قیام اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزبان و مکان ہے لیکن عالم امردوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔

(شنائم امدادیہ صفحہ ۵۰ حصہ دوم مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب) (امداد اللہ المشرق صفحہ ۵۵)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا تیسرا فتویٰ

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور کائنات ﷺ موجب خیرات و برکات دنیوی و آخروی ہے صرف کلام بعض تعینات و تخصیصات و تقییدات میں ہے، بلکہ صرف کلام بعض تعینات و قیام ہے۔۔۔۔۔ اگر ان امور کو ضروری بمعنی واجب شرعی سمجھتا بلکہ بمعنی موقوف علیہ بعض البرکات جانتا ہے جیسے بعض اعمال میں تخصیص ہوا کرتی ہے کہ ان کی رعایت نہ کرنے سے وہ اثر خاص مرتب نہیں ہوتا مثلاً بعض عمل کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں تو اثر خاص نہ ہوگا۔ اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھتا ہے۔۔۔۔۔ اسی طرح کوئی شخص عمل مولد کو بہتیت کذائیہ مواہب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربہ سے کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنی کے قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہوگا۔ اس کے بدعات کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ بذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ الحاج الشاہ امداد اللہ مہاجر مکی صفحہ ۷۸ تا ۸۰) (پہلا مسئلہ مولد شریف) (طبع دارالاشاعت کراچی)

گزارش

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب جو دیوبندی فرقہ کے سب سے بڑے امام ہیں۔ اپنے پیر و مرشد کے فیصلے نقل کر رہے ہیں۔ جن میں ان کے مرشد حاجی امداد اللہ نے صاف صاف بتلایا ہے کہ میں نہ صرف یہ کہ محفل میلاد کو جائز کہتا ہوں بلکہ محفل میلاد پورے ذوق و شوق سے خود منعقد کرتا ہوں اور کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتا ہوں جس میں مجھے بے پناہ روحانی لذت حاصل ہوتی ہے اور صرف میں ہی نہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہنے والے سب لوگ محفل میلاد کے پابند ہیں۔

معلوم ہوا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے نزدیک بھی محفل میلاد جائز اور باعث لذت روحانی ہے۔ اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ محفل بدعت اور گمراہی ہوتی تو کیا مذکورہ عبارات میں وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد گمراہ اور بدعتی ہیں بلکہ حرمین شریفین میں رہنے والے سب لوگ بدعتی اور گمراہ ہیں۔ ان هذا الشیء عجیب۔

جب تھانوی صاحب جو دیوبندیوں کے نزدیک ”حضرت اقدس مجدد دین و ملت اور حکیم الامت“ ہیں۔ محفل میلاد کے جواز کے قائل ہیں تو پھر دیوبندی علماء سے گزارش ہے کہ اپنے مجدد کی بات مانیں اور محفل میلاد میں شریک ہو کر روحانی لذت حاصل کیا کریں اور یا اعلان کریں کہ ہمارا مجدد بدعت اور گمراہی کا حامی ہوا کرتا ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب کا مقام اکابرین دیوبند کے نزدیک

۱۔ یاد رہے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب امداد المثنیٰ کے پہلے صفحہ پر حاجی امداد اللہ صاحب کا یوں تعارف کرواتے ہیں، شیخ العلماء سید العرفاء حجتہ اللہ فی

زمانہ و آیۃ اللہ فی اولیہ اعلیٰ حضرت مرشدنا و ہادینا الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد اللہ قدس سرہ افاض علینا برہ۔

۲۔ امداد المثنیٰ ہی میں امداد السلوک کے حوالہ سے حاجی صاحب کے بارہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے تاثرات یوں لکھے ہیں:

”افتخار المثنیٰ الاعلام مرکز الخواص والعوام منبع البرکات القدسیہ مظہر الفیوضات المرضیہ معدن الاسرار الالہیہ عزن المحتاق مجمع الافاق سراج اولیہ قدوة اہل زمانہ سلطان العارفین ملک التارکین غوث الکاملین۔۔۔۔۔ سیدی سندی الشیخ الحاج المشہر بامداد اللہ الفاروقی۔“

(دیکھیے امداد المثنیٰ صفحہ ۱۹۹ طبع مکتبہ اسلامیہ بلال گنج لاہور، اور امداد السلوک)

۳۔ بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کے اشعار ہیں:

بحق مقتدائے عشق بازاں	ریس پیشوائے مقتدایاں
امام راستبازاں شیخ عالم	ولی خاص صدیق معظم
شہ والا گہر امداد اللہ	کہ بہر عالم است امداد اللہ

(امداد المثنیٰ صفحہ ۲۰۰ مصنفہ اشرف علی تھانوی)

(۲) جشن عید میلاد النبیؐ کے جواز پر علامہ محمد عبدالحی

دیوبندی فرنگی محلی لکھنوی کا مفصل اور مدلل فتویٰ

مجموعۃ الفتاویٰ

سوال: ربیع الاول یا کسی اور مہینے میں میلاد شریف کی محفل کرنا درست ہے یا نہیں۔

جواب: جناب خیر البشر علیہ صلوٰۃ اللہ الاکبر کی ولادت بڑے فرحت اور سرور کا باعث

ہے اور یہ فرحت اور سرور وقت اور محل کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر مومن کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے ابوہب کی لونڈی ثویبہ نے جب حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ولادت کی خبر ابوہب کو پہنچائی تھی تو اس نے خوش ہو کر ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا، مرنے کے بعد لوگوں نے اس کو خواب میں دیکھ کر حال پوچھا، اس نے کہا: جب سے مرا ہوں عذاب میں گرفتار ہوں مگر وہ دو شنبہ کی شب کو چونکہ میں نے میلاد نبوی کی خوشی کی تھی عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ پس جب ابوہب ایسے کافر پر آپ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ کی محبت میں خرچ کرے کیونکر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا جیسا کہ ابن جوزی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے:

پس اگر ولادت یا معجزات یا غزوات کا ذکر بطرز وعظ و درس بے تداعی مردم و بغیر صورت محفل کیا جائے تو ہزاروں برکتوں کا باعث ہوگا۔ حضرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی مجالس کو انہی ذکروں سے مورد انوار الہی بناتے تھے، اور لوگوں کو جمع کرنا اور محفل کی صورت مقرر کرنا بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو اور لوگوں کو دن تاریخ مقرر کر کے ذکر میلاد سننے کے لیے بلانا چونکہ زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ اور زمانہ تابعین اور زمانہ تبع تابعین رضی اللہ عنہم میں نہ تھا اس لیے ان سے کوئی روایت نہیں ہے۔ اور اس خیال سے کہ یہ طریقہ زمانہ نبوی میں نہ تھا اس کو بدعت کہہ سکتے ہیں۔۔۔ مگر چونکہ یہ طریقہ خیر ہے اور اس میں کسی طرح کا گناہ نہیں ہے اور احادیث میں فرحت اور سرور کے لیے لوگوں کو جمع کرنا ثابت ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے حکم سے آپ کے بیان کی منادی کی ہے لہذا اہل شرع نے اس کی اجازت دی ہے اور اس کو بدعت مندوبہ کہتے ہیں اور اس کے فاعل کو مستحق ثواب

جانتے ہیں۔ حضور سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها۔

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا اس کو اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا اجر ملے گا۔ اور یہ لازم نہیں کہ ہر بدعت مذمومہ ہو بلکہ بعض بدعتیں واجب ہیں جیسے علم نحو کا پڑھنا قرآن اور حدیث کو سمجھنے کے لیے اور بعض بدعتیں حرام ہیں جیسے قدریہ اور مجسمہ کا مذہب اور بعض بدعتیں مندوب ہیں جیسے مدارس اور رباط اور تراویح باجماعت اور بعض بدعتیں مکروہ ہیں جیسے سونے کے پانی سے مسجد میں پھول بوئے بنانا اور بعض بدعتیں مباح ہیں جیسے مآکل و مشارب میں توسیع، پس کل بدعت ضلالت کا کلیہ۔ عام مخصوص البعض قرار دیا جائے گا، نووی اور ملا علی قاری نے اس کی تصریح کی ہے۔

اس تقریر سے تاج الدین فاکہانی کا یہ قول رد ہو گیا۔

لا جائز ان یکون عمل المولد مباحاً لان الابتداء

فی الدین لیس مباحاً باجماع المسلمین۔

یہ جائز نہیں کہ محفل میلاد مباح ہو کیونکہ باجماع مسلمین دین میں نئی بات نکالنا مباح نہیں اور اکثر مشائخ طریقت نے حضور سرور کائنات علیہ السلام والصلوة کو خواب میں دیکھا کہ محفل میلاد سے راضی اور خوش ہیں۔ پس وہ چیز ضرور اچھی ہے جس سے آپ خوش ہوں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

و مما جرب من خواصہ انه امان فی ذالک العام و

بشری عاجلة لنیل البغیة والمرام۔

میلاد شریف کے مجرب خواص میں سے یہ ہے کہ اس سال بے خوفی اور بشارت ہوتی ہے مظلوم اور مقصود کے حاصل ہونے کی۔

اور جو لوگ اس کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں خلاف شرع کہتے ہیں اب مہینہ دن اور وقت کی تعیین کا حال سننا چاہیے کہ جس زمانے میں۔ بطرز مندوب محفل میلاد کی جلانے باعث ثواب ہے اور حرمین بصرہ، یمن، شام اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفل میلاد اور اس کا خیر کو کرتے ہیں اور قراءت و سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں۔ اور یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ ربیع الاول میں ہی میلاد کیا جائے گا تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں اور یہ بھی اعتقاد نہ کرنا چاہیے کہ ربیع الاول میں زیادہ ثواب ملے گا اور دوسرے مہینوں میں کم ثواب ملے گا، کیونکہ یہ شرع سے ثابت نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص چھٹی ہونے کی وجہ سے اسی مہینہ میں یا اس مہینہ کے کسی خاص دن میں یا اس وجہ سے مہینہ اور تاریخ مقرر کر کے کرے کہ لوگوں کو ہر سال بلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ لوگ خود ہی آکر سن لیا کریں یا کسی اور وجہ سے دن تاریخ مقرر کر کے کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اسی وجہ سے شرع میں وعظ اور درس کا دن مقرر کرنا جائز ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

انما الاعمال بالنیات و انما لكل امرئ ما نوى۔

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کا اجر ملے گا۔

سوال: ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر اس وقت کوئی شخص بحالت وجہ صادق بے ریا و تصنع کھڑا ہو جائے تو

معذور ہے اور آداب صحت میں سے یہ ہے کہ حاضرین بھی اس کی اتباع میں کھڑے ہو جائیں۔۔۔۔۔ علماء حرمین زادھما اللہ شرفاً قیام کرتے ہیں۔ امام برزنجی رحمہ اللہ اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں:

و قد استحسن القيام عند ذكر مولودہ الشريف

ائمة ذو و رواية فطوبى لمن كان تعظيمه صلى الله

عليه وآله وسلم غاية مرامہ و مرماہ۔

ائمہ اصحاب روایت نے ذکر میلاد کے وقت قیام

کو مستحسن جانا ہے۔ پس اس شخص کے لیے

خوشی ہو جس کا مقصد آپ کی تعظیم ہے۔

(مجموع الفتاویٰ (اردو ترجمہ) کتاب الخطر والاجاہ جلد دوم صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ سعید پبلی کراچی)

وضاحت:

علامہ عبدالحی لکھنوی دیوبندی کا مقام و مرتبہ دیوبندی مسلک میں کوئی معمولی نہیں۔

عبدالحی دیوبندی صاحب کا فتویٰ آپ نے ملاحظہ فرمایا، میرا خیال ہے کہ

دیوبندی یا تو عبدالحی صاحب کے اس فتاویٰ کو پڑھتے نہیں، اگر پڑھتے ہیں تو پھر

یوں لگتا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے

ہیں ورنہ عبدالحی صاحب نے محفل میلاد اور جشن میلاد کے جواز پر پورا زور قلم صرف کر

دیا ہے اور جواز میلاد پر جس قدر علماء اہل سنت دلائل دیتے ہیں تقریباً تمام کو نقل کر

دیا ہے اور منکرین کے متعدد اعتراضات کا ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ انکار کی

گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ اگر اب بھی دیوبندی فرقہ محفل میلاد کو ناجائز ہی کہتا رہے تو

پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ

ختم الله على قلوبهم۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔

(۳) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے جانشین اور سبط اصغر

مولانا علامہ شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کا جواز میلاد پر فتویٰ

مأۃ المسائل

شاہ محمد اسحاق سے دہلی کے بادشاہ نے سو سوال کیے تھے جن میں سے
پندرہویں سوال کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:

قیاس عرس بر مولد شریف غیر صحیح است زیرا انکہ در مولد ذکر ولادت
خیر البشر است و آل موجب فرحت و سرور است، و در شرع اجتماع
برائے فرحت و سرور کہ غالی از منکرات و بدعات باشد آمدہ و اجتماع
حزن و شرور ثابت نہ شدہ و فی الواقع فرحت ولادت، آنحضرت ﷺ
در دیگر امر نیست، پس دیگر امر بریں قیاس صحیح نہ خواہد شد و مع ہذا در
مولد ہم اختلاف است زیرا انکہ در قرون ثلاثہ کہ مشہود لہم بالخیر است
ایں امر معمول نبود بعد از قرون ثلاثہ ایں امر حادث شدہ بناء بریں
علماء در جواز و عدم جواز آں مختلف اند، چنانچہ بتفصیل و بسط در کتاب
سیرت شامی مذکور است فلینظر الیہ۔

(کتاب مآۃ المسائل (شاہ محمد اسحاق دہلوی) (انوار سلطہ) (مولانا عبدالسمیع رام پوری صفحہ ۱۳۹ بحوالہ
مآۃ المسائل) (الدر المنظم شاہ عبدالحق محدث آبادی صفحہ ۱۰۵ اساتواں باب بحوالہ مآۃ المسائل)
ترجمہ: مولد شریف پر عرس کو قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ مولد شریف میں خیر

البشر ﷺ کا ذکر خیر ہوتا ہے جو باعث فرحت و سرور ہے اور شرع
میں فرحت و سرور کے لیے اجتماع جائز ہے بشرطیکہ منکرات سے
خالی ہو اور حزن و ملال کے لیے اجتماع کا جواز ثابت نہیں (گویا
عرس حزن کا اجتماع ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے تاہم یہ شاہ محمد
اسحاق کا یہ خیال درست نہیں کیونکہ عرس کا مقصد اظہار حزن نہیں ہوتا
بلکہ عرس کی سیرت و عظمت کا بیان اور اس کے لیے ایصال ثواب
ہوتا ہے)

شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی محفل میلاد میں شرکت کیا کرتے تھے

ارواح ثلاثہ

خان صاحب نے فرمایا کہ قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی اور مولوی
عبدالقیوم صاحب نے فرمایا کہ شاہ اسحاق صاحب کے زمانہ میں دہلی میں ایک عرب
عالم تشریف لائے ایک امیر نے ان سے مولود پڑھنے کی درخواست کی انہوں نے
منظور فرمایا اس کے بعد وہ امیر شاہ اسحاق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر
عرض کیا کہ میرے یہاں میلاد ہے حضور بھی تشریف لائیں۔ اگر حضور تشریف لائیں گے
تو ان عالم مولود خواں کو سات سو روپے دوں گا ورنہ نہیں، جب مولود کا وقت ہوا شاہ
اسحاق صاحب اس محفل میں شریک ہوئے محفل سادہ تھی روشنی وغیرہ حد اسراف تک
نہ تھی اور قیام بھی نہیں کیا گیا تھا، ذکر میلاد منبر پر پڑھا گیا تھا۔ اس کے بعد جب شاہ
صاحب حج کو تشریف لے جاتے ہوئے بمبئی پہنچے ہیں تو وہاں ان کے شاگرد نے جس
کا نام غالباً عبدالرحمن تھا ذکر میلاد کروایا اور اس نے بھی شاہ صاحب کو شرکت کی دعوت

دی شاہ صاحب اس میں بھی شریک ہوئے اس محفل کا رنگ بھی اس امیر کی محفل کے قریب قریب تھا، اور یہاں بھی نہ قیام ہوا تھا اور نہ روشنی وغیرہ زیادہ تھی، جب جلسہ ختم ہوا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ عبدالرحمان تم نے بدعت کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔

(ارواحِ ثلاثہ (مرتبہ علامہ اشرف علی تھانوی) حکایت ۹۲، صفحہ ۱۰۳)

شفاء الصدور

علامہ قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے شاگرد مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری (جن کی حکایات اشرف علی تھانوی صاحب نے ارواحِ ثلاثہ میں درج کی ہیں) اپنی کتاب شفاء الصدور مطبوعہ لاہور مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۵ء کے صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں:

ومن جاء مجلس الميلاذ فله ان يقوم ان قاموا والا فلا. وهذا يقول المولى احمد على المحدث المرحوم تبعاً لاستاذہ مولانا محمد اسحاق المغفور۔

یعنی جو شخص محفل میلاد میں شریک ہو اسے چاہیے کہ جب لوگ کھڑے ہوں وہ بھی کھڑا ہو جائے ورنہ نہیں۔ اسی طرح فتویٰ دیتے ہیں مولوی احمد علی محدث مرحوم اپنے استاذ مولانا محمد اسحاق مغفور کی اتباع کرتے ہوئے۔

وضاحت:

شاہ محمد اسحاق دہلوی کی مآۃ المسائل سے منقولہ عبارت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ کس قدر صاف لکھا گیا ہے کہ میلاد النبی ﷺ موجب فرحت ہے اور فرحت و سرور کے لیے شرع میں اجتماع کرنا جائز ہے لہذا محفل میلاد جائز ہے، پھر ارواح

ثلاثہ کی عبارت نے مزید فیصلہ کر دیا کہ شاہ محمد اسحاق دہلوی نہ صرف یہ کہ محفل میلاد کے جواز کے قائل تھے بلکہ اس محفل میں شریک بھی ہوتے تھے۔ رہا یہ کہ اس عبارت کے آخر میں شاہ صاحب کے یہ الفاظ ہیں ”عبدالرحمان“ تم نے بدعت کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اس کا یہی مطلب ہے کہ تم نے بدعت حسنہ قائم کرنے میں دقیقہ نہیں چھوڑا۔ اگر شاہ صاحب کی مراد بدعت ضلالت ہوتی تو اس محفل میں شریک ہی نہ ہوتے۔

علماء دیوبند کے نزدیک شاہ محمد اسحاق کا مقام و مرتبہ

ارواحِ ثلاثہ میں سید الطائفہ میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے وصال کے بعد پورے خاندان دلی الہی نے اتفاق کر کے ان کے نواسے شاہ محمد اسماعیل کو ان کی مسند پر بٹھایا آگے چل کر لکھتے ہیں ایک مرتبہ شاہ صاحب کا ایک عیسائی پادری سے مناظرہ ٹھہرا جب وہ سامنے آیا تو اس پر عجیب رعب طاری ہوا کہ ایک لفظ نہ بول سکا اور شاہ صاحب نے حقانیت اسلام پر زبردست تقریر کی اور یہ مناظرہ دلی کے بادشاہ کے دربار میں ہو رہا تھا۔

(دیکھیے ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۹۵ تا ۱۰۹)

(۴) دیوبندی علماء کے سرخیل مولوی محمد اسماعیل دہلوی

صاحب صراطِ مستقیم کا جواز محفل میلاد پر فتویٰ

مولوی محمد اسماعیل دہلوی حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بھتیجے اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے پوتے ہیں، ان کے عقائد اولاً اہل سنت و جماعت والے تھے بعد ازاں جب ان کا سید احمد بریلوی سے پالا پڑا تو عقائد بگڑ گئے اور پھر تقویۃ الایمان نامی کتاب لکھ کر فتنے کا ایسا بیج بویا کہ اب تک فتنہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ تاہم عقائد

نمودہ بودند افادہ فرمودہ در جواب استفتاء سیزدہم کہ عبارتش بعینہا اینست۔ سیزدہم۔ آنکہ اعراب قرآن بدعت است یا نہ و اگر بہت حسنه است یا سنیہ، و ایں جمع قرآن بحکم قرآن بود یا بکدام حدیث رسول اللہ ﷺ یا بحکم ہر دو بود و پس بدعت است یا نہ و همچنین ہر حکم کہ از نص قرآن شریف یا ظاہر احادیث متن نبود بدعت است یا نہ۔ جواب از سیزدہم۔ آنکہ اعراب قرآن بدعت حسنه است کہ صحت قرأت عجریان بل عربیان حال برآں موقوف است لیکن جمع قرآن ظاہر آنہ بحکم کدام آیت قرآنی است و نہ بحکم کدام حدیث نبوت، پس بدعت باشد لیکن بدعت حسنه، چرا کہ مقصود و ازال ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و در حسن بودن بعضی از بدعات شبہ نیست و اثبات آن از اکثر احادیث نمیتوان نمود۔ مثل من سن سنة حسنة فله اجرها و اخر من عمل بها۔ و تقييد بدعت مردود بہ بدعت ضلالت چنانچہ کہ در حدیث است من ابتدع بدعة ضلالة لا يرفاه الله و رسولہ الحدیث و حدیث من احدث في امويًا هذا ما ليس فيه فهو رد۔ چہ ازال مردود بودن بدعتی ثابت شود کہ تعلقہ بدین نداشته باشد، پس بدعتی کہ اصل آن از شرع ثابت باشد مثل افند تسبیح و تراویح حسنه باشد، پس حکم کہ از نص صریح قرآن و حدیث ثابت نہ باشد بہ دو قسم است، یکے بدلیل شرعی دیگر مقل اجماع و قیاس ثابت شود یا اصل شرعی داشته باشد آن خود ہرگز بدعت سنیہ نیست بلکہ چوں بدلیل شرعی و بحکم آیت کریمہ الیوم اکملت

بگوانے سے قبل ان کے عقائد اپنے آباء و اجداد شاہ عبدالرحیم شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ والے تھے۔

چنانچہ شاہ محمد اسحاق دہلوی (جورشتہ میں مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے تقریباً بھانجے لگتے ہیں) کے ایک شاگرد مولانا عبدالغنی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ ہیں جو مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے اندر محفل میلاد کروایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے شاگرد مولانا شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی مہاجر مکی سے کہنے لگے کہ محفل میلاد کے جواز پر مستقل کتاب لکھو تا کہ بعض لوگوں کے شکوک دور ہو جائیں۔ یہ ۱۲۸۷ھ کی بات ہے۔ چنانچہ شیخ الہ آبادی نے الدر المنظم فی مولد النبی المعظم کتاب لکھی جو اپنے موضوع پر واقعتاً جواب تحقیقی شاہکار ہے، دیکھیے یہی کتاب الدر المنظم صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴ یہ کتاب ۱۳۰۷ھ میں ہندوستان سے چھپی تھی اب اس کا اصل کے مطابق عکس چھپ کر بازار میں آگیا ہے۔ اس کے آخر میں تقاریر میں سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی بھی ایک تقریر ہے۔

اس کتاب میں مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کا بڑے احترام کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ مولوی اسماعیل صاحب سے مولوی رشید الدین خان مرحوم نے چودہ سوال کیے تھے جس کا انہوں نے جواب لکھا جو ہمیں دستیاب ہوا آگے شیخ عبدالحق صاحب نے تیرہویں سوال و جواب کی عبارت تحریر کی ہے۔ شیخ صاحب کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں۔

الدر المنظم

حضرت مولانا جناب مولوی اسماعیل صاحب رحمہ فرماتے ہیں:

در جواب استفتاء چہارمہ کہ مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم

لکم دینکم قواعد استنباط وغیر آں در دین داخل است در سنت
یا بدعت حنہ کہ در معنی سنت است داخل باشد بلکہ بعمل آوردن بعضی
بدعات حنہ فرض کفایہ چنانکہ در مکتب بیار مصرح است منجملہ آں فتح
المبین شرح از بعین امام نووی است از شیخ ابن حجر عسقلانی کہ در دوسے
در شرح حدیث خاص گفتہ۔

قال الشافعی رضی اللہ عنہ ما احدث و خالف کتابا
او سنة او جماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة وما
احدث من الخیر و لم یخالف شیئا من ذالک فهو
البدعة المحمودة۔

والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وھی ما
وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی و
منها ما هو فرض کفایہ کتصنیف العلوم و نحوها
مما مر قال الامام ابو شامة شیخ المصنف رحمة
اللہ علیہ و من احسن ما اتبدع فی زماننا ما یفعل
کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ
علیہ وسلم من الصدقات و المعروف و اظهار
النعمہ و السرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان
الی الفقراء مشعر بمحبته صلی اللہ علیہ وسلم و
تعظیم جلالته فی قلب فاعل ذلک و شکر اللہ تعالیٰ
علی ما من به من ایجاد رسولہ الذی ارسلہ

للعالمین رحمة۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الدر المختصم شیخ عبدالحق محدث آبادی صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۹)

ترجمہ: (ملخصاً) مولوی محمد اسماعیل دہلوی تیرھویں سوال کے جواب
میں لکھتے ہیں اعراب قرآن بدعت حنہ ہے کہ اہل عجم بلکہ دور حاضر
کے اہل عرب کی صحت قرأت اس پر موقوف ہے حالانکہ اس کا جواز
کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں اس لیے یہ ہے تو بدعت مگر
بدعت حنہ ہے کیونکہ اس کا مقصد قرآن کو ضیاع اور غلطی سے بچانا ہے
اور بعض بدعات کو حسن قرار دینے سے چارہ نہیں جیسے حدیث
میں ہے کہ جس نے کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے اپنا اور اس طریقے
پر عمل کرنے والے سب لوگوں کا ثواب حاصل ہوگا لہذا وہ بدعت کہ
اس کا اصل شرع میں ثابت ہو بدعت حنہ ہے جیسے تراویح کی
جماعت بلکہ سنت میں داخل ہے۔

امام ابن حجر فتح المبین شرح از بعین نووی میں فرماتے ہیں کہ امام شافعی
نے فرمایا کہ جو نیا کام قرآن و سنت اور اجماع کے خلاف ہو وہ
بدعت ضلالت ہے اور جو ایسا نہ ہو وہ بدعت محمودہ ہے۔ بلکہ بعض
بدعت حنہ وہ بھی ہے جس پر عمل فرض کفایہ ہے جیسے علوم شرعیہ کا لکھنا۔
چنانچہ خود مصنف (امام نووی) کے اتنا امام ابو شامہ فرماتے ہیں:
”اور ہمارے زمانہ کی یہ بدعت کتنی اچھی ہے کہ ولادت نبی اکرم
ﷺ والے دن صدقات اور اظہار فرحت و سرور کیا جاتا ہے اس
میں جہاں غرباء پر احسان ہے وہاں محبت رسول کا اظہار بھی ہے اور

یہ شکر الہی بھی اللہ نے انہیں رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔

نوٹ:

مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ فتویٰ مولانا عبدالسمیع رام پوری رحمہ اللہ نے بھی انوارِ ساطعہ میں نقل کیا ہے جو من و عن انہی مذکورہ الفاظ کے ساتھ ہے۔ اس فتویٰ سے دو باتیں امر صاف طور پر ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) محفل میلاد، عرس، گیارہویں وغیرہ جیسے اچھے کاموں کو جو لوگ بدعت ضلالت کہتے ہیں غلط کہتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے بدعت کی تعریف ہی نہیں سمجھی۔

(۲) مولوی اسماعیل دہلوی نے امام ابو شامہ کا قول و من احسن ما ابتدع فی زماننا الخ نقل کر کے فتویٰ دے دیا کہ محفل میلاد نہایت ہی اچھی اور احسن بدعت ہے جو کارِ ثواب بھی ہے اور رسول کریم سے محبت کا اقرار بھی۔

مولوی اسماعیل دہلوی کا غیر مقلدین اور دیوبندی علماء کے

ہاں مقام و مرتبہ

ارواحِ ثلاثہ میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں مولوی اسماعیل دہلوی اتنے بڑے حق گو تھے کہ شہنشاہوں کے درباروں میں بھی روس الاشہاد حاکم وقت کو نوک دیتے تھے۔ دیکھیے ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۵۵ آگے صفحہ ۷۸ پر لکھتے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ایک عالم مناظرہ کے لیے آیا اور اگلے دن مر گیا۔ گویا اتنے مقبول درگاہِ الہ تھے۔

(۵) بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کا

جواز محفل میلاد پر فتویٰ

ارواحِ ثلاثہ

فرمایا (مولوی محمود الحسن مدرس دیوبند نے) سیوہارہ میں ایک جماعت میں جن میں مسئلہ مولد پر ترازع ہو رہا تھا مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ سے کہ اس وقت وہاں تشریف رکھتے تھے مولود کے بارہ میں دریافت کیا تو فرمایا کہ بھائی نہ تو اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔

(ارواحِ ثلاثہ (مولوی اشرف علی صاحب تھانوی) حکایت ۲۷۵ صفحہ ۲۴۶ طبع دارالاشاعت کراچی) اس عبارت کا سیدھا سادھا مفہوم یہ ہے کہ جشن میلاد نہ تو اتنا برا ہے کہ اسے ممنوع یا حرام کہا جائے جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے کہ فرض یا واجب قرار دیا جائے جیسا کہ بعض لوگوں نے قرار دے رکھا ہے۔ بلکہ یہ ایک جائز کام ہے نہ اس کی ممانعت کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے تارکین کو برا کہا جائے، جو شخص محفل میلاد کرنا چاہتا ہے اسے روکا نہ جائے اور جو نہیں کرتا اسے مجبور نہ کیا جائے۔ یہی اہل سنت کا موقف ہے

اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہو گیا کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کے نزدیک جشن میلاد النبیؐ ایک جائز کام ہے۔

نکالے جانے والے جلوس میلاد النبیؐ کی اخباری رپورٹ کا تراشہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

”قومی اتحاد کے زیر اہتمام عظیم الشان جلوس“

پاکستان قومی اتحاد کے زیر اہتمام آج سہ پہر عید میلاد النبیؐ اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا خیر مقدم کرنے کے لیے ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا، اس جلوس نے تحریک نظام مصطفیٰ کی یاد تازہ کر دی، جلوس نماز عصر کے بعد جامع مسجد نیلا گنبد سے شروع ہوا اور شاہراہ قائد اعظم پر مسجد شہداء میں نماز مغرب کے بعد پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔ پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نائب صدر نوازادہ نصر اللہ خاں اور جماعت اسلامی کے امیر میاں محمد طفیل نے جلوس کی قیادت کی مسجد شہداء میں نماز مغرب کے بعد جلوس کے شرکاء نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان کے پر مسرت موقع پر خداوند تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا، اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔

جلوس میں۔۔۔ علماء کونسل پاکستان کے صدر مولانا علیک الرحمان سیکرٹری جنرل مولانا احسان اللہ فاروقی مسٹر سعید الحق صدیقی مولانا سیف الدین شامل تھے۔ جلوس کے آگے سینکڑوں سکورڈ و موٹر سائیکل سوار تھے۔ جن میں بہت سے نوجوانوں نے ہاتھ میں کلمہ طیبہ کا پرچم اٹھا رکھا تھا۔

مذکورہ جلوس سے پہلے جامع مسجد نیلا گنبد میں جلسہ میلاد النبیؐ منعقد ہوا جس میں مفتی محمود صاحب نے تقریر فرمائی۔ ہمارے پاس جلسہ کی تصویر موجود ہے جس

میں مفتی صاحب سرد موسم کی وجہ سے چادر اوڑھے منبر پر بیٹھ کر تقریر کر رہے ہیں اور تصویر کے نیچے یہ تحریر لکھی ہوئی ہے:

”قومی اتحاد کے صدر مفتی محمود مسجد نیلا گنبد میں عید میلاد النبیؐ (ﷺ) کے جلسہ سے خطاب کر رہے ہیں۔ اس جلسہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔“

یہ تصویر تراشہ بھی نوائے وقت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ اس جلسہ اور جلوس کا قبل ازیں پورا اہتمام کیا گیا تھا باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کی گئی تھی چنانچہ نوائے وقت لاہور ۹ فروری ۱۹۷۹ء کا تراشہ بھی ہم نے اپنی نوٹ بک میں چپا لیا ہوا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

”مفتی محمود اور نصر اللہ خاں جلوس کی قیادت کریں گے“

لاہور ۹ فروری (پ پ) قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود اور نائب صدر نوازادہ نصر اللہ خاں کل ۴ بجے نیلا گنبد سے نکلنے والے میلاد النبیؐ (ﷺ) کے جلوس کی قیادت کریں گے، یہ جلوس مسجد شہداء پہنچ کر ختم ہو جائے گا۔ قبل ازیں جلسہ ۲ بجے شروع ہوگا۔“

(۷) ربوہ (چنیوٹ) میں دیوبندی علماء کے پیر طریقت مولانا

خال محمد آصف کندیاں اور اولاد عطا اللہ شاہ بخاری کا سالانہ جلوس

میلاد النبیؐ (ﷺ)

قارئین یہ سن کر درطہ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ ربوہ میں دیوبندی علماء ہر سال پابندی کے ساتھ بارہ ربیع الاول شریف کے دن میلاد النبیؐ کا جلوس نکالتے

ہیں۔ جس میں ان کے بڑے بڑے جلیل القدر اساتذہ شریک ہوتے ہیں، اور اس سالانہ جلوس کی باقاعدہ اشتہارات اور اخباری اعلانات کے ذریعہ تشہیر کی جاتی ہے۔ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ شریک ہوں ہمیں ۱۹۸۳ اور ۱۹۸۵ء کے اخباری تراشے ملے ہیں جو ہم نے محفوظ کر لیے ہیں، تراشے درج ذیل ہیں:

۱- روزنامہ جنگ لاہور ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء بمطابق ۷ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک میں لکھا ہے:

”ربوہ میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس عطاء الحسن بخاری کی قیادت میں نکالا جائے گا۔“

مسووال (نامہ نگار) کا لہدم مجلس احرار کے راہنما مولانا عبدالعلیم رائے پوری نے اعلان کیا ہے کہ ۲۹ دسمبر کو عید میلاد النبیؐ کے موقع پر ربوہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے فرزند سید عطاء الحسن بخاری کی قیادت میں فرزندانِ توحید روایتی شان و شوکت کے ساتھ جلوس نکالیں گے، جس میں ملک بھر سے عاشقانِ ختم نبوت بڑی تعداد میں شرکت کریں گے۔“

۲- روزنامہ نوائے وقت ۴ نومبر ۱۹۸۵ء بروز پیر میں لکھا ہے:

”ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس۔“

چنیوٹ ۳۰ نومبر (نامہ نگار) خلیف مسجد احرار صدیق آباد قاری اللہ یار راشد نے بتلایا ہے کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسجد احرار صدیق آباد (ربوہ) میں ۱۲ ربیع الاول ۲۶ نومبر کو ایک روزہ ختم

نبوت کانفرنس منعقد ہوگی اور عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں ایک جلوس بھی نکالا جائے گا۔ کانفرنس اور جلوس کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ کانفرنس میں ملک سے متعدد مرکزی علماء شرکت کریں گے، کانفرنس اور جلوس کا افتتاح مولانا خان محمد آصف کندیاں شریف امیر مرکز مجلس تحفظ ختم نبوت کریں گے۔ جلوس ربوہ کے مین بازار سے گزر کر بخاری مسجد میں اختتام پذیر ہوگا۔“

(۸) مولوی عبدالرحمان صاحب شیخ الحدیث و نائب مہتمم

جامعہ اشرفیہ لاہور کا جشن میلاد النبیؐ کے جواز میں فتویٰ روزنامہ جنگ جمعہ میگزین میں دینی مسائل اور ان کا حل کے ہفت روزہ کالم میں مولوی عبدالرحمان صاحب دینی مسائل کا جواب دیتے ہیں، چنانچہ اس کے دو اقتباس پیش خدمت ہیں۔ اصل اخباری تراشے ہمارے پاس نوٹ بک میں چپاں موجود ہیں۔

۱- روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء میں ہے:

(۱) عبد الغفار شیخ پورہ۔

س: ۱۲ ربیع الاول حضور ﷺ کی پیدائش کا اور وفات کا دن ہے ایک طرف تو خوشی ہے اور دوسری طرف غمی ہے کیا اس دن جشن منانا جائز ہے یا کہ غمی اور افسوس کرنا بہتر ہے؟

ج: حضور ﷺ انتقال کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی سے انتقال کے بعد کی حیات زیادہ قوی ہے۔ اس لیے غمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا

یہ بھی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

۱- جمعہ میگزین ۵ جون ۱۹۸۷ء میں ہے:

س: کیا عید میلاد النبیؐ پر جلوس نکالنا جائز ہے۔

ج: اگر اس کو دین کا جزء نہ سمجھا جائے تو جائز ہے۔

باب سوم

جشن میلاد النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات

اور ان کے جوابات

جواب اول

بدعت ضلالت کی پہلی تعریف

وہ نیا کام جو قرآن و حدیث کی نص کے خلاف ہو

امام شافعی اور علامہ صلیبی

علامہ صلیبی اپنی سیرت انسان العیون المعروف سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر سن کر لوگوں کا کھڑا ہو جانا اگرچہ بدعت ہے مگر بدعت حسنہ ہے۔ عربی عبارت پہلے گزر چکی ہے۔ آگے بدعت سے متعلقہ احادیث پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

ولا ینافی ذلك قوله صلى الله عليه وسلم اياكم و
محدثات الامور فان كل محدثة بدعة و كل
بدعة ضلالة و قوله صلى الله عليه وسلم من احدث
في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد عليه. لان هذا عام
اريد به الخاص. فقد قال امامنا الشافعي قدس الله
سره العزيز من احدث و خالف كتابا او سنة او
اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة و ما احدث من
الخير و لم يخالف ذلك شيئا فهو البدعة المحمودة.

(انسان العیون المعروف سیرت صلیبی علامہ علی بن برہان الدین صلیبی جلد اول صفحہ ۱۳۶)

ترجمہ: اور اس (قیام میلاد النبی ﷺ) کے خلاف نہیں ہے نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر

قبل ازیں ہمارا خیال تھا کہ جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر قرآن و حدیث کی روشنی میں صرف دلائل ذکر کرنے پر اکتفا کیا جائے۔ مگر بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ اس کے ساتھ ساتھ مخالفین میلاد کے اعتراضات کا رد بھی لکھنا چاہیے۔ چنانچہ قلیل الوقتی کے باوجود ہم نے باب سوم کا اضافہ کر دیا۔ چنانچہ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند کثیر الوقوع اعتراضات کا رد پیش نظر ہے۔ اللہ قبول فرمائے۔
وما توفیقی الا باللہ الخ

اعتراض اول

جشن میلاد النبی بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

دیوبندی و اہل حدیث علماء نے یہ سبق خوب رٹا ہوا ہے کہ جشن میلاد النبی ﷺ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ہر بدعت ضلالت نہیں بدعت کی متعدد اقسام ہیں جو بدعت ضلالت ہے ائمہ دین نے اس کی متعدد تعریفات و تشریحات لکھی ہیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔

بدعت گمراہی ہے اور نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی اس کے خلاف نہیں کہ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام جاری کیا جو اس دین میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے، کیونکہ آپ کا یہ فرمان ایسا عام حکم ہے جس سے بعض افراد خاص کر لیے گئے ہیں۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے کوئی ایسا کام جاری کیا جو قرآن کی کسی آیت کسی سنت رسول یا اجماع یا کسی اثر کے خلاف ہو تو وہ گمراہی والی بدعت ہے اور جو بھلائی کا نیا کام جاری کیا جائے اور ان چیزوں کے خلاف نہ ہو وہ بدعت محمودہ ہے۔

نوٹ: امام شافعی رحمہ اللہ کے مذکورہ فرمان نے اغتراض میں مذکورہ احادیث کا مفہوم خوب واضح کر دیا ہے کہ دین میں وہ نیا کام بدعت ضلالت ہے جو قرآن کی کسی آیت یا نبی ﷺ کی کسی سنت کے خلاف ہو۔ مگر جب بھی کوئی ایسا نیک کام اور عمل خیر شروع کیا جائے جو قرآن و سنت کے خلاف نہ ہو تو وہ بدعت محمودہ ہے جسے عام طور پر بدعت حسنہ کہا جاتا ہے۔

امام ابن اثیر

الابتداع ان كان في خلاف ما امر الله به و رسوله فهو في حيز الذم والانكار و ان كان واقعاً تحت عموم ما ندب اليه و حض عليه رسوله فهو في حيز المدح و ان لم يكن مثاله موجوداً كنوع من الجود والسخا و فعل المعروف فهذا فعل من

الافعال المحموده لم يكن الفاعل قد سبق عليه لا يجوز ان يكون ذلك في خلاف ما ورد الشرع به لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جعل له في ذلك ثواباً فقال من سن سنة حسنة كان له اجرها و اجر من عمل بها و قال في ضده من سن سنة سيئة كان عليها و زرها و وزر من عمل بها و ذلك اذا كان في خلاف ما امر الله به و رسوله الخ

(جامع الاسول (امام ابن اثیر)

ترجمہ: بدعت جاری کرنا (یعنی کوئی نیا کام شروع کرنا) اگر اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہو تو قابل مذمت و انکار ہے اور اگر وہ بدعت اس زمرے میں آئے جس کو شرع نے بہتر قرار دیا اور نبی ﷺ نے اس کی ترغیب دلائی تو وہ قابل تعریف ہے اگرچہ قبل ازیں (یعنی دور رسالت و دور صحابہ میں) اس کی مثال موجود نہ ہو تو جیسے جود و سخا کا کوئی بھی نیا طریقہ اور بھلائی کا کوئی بھی دوسرا کام ہے۔ یہ سب افعال محمودہ ہیں اگرچہ قبل ازیں انہیں کسی نے نہ کیا ہو۔ لیکن اس کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ خلاف حکم شریعت ہو کیونکہ اس (نیک کام جاری کرنے والے) کے لیے نبی ﷺ نے ثواب کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں جس نے کوئی اچھا کام جاری کیا اسے اپنا بھی اجر ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی اس کے برعکس ہیں۔ یہ فرمایا کہ جس نے کوئی بُرا طریقہ جاری کیا

اسے اپنا گناہ بھی ہوگا اور اس کے طریقہ پر عمل کرنے والوں کا بھی اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہو۔

امام شافعی اور امام ابن اثیر رحمہما اللہ کے ارشادات سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ہر بدعت بدعت ضلالت نہیں، بلکہ بدعت کی دو اقسام ہیں۔ (۱) بدعت ضلالت جو خلاف شرع ہو اور (۲) بدعت محمودہ، جو شرع کے خلاف نہ ہو اور ان افعالِ حسنہ کے زمرہ میں شمار ہوتی ہو جنہیں شرع نے پسند کیا ہے جیسے راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کوئی بھی نیا طریقہ ہے۔

جشن میلاد النبی ﷺ اصولاً قرآن و حدیث کے خلاف نہیں

جشن میلاد النبی ﷺ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ آپ کی ولادت کی خوشی میں اجتماع کیا جائے قرآن کی تلاوت ہو آپ کی شان میں نعتیں پڑھی جائیں آپ کی سیرت بیان کی جائے۔ درود و سلام ہو اور پھر تمام حاضرین کو سادہ یا پر تکلف کھانا کھلایا جائے۔ اسے محفل میلاد النبی ﷺ کہا جاتا ہے اور آج کل جشن میلاد النبی میں یہ امر بھی بطور مندوبیت داخل ہے کہ آپ کے یوم ولادت پر اہل اسلام درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے یا کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے جلوس کی شکل میں پیدل یا سوار ہو کر بازاروں میں نکل آئیں اور خدا و رسول کے نام کے نعرے لگاتے ہوئے گزرتے جائیں اور دیکھنے والوں کے خانہ ہائے دل میں شمعِ محبت رسول جلاتے جائیں، اسے جلوس میلاد النبی ﷺ کہا جاتا ہے۔

جشن میلاد کی حقیقت صرف اسی قدر ہے۔ باقی اگر کچھ لوگ محفل میلاد یا جلوس

میلاد میں شرع کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں تو وہ ان کا ذاتی فعل ہے جس کا جشن میلاد کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی نماز میں آداب نماز کا خیال نہ رکھے یا روزہ رکھ کر خلاف شرع حرکتیں کرتا پھرے یا دورانِ ادائیگی حج نماز ترک کرے جھوٹ بولے اور یہ آج کل عام ہوتا ہے۔

آئیے امام جلال الدین سیوطی کی زبان سے جشن میلاد کی حقیقت سن لیں۔

جشن میلاد کی حقیقت بقول امام سیوطی رحمہ اللہ

الحاوی للفتاویٰ

ان اصل عمل المولد هو اجتماع الناس و قراءة ما تيسر من القرآن و رواية الاجنار الواردة في مبدء امر النبي صلى الله عليه وسلم و ما وقع فيه من الايات ثم يمدحهم سماطاً يأكلون منه و يتفرقون من غير زيادة على ذلك من البدع الحسنة التي ثياب صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وسلم و اظهار الفرح والاستبشار بمولده الشريف.

(الحاوی للفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۹۳ رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد)

ترجمہ: جشن میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ لوگ جمع ہوں، مقدور بھر قرآن شریف کی تلاوت کریں نبی ﷺ کی ولادت اور دور ابتداء کے متعلق روایات بیان کریں اور اس پر ظاہر ہونے والی آیات قدرت کا بیان کریں، پھر کھانا لگا دیا جائے اور لوگ کھا کر چلے جائیں۔

ان مذکورہ بدعاتِ حسنہ پر کوئی (خلاف شرع) زیادتی نہ کی جائے ان بدعات

حسہ پر ثواب ملتا ہے، کیونکہ ان سے عظیم رسول ﷺ کا فرض پورا ہوتا ہے اور آپ کے میلاد پر اظہار مسرت و خوشی بھی ہوتا ہے۔

جشن میلاد کی حقیقت بقول امام سخاوی رحمہ اللہ متوفی ۶۴۳ھ

لازال اهل الاسلام في سائر الاقطار والمدن
الكبار يشغلون في شهر مولده صلى الله عليه
وسلم بعمل الولاثم البديعة المشتبه على
الامور البهجة الرفيعة يتصدقون في لياليه بانواع
الصدقه و يظهرون السرور و يزيّدون في المبرات و
يعتنون بقراءة مولده الكريم و يظهر عليهم من
بركاته فضل عظيم۔

(سیرت طیبہ جلد اول صفحہ ۱۳۷ باب ذکر مولدہ ﷺ) (روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶ زیر آیت محمد رسول اللہ الخ)

ترجمہ: اہل اسلام تمام آفاق عالم میں بڑے بڑے شہروں میں ماہ میلاد النبی ﷺ کے دوران بڑی پُر تکلف دعوتیں کرتے ہیں جو کئی با عظمت و بابرکت امور پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ماہ میلاد النبی کی راتوں میں مختلف صدقات و خیرات کرتے ہیں اظہار مسرت کرتے ہوئے مختلف اعمال حسہ بجالاتے اور نبی ﷺ کا میلاد مبارک پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر اللہ کا فضل عظیم قائم رہتا ہے۔

نتیجہ:

دونوں عبارات سے صاف معلوم ہو گیا کہ جشن میلاد النبی ﷺ کی حقیقت صرف

یہ ہے کہ آپ کی ولادت کی خوشی میں اعمال حسہ کیے جائیں صدقات و خیرات کی کثرت کی جائے آپ کی سیرت بیان میں زیادہ سے زیادہ خرچ کیا جائے قرآن کی تلاوت کی جائے آپ کی سیرت بیان کی جائے اور احباب و اقرباء کی دعوت کی جائے وغیرہ۔

بتلائیے ان میں سے کون سا عمل خلاف شرع ہے بلکہ یہ تمام کام ایسے ہیں جن کی بجا آوری اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے اس لیے امام شافعی، امام ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی اور امام سخاوی کے فتویٰ کے مطابق جشن میلاد بدعت ضلالت نہیں بدعت محمودہ ہے۔

چیلنج:

جب آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ بدعت ضلالت وہ ہے جو قرآن کی کسی آیت یا حضور ﷺ کی کسی حدیث کے خلاف ہو، تو ہم مخالفین جشن میلاد کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ایسی آیت یا حدیث دکھاؤ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جشن میلاد النبی منانا ناجائز ہے مگر رب کعبہ کی قسم تم ایسا کبھی نہ کر سکو گے۔

فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة. الخ

جواب دوم

بدعت ضلالت کی دوسری تعریف

وہ نیا کام جس کی شرع میں کوئی اصل موجود نہ ہو

علامہ ابن حجر کا ارشاد

علامہ ابن حجر اعتراف میں مذکورہ حدیث من احدث الخ کی تشریح کرتے

ہوئے فرماتے ہیں:

قوله من احدث حدثا اى فعل فعلا لا اصل له في الشرع.

یعنی نبی ﷺ کے ارشاد کہ جس نے کوئی نیا کام جاری کیا۔ کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کام شروع کیا جس کی شرع میں کوئی اصل نہیں۔ (مقدمہ فتح الباری فصل غاس) اسی طرح مقدمہ فتح الباری میں آپ حدیث ایا کم ومحدثات الامور کی تشریح میں لکھتے ہیں:

قوله محدثها بفتح الدال جمع محدثة والمراد بها ما احدث وليس له اصل في شرع سمى في عرف الشارع بدعة وما كان له اصل في الشرع فليس بدعة والبدعة في عرف الشرع مذمومة بخلاف اللغة.

(فتح الباری)

ترجمہ: محدثات جمع ہے محدثۃ کی۔ اس سے مراد وہ کام ہے جو نیا شروع کیا جائے اور شرع میں اس کی کوئی اصل نہ ہو اسے عرف شرع بدعت کہتے ہیں، اور جس کام کا شرع میں اصل موجود ہو وہ بدعت نہیں ہوتا کیونکہ اصطلاح شرع میں کسی بڑے کام کو بدعت کہا جاتا ہے البتہ لغت میں وسعت ہے۔

فاضل ابن معین صنفی

فان قلت قد اشتهر ان البدعة نوعان حسنة و سبعة فكيف يكون كل بدعة ضلالة بلا تخصيص؟ قلت المراد من البدعة في الحديث البدعة

الشریعة وهی ما لیس له دلیل شرعی و کل ما فعله الشارع او امر به فهو لیس ببدعة شرعية.

(شرح اربعین نووی مصنفہ فاضل ابن معین صنفی) (مجموعۃ الفتاویٰ فارسی، مولانا عبدالحی لکھنوی دیوبندی جلد اول صفحہ ۳۰ کتاب الخطر والاباطہ مطبع یونی لکھنوی)

ترجمہ: اگر تم یہ کہو کہ یہ امر بہت مشہور ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور سئہ تو پھر مطلقاً بلا تخصیص حدیث کے یہ الفاظ کیسے درست ہیں کہ کل بدعة ضلالة، ہر بدعت ضلالت ہے؟ تو میں کہتا ہوں حدیث میں لفظ بدعت سے مراد بدعت شرعیہ ہے اور بدعت شرعیہ وہ ہوتی ہے جس کے لیے شرع میں کوئی دلیل (یعنی اصل) موجود نہ ہو، اس کے بخلاف وہ کام جو شارع نے کیا یا اس کا حکم دیا ہو وہ بدعت شرعیہ نہیں۔

وضاحت:

فتح الباری اور شرع اربعین نووی کی مذکورہ عبارات سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ نبی ﷺ نے ہر اس نئے کام کو برا کہا ہے جس کے لیے شرع میں کوئی اصل موجود نہ ہو۔

۲۔ نبی ﷺ کا ارشاد کل بدعة ضلالة اپنے عموم پر نہیں بلکہ اس سے مراد بھی وہ نیا کام ہے جس کے لیے کوئی شرعی دلیل اور اصل نہ ہو، لیکن جو نیا کام اعمال حسنہ کے زمرہ میں آئے جیسے صدقات و خیرات، ذکر رسول، حضور کی آمد پر خوشی کرنا اور اس آمد کا محفل میں ذکر کرنا وغیرہ ہیں یعنی وہ کام جو نبی ﷺ

۳۔ جس نئے کام کے لیے شرع میں اصل نہ موجود ہو اس کو اصطلاح شرع میں بدعت کہتے ہیں کیونکہ شرع میں صرف بڑے کام کو بدعت کہا جاتا ہے ہاں از روئے لغت اسے بدعت کہا جاسکتا ہے بلکہ از روئے لغت تو اللہ تعالیٰ کو بھی قرآن میں ”بدعت کرنے والا“ کہا گیا ہے بدیع السنن والارض زمین و آسمان کو نئی شکل پر بنانے والا اس لیے اگر کسی کام پر محض لغتاً لفظ بدعت کے منطبق ہونے سے وہ کام ناجائز ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا زمین و آسمان بنانا بھی ناجائز کہا جائے گا۔ فیاللعجب۔

آئیے اب ہم دیکھتے ہیں کہ جشن میلاد النبی ﷺ کے لیے کوئی شرعی اصل موجود ہے یا نہیں؟ اگر اس کے لیے شرع میں کوئی اصل موجود ہے تو پھر اسے بدعت ضلالت کہنا یا محض بدعت کہنا کہاں تک درست ہے۔

جشن میلاد النبی ﷺ کے لیے شرع میں متعدد اصل موجود ہیں

باب اول کی فصل دوم میں احادیث کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں بھی ذکر میلاد النبی ﷺ کی محفلیں ہوتی تھیں اور فصل پنجم میں نبی علیہ السلام کی تشریف آوری پر خوشی کے جلوس کی اصل بھی آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔ بڑے اختصار کے ساتھ ہم اس کا اجمال پیش کر رہے ہیں۔

پہلا اصل

حضور ﷺ محفلوں میں اپنا میلاد خود سنایا کرتے تھے

حدیث اول: منذ احمد بن حنبل میں خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمیں کچھ اپنے بارہ میں ارشاد فرمائیں تو آپ نے فرمایا: میں اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت۔

ورأت امی حین و حملت کانه خرج منها نوراً اضاءت
لہ قصور بصری۔

ترجمہ: اور میری والدہ نے جب مجھے اپنے بطن میں اٹھایا تو انہوں نے دیکھا کہ گویا ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے انہیں بصری کے محل نظر آ گئے۔

حدیث دوم: امام احمد، بزار، طبرانی، حاکم، بیہقی اور ابونعیم نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس وقت اللہ کا ایک بندہ اور خاتم النبیین تھا جب آدم بھی مٹی میں تھے۔

و سأخبرکم عن ذالک دعوة ابی ابراهیم و بشارة
عیسی و دویا امی التی رأی و کذاک امہات
النبیین یرین و ان ام رسول اللہ (صلی اللہ علیہ
وسلم) رات حین وضعته نوراً اضاءت لہ قصور
الشام۔

ترجمہ: میں تمہیں بتلاتا ہوں، میں اپنے والد ابراہیم کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کی وہ دید ہوں جو انہوں نے دیکھی اور وہی دید تمام انبیاء کی ماؤں نے دیکھی تھی۔ اور رسول خدا کی والدہ نے جب انہیں جنا تو ایک نور دیکھا جس سے انہیں شام کے محلات نظر آ گئے۔

حدیث سوم: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من کرامتی علی ربی انی ولدت محتوناً لم احدث سوتی۔

اللہ کی طرف سے میری توقیر و تکریم میں سے یہ بات بھی ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۳) (دلائل النبوة ابو نعیم جلد اول صفحہ ۱۹۳) (مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۲۷)

دوسرا اصل

صحابہ حضور ﷺ کے سامنے محفل میں آپ کا میلاد سناتے تھے

حدیث اول: صحابی رسول خرم بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس اس وقت آیا جب آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے ہی تھے۔ میں نے اس وقت سنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا میں آپ کو آپ کی تعریف نہ سناؤں؟ فرمایا: سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارا چہرہ سلامت رکھے۔ آپ نے اشعار پڑھنا شروع کر دیے۔ (ان اشعار کا مختصر ترجمہ یہ ہے)

”جب آدم علیہ السلام جنت میں اپنے وجود پر پتے لگا رہے تھے تو آپ

ان کی صلب میں موجود تھے۔ پھر آپ ان کی پشت میں رہتے ہوئے زمین پر اترے، اور صلب حضرت نوح علیہ السلام میں رہتے ہوئے آپ کشتی میں سوار ہوئے، پھر آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں تھے جب انہیں نار نمود میں ڈالا گیا اور آپ کی برکت سے نار انہیں جلانہ سکی۔ پھر جب آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے آفاق عالم روشن ہو گئے۔ الخ

(خصائص کبریٰ جلد اول صفحہ ۳۹) (المسند رک (حاکم) جلد سوم صفحہ ۳۲۷) (نشر الطیب مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ ۷)

حدیث دوم: بنو تمیم کے لوگ مدینہ طیبہ میں آئے اور حجرہ کے پیچھے سے پکارا اے محمد (ﷺ) باہر آؤ ہم اشعار میں اپنے اپنے مفاخر بیان کرنے کا مقابلہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے شاعر بنا کر نہیں بھیجا گیا تاہم ان کے شاعر نے اپنے مفاخر بیان کیے تو آپ نے پہلے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو جواب دینے کے لیے ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت حسان نے اٹھ کر یوں اشعار پڑھے کہ سب پر غالب آ گئے (آپ کے اشعار کا مختصر ترجمہ یہ ہے) ہم نے نبی ﷺ کی مدد کی اور اپنا مہمان بنایا خواہ کوئی راضی ہو یا ناراض رہا، وہ ایسا رسول ہے جس کی ساری نسب پاک ہے ہم قریش میں پیدا ہوئے اور خیر و برکت والا نبی بھی قریش میں پیدا ہوا یعنی آل ہاشم میں۔ (مواہب لدنیہ مع الزرقانی جلد سوم صفحہ ۷۳ ۱۳ الفصل السابع فی خطبہ و شعرہ) اسی طرح حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ بھی کلام ہے۔

خلقت مبراً من کل عیب کأنک قد خلقت کما تشاء۔

اے نبی ﷺ آپ ہر غیب سے پاک پیدا کیے گئے گویا آپ کو یوں پیدا کیا گیا جیسا آپ نے خود چاہا، یہ اشعار بھی حضور ﷺ کے میلاد سے متعلق ہیں۔

تیسرا اصل

نبی ﷺ کی تشریف آوری پر اہل مدینہ نے جلوس نکالا

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

فصعد الرجال والنساء فوق البيوت و تفرق
الغلمان والخدم ينادون يا محمد يا رسول الله يا محمد
يا رسول۔

یعنی مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے (تاکہ آپ کی آمد کا نظارہ کر سکیں) اور بچے اور نو جوان گلیوں میں بکھر گئے اور نعرہ لگا رہے تھے: یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۴۱۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ دہلی، باب حدیث الہجرۃ)

یہ حدیث مسلم بتا رہی ہے کہ مدینہ طیبہ میں حضور پر نور ﷺ کی آمد پر اہل مدینہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا اور وہ خوشی میں گلیوں میں نعرے لگاتے پھرتے تھے یا محمد یا رسول اللہ اور بہت سے مرد عورتیں چھتوں پر چڑھ کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی سواری کا نظارہ کر رہے تھے۔ گویا آپ کی سواری جلوس کی صورت میں مدینہ پاک میں داخل ہوئی۔

آج اہل سنت بھی بارہ ربیع الاول کو اپنے آقا و مولا ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں کہ آپ رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے خوشی سے جلوس نکالتے ہیں۔ درود

شریف پڑھتے ہوئے نکلتے ہیں اور یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے اور نعت رسول پڑھتے ہوئے گلیوں بازاروں سے گزرتے ہیں۔

چوتھا اصل

یوم عاشوراء اور یوم میلاد النبی ﷺ

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کا کلام پیچھے دو مرتبہ فصل سوم اور دوم میں گذر چکا ہے۔

وقد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في
الصحيحين الخ۔

یعنی میں نے جشن میلاد کو شرع میں ایک ثابت شدہ اصل پر جائز ثابت کیا ہے۔ الخ

آپ کا یہ کلام بڑے بڑے محدثین نے جواز میلاد پر پیش کیا جیسے علامہ سیوطی نے رسالہ حسن المقصد میں علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں اور علامہ یوسف نیہانی نے حجة الله على العالمين میں۔

نتیجہ: محفل میلاد یا جلسہ میلاد اسی لیے منعقد کیا جاتا ہے کہ آپ کی میلاد کا ذکر خیر کیا جائے اور الحمد للہ اس کا اصل تو خود زبان نبوت اور زبان صحابہ سے ثابت ہے۔ یعنی محفل میلاد تو دور رسالت میں بھی تھی اور آج بھی محفل میلاد ہی ہوتی ہے۔ البتہ طریقہ کار میں فرق ہو سکتا ہے۔ لیکن اصل ایک ہی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ دور رسالت اور دور صحابہ میں آج کل کی طرح دینی ادارے نہ تھے کتابیں پڑھائی نہیں جاتی تھیں امتحانات نہیں ہوتے تھے۔ دستار بندی کے سالانہ جلسے نہیں ہوتے تھے اس لیے یہ سب امور بدعت ہیں لیکن زمانہ نبوی میں اس کا اصل ثابت ہے کیونکہ اصحاب صفہ بھی

گویا دینی طلباء تھے جو مسجد نبوی کے مدرسہ میں زیر تعلیم تھے تو جب یہ اصل ثابت ہو گیا تو دینی اداروں کا قیام ناجائز اور بدعت ضلالت نہ رہا اسی طرح جب نبی ﷺ خود اپنا میلاد محفلوں میں سناتے تھے تو ہمارے لیے بھی ذکر میلاد رسول کے لیے محفل کا قائم کرنا ناجائز اور بدعت ضلالت نہ رہا۔

جواب سوم

بدعت ضلالت کی تیسری تعریف

وہ نیا کام جس کے جواز پر قرآن و حدیث سے کوئی ظاہر یا خفی استدلال نہ ہو

علامہ سید شریف کا ارشاد

علامہ صاحب کی ذات محتاج تعارف نہیں آپ حواشی مشکوٰۃ میں اسی حدیث (من احدث فی امرنا هذا الخ جسے معترض نے پیش کیا ہے) کی تشریح میں ارشاد فرماتے ہیں:

المعنی ان من احدث فی الاسلام رأیاً لم یکن له من الكتاب والسنة سنة ظاہر او خفی ملفوظ او مستنبط فهو مردود علیہ۔ (حواشی مشکوٰۃ)

ترجمہ: اس کا معنی یہ ہے کہ جس شخص نے اسلام میں ایسی نئی رائے قائم کی جس کے لیے قرآن و حدیث سے کوئی ظاہر یا خفی دلیل اور کوئی صریح نص یا استنباط نہ تھا تو وہ رائے مردود ہے۔

علامہ ابن حجر کا ارشاد

المراد من قوله صلى الله عليه وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه ما ینافیہ ولا یشہد له قواعد الشوع وادلته العامة فتح المبین شرح اربعین۔

ترجمہ: نبی ﷺ کے اس ارشاد کہ ”جس نے ہمارے اس دین میں نئی چیز ایجاد کی“ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز جو دین کے منافی ہو یا اس کے لیے شرعی قواعد اور عمومی دلائل گواہی نہ دیں۔

وضاحت:

علامہ سید شریف اور علامہ ابن حجر کی عبارات سے یہ امور ثابت ہوئے کہ

۱- جس بدعت کو نبی ﷺ نے بڑا کہا اور اسے مردود قرار دیا ہے اس کی تعریف یہ ہے کہ ایسا نیا کام جو دین میں جاری کیا جائے اور اس کے جواز کے لیے نہ تو قرآن و حدیث میں کوئی صریح نص ہو اور نہ ہی کتاب و سنت سے استنباط کے ساتھ اس کا جواز پیدا کیا جاسکے۔

۲- اور اگر کوئی ایسا دینی کام جاری کیا جائے جس کے جواز پر قرآن و حدیث سے ایک یا اس سے زائد دلائل موجود ہوں، شرعی استنباط اس کا جواز ثابت کر رہا ہو اسے بدعت ضلالت کہنا بہت بڑی علمی خیانت اور بددیانتی ہے۔

اب آئیے دیکھتے ہیں کہ سالانہ جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر قرآن و سنت سے کوئی استنباط کیا جاسکتا ہے؟ اگر کیا جاسکتا ہے تو پھر مخالفین کا اسے بدعت ضلالت کہنا کہاں تک صحیح ہے؟

جشن میلاد النبی ﷺ کے جواز پر متعدد شرعی استدلالات موجود ہیں باب اول میں آپ نے اس موضوع پر ان گنت شرعی دلائل پڑھے ہیں جن میں سے چند ایک کی طرف ہم اشارہ کر دیتے ہیں۔ تاکہ معاملہ خوب ذہن نشین ہو جائے۔

پہلا استدلال

محفل میلاد النبی اس چیز کا نام ہے کہ نبی ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا تذکرہ کرنے کے لیے لوگ جمع ہوں اور آپ کی ولادت کا تذکرہ کیا جائے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ تو قرآن کہتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو جمع کر کے نبی ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا تذکرہ کیا۔

”اور یاد کرو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توراۃ کے تصدیق کرنے والا اور اس رسول کی خوشخبری سنانے والا جو میرے بعد دنیا میں آئے گا اس کا نام ہے: ”احمد“

(سورہ صافات آیت ۶ پارہ ۲۸ رکوع ۹)

گویا آپ کی دنیا میں تشریف آوری کا تذکرہ کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے جو اہل سنت کے حصہ میں آئی ہے۔ فالحمد لله علی ذالک۔

دوسرا استدلال

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران آیت ۳۵ تا ۳۷ میں حضرت مریم علیہا السلام کا میلاد بیان فرمایا ہے، سورہ مریم آیت ۱۵ تا ۱۷ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور آیت ۱۷ تا ۳۵ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد بیان فرمایا ہے اور بتلایا ہے کہ ان انبیاء کے میلاد پر اللہ

تعالیٰ نے اپنی کیسی کیسی قدرتوں کا اظہار کیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے میلاد پر اللہ کی ایک بڑی قدرت یہ ظاہر ہوئی کہ نہایت بوڑھے اور ضعیف ترین میاں بیوی کو یحییٰ علیہ السلام جیسا فرزند دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ کے میلاد پر یہ ہوا کہ بن باپ کے پیٹادے دیا گیا، آپ جس درخت کے نیچے پیدا ہوئے اسے دفعتاً سرسبز اور پھل دار بنا دیا گیا، سخت ٹھوس پتھر سے بیٹھا چترہ جاری ہو گیا اور آپ نے اپنی والدہ کی گود میں گفتگو شروع کر دی۔ وغیرہ

اور محفل میلاد اس لیے منعقد کی جاتی ہے کہ بتلایا جائے نبی ﷺ کے میلاد پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کون کون سی قدرت ظاہر فرمائی، دنیا نور سے بھر گئی کعبہ کے بت گر کر ٹوٹ گئے۔ شہنشاہوں کے محل لرزنے لگے۔ آتش کدہ ایران سرد ہو گیا اور اللہ نے سارا سال دنیا والوں کو اپنے حبیب کے میلاد کے صدقے میں لڑکے ہی لڑکے عطا کیے وغیرہ، گویا محفل میلاد حقیقتاً طریقہ خداوندی کی اقامت نے اور سنت الہیہ پر عمل داری ہے۔ فالحمد لله علی ذالک۔

تیسرا استدلال

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن نازل فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! جب بھی یہ رات آئے تم عبادت کیا کرو تمہیں ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے زیادہ ثواب ملے گا، گویا سالانہ جشن نزول قرآن منایا کرو اور نزول قرآن جیسی نعمت کا سالانہ یوم مسرت منایا کرو اور ایک جگہ قرآن میں صراحت کے ساتھ فرمادیا گیا:

فبذلک فلیفرحوا۔ (سورہ یونس، آیت: ۵۷)

یعنی اس قرآن کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرو۔

اور یاد رہے کہ نبی ﷺ کا دنیا میں تشریف لانا قرآن کے اترنے سے بھی بڑی

نعمت ہے اس لیے اگر تم قرآن کے تشریف لانے پر سالانہ جشن مسرت منایا جاسکتا ہے تو صاحب قرآن رسول کی تشریف آوری پر سالانہ یوم مسرت کیوں نہیں منایا جاسکتا۔

نتیجہ:

علامہ ابن حجر اور علامہ سید شریف کی تشریح کے مطابق جس بدعت کو نبی ﷺ نے مردود کہا اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے جواز پر قرآن و سنت سے کوئی استدلال موجود نہ ہو، جب کہ جشن میلاد النبی منانے کے جواز پر متعدد استدلالات موجود ہیں، اس لیے اس جشن کو بدعت ضلالت کہنا بہت بڑی زیادتی اور خود بدعت ضلالت ہے۔

جواب چہارم

جشن میلاد النبی بدعت حسنہ ہے۔ متعدد محدثین امت اور فقہاء اسلام کے فتوے

شیخ امام نووی امام ابو شامہ

و من احسن البدع في زماننا هذا من هذا القبيل
ما كان يفعل بمدينة اربل كل عام في اليوم
الموافق ليوم مولد النبي صلى الله عليه وسلم من
الصدقات والمعروف و اظهار الزينة والسرور.

ترجمہ: یعنی ہمارے زمانہ اسی طرح کی ایک سب سے احسن بدعت وہ جو شہر اربل میں یوم میلاد رسول پر کی جاتی ہے یعنی صدقات و خیرات، اعمال حسنہ بجالائے جاتے ہیں اور اظہار زینت و مسرت کیا جاتا ہے۔

(سیرت صلیبہ جلد اول صفحہ ۱۳ طبع بیروت باب ذکر مولدہ ﷺ)

علامہ ابن حجر مکی

قد قال ابن حجر الهيتمي والحاصل ان البدعة الحسنة
متفق على نديها و عمل المولد و اجتماع الناس له
كذلك اي بدعة حسنة.

ترجمہ: یعنی امام ابن حجر فرماتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ بدعت حسنہ بالاتفاق لائق عمل ہوتی ہے اور جشن میلاد کرنا اور اس کے لیے لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔

امام جلال الدین سیوطی

آپ کا فتویٰ پیچھے دو مرتبہ گزر چکا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جشن میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ لوگ جمع ہوں مقدور بھر قرآن پڑھیں۔ میلاد رسول ﷺ کے متعلق کچھ بیان ہو اور آخر میں سب حاضرین کی دعوت کی جائے اور لوگ چلے جائیں۔ یہ سب امور بدعت حسنہ ہیں۔ (الحاوی للفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۹۴)

علامہ علی بن برہان الدین حلبی

و من الفوائد انه جرت عادة كثير من الناس اذا
سمعوا ذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا
تعظيما له صلى الله عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا
اصل لها اي لكن هي بدعة حسنة لانه ليس كل
بدعة مذمومة.

یعنی خاص فوائد میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اکثر لوگوں کی عادت جاری ہو

چکی ہے جب (محفل میں) نبی ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے اور پیدا ہونے کا ذکر سنتے ہیں تو آپ ﷺ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کھڑا ہونا اگرچہ بدعت ہے مگر بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذمومہ نہیں ہوتی۔

مولانا عبدالحی دیوبندی

آپ نے مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم میں محفل میلاد النبی کے بدعت ضلالت ہونے کی لمبی چوڑی اور مدلل تردید کی ہے اور بدعت حسنہ کے اثبات میں طویل کلام کیا ہے اور آخر میں فیصلہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

”ان مقدمات کی تمہید کے بعد کہتا ہوں کہ نفس ذکر میلاد دو وجہوں سے بدعت ضلالت نہیں۔ ذکر میلاد اسے کہتے ہیں کہ ذا کر کوئی آیت یا حدیث پڑھے اور اس کی شرح میں کچھ فضائل نبویہ بیان کرے اس کا وجود مانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں بھی تھا اگرچہ اس نام کے ساتھ نہ تھا۔“

(مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم کتاب الخطر والاباحۃ صفحہ ۱۶۰)

معلوم ہوا مولانا عبدالحی محفل میلاد کو بدعت حسنہ سمجھتے ہیں اسی لیے تو مشہور کتاب انوار ساطعہ فی جواز المولود والفاتحہ کے آخر میں آپ کی پرزور تقریر موجود ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جشن میلاد النبی ﷺ پر بدعت ضلالت والی احادیث منطبق فکر ناسر جہالت یا بددیانتی ہے اور یہ جشن اگرچہ آج کل موجودہ کیفیت کے اعتبار سے بدعت ہے مگر بدعت ضلالت نہیں بدعت حسنہ ہے اور بدعت حسنہ کے مندوب ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اعتراض دوم

ہر محفل میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے
(قیام تعظیمی کیا جاتا ہے) اور شرعاً ممنوع ہے

پہلی حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و كانوا اذا رأوه لم یقوموا لہا یعلمون من کراہیتہ لذلك۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۳ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۳)

ترجمہ: فرمایا صحابہ کرام کو کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر محبوب نہ تھا اور جب وہ آپ کو آتا دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبی ﷺ کو کھڑا ہونا پسند نہیں۔

دوسری حدیث: عن ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ ﷺ متکاً علی عصا فقمنا فقال لا تقوموا کہا یقوم الا عا جم یعظم بعصمہم لبعض۔ (ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲)

ترجمہ: ابی امامہ سے روایت ہے کہتے ہیں نبی ﷺ لاٹھی پر سہارا لے کر گھر سے باہر تشریف لائے ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی بڑائی ظاہر کرتے ہیں۔

تیسری حدیث: عن معاوية قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سره ان يتمثل له الرجال
قياماً فليتبوا مقعده من النار۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲، صفحہ ۱۰۴، ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۴)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ
لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے رہیں وہ جہنم میں ٹھکانہ بنائے۔

اور کوئی ایسی محفل میلاد نہیں ہوتی جس کے آخر میں کھڑے ہو کر سلام نہ پڑھا
جائے اور یہی وہ قیام تعظیم ہے جو نبی ﷺ کو پسند نہیں، لہذا جب محفل میلاد ایسے ناپسند
امور پر مشتمل ہو تو اس کے جواز کا فتویٰ کیسے دیا جاسکتا ہے۔

جواب اول: اعتراض میں مذکور احادیث کا مفہوم صحیح

یاد رہے اعتراض میں مذکور پہلی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی ﷺ صحابہ کرام کو
تکلف اور بناوٹ سے پاک دیکھنا چاہتے تھے اور ان کے دلوں سے ہر قسم کی جھجک
اور گھبراہٹ دور کر کے انہیں زیادہ سے زیادہ قرب عطا فرمانا چاہتے تھے۔ اور حدیث
کے الفاظ سے ہی معلوم ہو رہا ہے صحابہ کا نہ کھڑا ہونا صرف اسی لیے تھا کہ انہیں نبی
ﷺ کا حکم ملحوظ خاطر تھا ورنہ ان کی محبت کا تقاضا یہ تھا کہ کھڑے ہو جائیں اور جب صحابہ
کرام کو ہر قسم کی بناوٹ سے دور رہنے کی تعلیم دیدی گئی تو پھر صحابہ آپ کی تعظیم کے
لیے کھڑے بھی ہو جاتے تھے، اور نبی ﷺ انہیں منع بھی نہ کیا کرتے تھے جیسا کہ ابھی
آگے آئے گا، چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اشعة اللمعات جلد ۲ صفحہ ۳۹
میں یہی تشریح کی ہے۔ اسی دوسری حدیث کا بھی شیخ صاحب نے تقریباً یہی مفہوم

بیان کیا ہے حوالہ بھی دی ہے۔

گویا مختصراً جواب ہے کہ نبی ﷺ محض تواضع و انکساری کی وجہ سے اپنے
لیے قیام کو ناپسند کرتے تھے یعنی خلاف اولیٰ قرار دیتے تھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ
قیام تعظیم آپ نے امت پر حرام قرار دیا تھا۔ اور امام طحاوی کا فرمان ہے:

امام طحاوی رحمہ اللہ

وقد يكون كراهية لذلك منهم على وجه التواضع
منه صلى الله عليه وسلم لا لانه حرام عليهم ان
يفعلوا ذلك له، وكيف يظن انه حرام عليهم وقد
امرهم بالقيام الى سعد بن معاذ الخ۔

(مشکل الآثار جلد دوم صفحہ ۴۰)

ترجمہ: نبی ﷺ کا اپنے لیے صحابہ کے قیام کو ناپسند کرنا تواضع کی بنا پر تھا
اس لیے نہیں کہ یہ قیام ان پر حرام تھا یہ حرام ہو بھی سکتا ہے جب کہ آپ
نے انہیں سعد بن معاذ کے لیے قیام کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

امام طحاوی جیسے عظیم ترین محقق کے فیصلہ کے بعد بحث ختم ہو جانی چاہیے اب
دوسری حدیث تو اس کا بالکل واضح مقصد یہ ہے کہ جو شخص یہ پسند کرے کہ وہ آئے تو
لوگ کھڑے ہو جائیں اور وہ آکر بیٹھ جائے مگر لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جیسے
شہنشاہوں کے درباروں کا مال ہوتا ہے تو ایسے شخص کے لیے جہنم کا اعلان ہے۔
حدیث کے الفاظ ان يتمثل له الرجال قياماً کے الفاظ اسی مفہوم کو ظاہر
کرتے ہیں اور حدیث ۲ کے الفاظ کما يقوم الا عاظم يعظم بعضهم
لبعض کا اشارہ بھی اسی طرف ہے۔ چنانچہ علامہ کرمانی رحمہ اللہ متوفی ۷۸۶ھ حدیث

قوموا الی سید کم کے تحت کرمانی شرح بخاری صفحہ ۹۸ میں لکھتے ہیں:

و فیہ استحباب القیام عند دخول الا فضل وهو

غیر القیام المنہی عنہ لان ذالک بمعنی الوقوف و

هذا بمعنی النهوض

لہذا کسی کی آمد پر محض اس کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جانا ان احادیث سے مکروہ یا ممنوع نہیں ٹھہرتا۔

جواب دوم:

کھڑے ہو کر سلام پڑھنا محض ذکر رسول کی تعظیم ہے اور ذکر رسول کے لیے کھڑا ہونا صحابہ اور مشائخ سے ثابت ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اہل سنت کا کھڑے ہو کر سلام پڑھنا اس لیے ہے کہ ان کے نزدیک نبی ﷺ ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ آپ کا محفل میلاد میں تشریف لانا بعد از قیاس نہیں، قرآن و حدیث کی روشنی سے یہ بات ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام بعد از وصال جہاں چاہیں دنیا میں تشریف لے جاسکتے ہیں۔ تاہم اہل سنت و جماعت کا کھڑا ہو کر سلام پڑھنا اس مقصد کے لیے نہیں ہوتا، ہم تو محض ذکر رسول کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ یعنی درود و سلام ایک عظیم ذکر ہے کہ اس کے لیے کھڑا ہونا ثواب سے خالی نہیں تاہم اس کے ساتھ ہماری یہ نیت بھی ہوتی ہے کہ اگر سرور دو عالم ﷺ کی روح مبارک کا ادھر سے گذر ہوا اور ایسے میں روح محمدیہ نے ہمیں کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے ہوئے پایا تو ہم آپ کی خصوصی نظر عنایت کے مستحق بن جائیں گے۔

تاہم بنیادی طور پر ہمارا قیام تعظیم ذکر کے لیے ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے کھڑا ہونا تو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے۔

اور اس کی مثال ایسے ہے جیسے قرآن کریم کی تلاوت کے لیے قیام کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ مجلس میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہیں۔ بعض بیٹھ کر اور کسی حالت پر بھی اعتراض نہیں کیا جاتا، اسی طرح کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنا بھی ہے خواہ کوئی بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے البتہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں اس درود و سلام کی زیادہ تعظیم رسول ہے جس کا ذکر رسول کی تعظیم حقیقت میں تعظیم رسول ہے جس کا اللہ نے قرآن میں حکم فرمایا ہے۔

امام المسلمین علامہ تقی الدین سبکی کا تعظیم ذکر رسول کے لیے قیام سیرت حلبیہ اور تفسیر روح البیان وغیرہ کتب میں موجود ہے کہ شیخ الاسلام والمسلمین علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ متوفی ۷۵۶ھ کے پاس ایک دن اس دور کے ممتاز علماء اور ثقہ جمع تھے ایک شخص نے کھڑے ہو کر شاعر عرب مرمی کے درج ذیل شعر پڑھے:

(۱) قليل لمدح المصطفى الحظ بالذهب

على ورق من احسن من كتب

(۲) و ان تنهض الاشراف عند سماعه

قيامًا صفوفًا او جثيا على الركب

ترجمہ: (۱) ثنائے رسول ﷺ کی عظمت سے یہ بات کم ہے کہ اسے سب سے بہتر اور حسین کاتب چاندی کے ورق پر سنہری تحریر سے لکھے۔

(۲) اور (ذکر رسول کے لیے یہ تعظیم بھی کم ہے کہ) اسے سن کر تاجدار بھی صفت برتے کھڑے ہو جائی یا گھٹنوں کے بل ہو جائیں۔

آگے عربی عبارت دیکھیں:

فعند ذلك قام الامام السبكي رحمه الله وجميع من في المجلس فحصل انس كبير بذلك بمجلس ويكفي مثل ذلك في الاقتداء۔

یعنی یہ شعر سن کر امام سبکی اور مجلس میں موجود تمام لوگ کھڑے ہو گئے جس کی وجہ سے مجلس میں ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا ہو گئی، اور ایسے امام کا فعل اقتداء کے لیے کافی ہے۔

(انسان العیون المعروف سیرت صلیبیہ جلد اول صفحہ ۱۳۷) (روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶ زیر آیت محمد رسول اللہ سورہ فتح) (حجۃ اللہ العالیین فی معجزات سید المرسلین صفحہ ۲۳۹) (جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۳۶۰)

نوٹ: مذکورہ عربی عبارت کا آخری جملہ و کفی مثل ذالک فی الاقتداء قابل توجہ ہے یعنی یہ جملہ صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ اور صاحب سیرت صلیبیہ علامہ علی بن برہان الدین صلیبی رحمہ اللہ وغیرہ کی طرف سے اس موضوع پر جواز کا فتویٰ صریح ہے۔

اگر کوئی صاحب کہے کہ ساری محفل ذکر رسول پر مشتمل ہوتی ہے آپ صرف آخر ہی میں بیوں قیام کرتے ہیں ساری محفل کھڑے ہو کر بیوں نہیں سنتے؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ قیام ایک امر ثواب ہے جو ہمارے نزدیک فرض یا واجب نہیں محض مستحب ہے اور مستحب میں انسان مختار ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق جتنا چاہے اس پر عمل کر سکتا ہے

تاہم آخر مجلس کا وقت اس لیے چنا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس ثواب میں شامل ہو سکیں دوسرا یہ معاملہ بھی ہے کہ شروع میں تلاوت نعت اور تقاریر ہوتی ہیں اس دوران سامعین ذکر رسول کو صرف سن رہے ہوتے ہیں اور آخر میں چونکہ سارے لوگ مل کر درود و سلام کی شکل میں ذکر رسول پڑھنا اور کہنا بھی شروع کر دیتے ہیں اس لیے تعظیم ذکر رسول کا جذبہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ تم لوگ ذکر رسول کے لیے تو قیام کرتے ہو مگر ذکر خدا کے لیے بھول نہیں کرتے کیا تم نے رسول کا مقام خدا سے بھی زائد کر دیا؟ تو یہ اس کا جواب یہ ہے کہ کیسا غلط سوال ہے۔ ہم اللہ کی تعظیم کے لیے بے حد قیام کرتے ہیں دن میں پانچ مرتبہ نماز میں بار بار قیام کیوں کیا جاتا ہے۔ اللہ کی تعظیم اور اس کے ذکر کی تعظیم کے لیے کیا جاتا ہے، پھر ہم اللہ کے ذکر کی تعظیم کے لیے تو وہ کچھ کرتے ہیں جو ذکر رسول کے لیے جائز ہی نہیں سمجھتا رکوع میں ذکر خدا کرتے ہیں، پھر سجدہ میں ذکر خدا سے زبان کو پاکیزگی دیتے ہیں ایسے میں اگر زندگی کے شب و روز میں کبھی کبھار ذکر رسول کے لیے قیام کر دیں تو کیا اس سے یہ لازم آگیا کہ ہم نے رسول کا مقام خدا سے زائد کر دیا۔

جواب سوم: محفل میلاد میں قیام کے استحباب پر مقتدر فقہاء

اسلام کے فتوے

آج سے کچھ عرصہ پہلے تک کئی صدیوں سے یہ طریقہ چلا آ رہا تھا کہ محفل میلاد میں آپ کی ولادت کا قصہ سناتے ہوئے جب داعظ ان الفاظ پر پہنچتا کہ ولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آپ پیدا ہو گئے) تو سب اہل مجلس تعظیم کے لیے

کھڑے ہو جاتے تھے مگر اب ایسا نہیں ہوتا بلکہ آخر میں سلام پر قیام کیا جاتا ہے، گویا کام وہی ہے مگر طریقہ بدل گیا ہے، درج ذیل حوالہ جات پہلی نوعیت سے متعلق ہیں۔

امام جعفر بن حسن برزنجی متوفی ۱۱۰۵ھ

آپ نے محفل میلاد النبی ﷺ کے جواز پر رسالہ لکھا ہے اور پھر متعدد علماء نے اس کی شروح لکھی ہیں، آپ شافعی مسلک رکھتے تھے مدینہ منورہ میں قیام رہا۔ آپ کا ارشاد ہے:

و قد استحسن القيام عند ذكر مولده الشريف
ائمة ذو دراية فطوبى لمن كان تعظيمة صلى الله عليه
وآله وسلم غاية مرامه ومرماه.

(مجموعۃ الفتاویٰ و مولانا عبدالحی دیوبندی، جلد دوم صفحہ ۲۸۶ کتاب الخطر والاباحۃ)

ترجمہ: نبی ﷺ کے میلاد شریف کے ذکر پر قیام کرنے کو صاحبِ درایت ائمہ دین نے بہتر قرار دیا ہے۔ تو مبارک ہے اس شخص کے لیے جس کا استہزاء مقصود تعظیم رسول ﷺ ہے۔

مفتی مکہ مکرمہ امام عبد اللہ سراج حنفی متوفی حدود ۱۳۰۰ھ

القيام عند ذكر ولدة سيد المرسلين صلى الله
عليه وسلم امر لا شك في استحبابه.... لانه
تعظيم اي تعظيم للنبي الكريم صلى الله عليه
وسلم.... لا يقال القيام عند ذكر ولادته بدعة
لانا نقول ليس كل بدعة مذمومة.

(اثبات المولد والقيام قلمی نسخہ (شاہ احمد سعید مجددی) متوفی ۱۲۷۷ھ صفحہ ۲۱)

ترجمہ: ولادت سید المرسلین ﷺ کے ذکر کے موقع پر قیام کرنا، ایسا کام ہے جس کے مستحب ہونے میں کوئی شک نہیں۔

محدث علامہ سید احمد زین دحلان مکی

جرت العادة ان الناس اذا سمعوا ذكر وضعه صلى
الله عليه وسلم يقومون تعظيما له صلى الله عليه
وسلم وهذا القيام مستحب لما فيه من تعظيم
النبي صلى الله عليه وسلم و قد فعله كثير من
علماء الامة الذين يقتدى بهم.

(حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صفحہ ۲۳۹ بحوالہ السيرة النبوية للسيد دحلان)

ترجمہ: یہ عادت جاری ہو چکی ہے کہ لوگ نبی ﷺ کی ولادت کا ذکر سن کر آپ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ قیام مستحب ہے کیونکہ اس میں نبی ﷺ کی سجدہ کی تعظیم یہ قیام ایسے کثیر علماء امت کرتے رہے ہیں جو لائق اقتداء ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنوی دیوبندی

سوال: ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس وقت کوئی شخص بحالت وجہ صادق بے ریا و تصنع کھڑا ہو جائے تو معذور ہے اور آدابِ صحبت میں سے یہ ہے کہ حاضرین بھی اس کی اتباع میں کھڑے ہو جائیں اور بے حالت و جد با اختیار خود کھڑا ہونا نہ فرض ہے نہ واجب اور نہ سنت موکدہ ہے نہ مستحب۔۔۔۔۔ البتہ علماء حرمین زادہما اللہ شرفاً قیام کرتے ہیں۔

(مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۸۳)

علاوہ ازیں پیچھے باب اول میں قیام میلاد کے متعلق آپ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے فتوے پڑھ چکے ہیں جو مولانا اشرف علی تھانوی نے روایت کیے ہیں۔ خلاصہ کلام، یہ ہوا کہ محفل میلاد النبی ﷺ پر یہ اعتراض کہ اس میں قیام کیا جاتا ہے جو ناجائز ہے۔ اس لیے یہ محفل ناجائز ہے بالکل غلط ٹھہرا۔ فالحمد لله علی ذالک۔

اعتراض سوم

جشن میلاد النبی کو علامہ تاج الدین فاکہانی نے ناجائز کہا ہے شیخ تاج الدین عمر بن علی اسکندری فاکہانی جو مالکی مسلک کے متاخرین میں سے ہیں نے ایک رسالہ المورود فی الکلام علی المولد لکھا ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے الحاوی للفتاویٰ میں اسے لفظ بلفظ نقل کیا ہے اور پھر اس کا رد شدید کیا ہے۔ علامہ فاکہانی کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ میلاد منانے کے لیے مجھے کوئی اصل نہیں ملا۔ قرآن و سنت میں اس کا کوئی اصل موجود نہیں، اسے شہوت پرست لوگوں نے پیٹ بھرنے کے لیے شروع کیا ہے۔ یہ فرض واجب تو نہیں ہے۔ مندوب بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ شرع نے اس کا کچھ تقاضا نہیں کیا اور مباح ہونے کا بھی احتمال نہیں کیونکہ یہ بدعت ہے اور بدعت مباح نہیں ہو سکتی اس لیے اسے مکروہ یا حرام کے زمرے میں لانا چاہیے۔ محفل میلاد کی دو صورتیں ہیں۔ اگر اس میں صرف کھانا پینا ہو اور کوئی خلاف شرع اور گناہ والا امر نہ ہو تو بہر حال یہ بدعت اور مکروہ ہے کیونکہ اسے متقدمین فقہاء اسلام نے نہیں کیا اور اگر اس میں غیر شرعی امور بھی داخل ہو جائیں جیسے مردوں عورتوں کا اختلاط اور رقص و سرود وغیرہ تو پھر اس کے حرام ہونے میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ (المورد مندرجہ الحاوی للفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۲)

جواب: علامہ فاکہانی کے اس غلط اور غیر معقول فتوے کا حال تو ہماری گذشتہ ساری تحریر پڑھنے کے بعد تو کچھ مخفی نہیں۔ مگر آئیے منکرین سے پوچھیے کہ آپ فاکہانی کا یہ قول تو پیش کرتے ہیں مگر علامہ سیوطی اور مقدمہ ابن حجر جیسے محدثین نے فاکہانی کی جو خبر لی ہے اور اس کا رد شدید کیا ہے اسے کیوں بیان نہیں کرتے۔ فاکہانی کے مذکورہ فتوے کی مختلف علماء اور محدثین نے جو تردید کی ہے وہ ہم مختصر ایش خدمت کر رہے ہیں۔

امام سیوطی در رد فاکہانی

آپ نے فاکہانی کے رد میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے حسن المقصد فی عمل المولد جو الحاوی للفتاویٰ جلد اول میں مندرج ہے۔ آپ نے فاکہانی کی ایک ایک دلیل کو لے کر ترتیب وار دیا ہے، اور تحقیق کا دریا بہایا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے آپ نے ثابت کیا ہے کہ جشن میلاد بدعت مذمومہ یا ناجائز نہیں بلکہ بدعت حسنہ اور کار ثواب ہے۔ چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام المسلمین علامہ سیوطی کی جلالت علم کے سامنے فاکہانی جیسے شخص کی ایسی کوئی حیثیت نہیں کہ اس کا قول آپ کی تحقیق سے بہتر قرار دیا جائے ہاں یوں کہنا چاہیے کہ علامہ سیوطی نے فاکہانی کا رد لکھ کر اس کے قول کی کسی بھی علمی اور فقہی حیثیت کو باقی نہیں رہنے دیا۔

علامہ اسماعیل حقی صاحب روح البیان در رد فاکہانی

وقد استخرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة و
كذا الحافظ السيوطي وردا على الفاكهاني المالكي في
قوله ان عمل المولد بدعة مذمومة كما في انسان

العیون۔ (روح البیان جلد ۹، صفحہ ۵۶، زیر آیت محمد رسول اللہ)

ترجمہ: جشن میلاد النبی ﷺ کے لیے حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے سنت رسول میں اصل ثابت کیا ہے۔ اور دونوں نے فاکہانی مالکی نے اس قول کا شدید رد کیا ہے کہ جشن میلاد بدعت مذمومہ ہے جیسا کہ انسان العیون میں موجود ہے۔

مولانا عبدالحی دیوبندی اور رد فاکہانی

آپ اپنے فتاویٰ میں اس سوال پر کہ ”بیع الاول شریف یا کسی اور مہینہ میں میلاد شریف کی محفل کرنا درست ہے یا نہیں“ کے جواب میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

”یہ لازم نہیں کہ ہر بدعت مذموم ہو بلکہ بعض بدعتیں واجب جیسے علم نحو کا پڑھنا قرآن اور حدیث سمجھنے کے لیے اور بعض بدعتیں حرام ہیں جیسے قدریہ اور مجسمہ تا مذہب اور بعض بدعتیں مندوب ہیں جیسے مدارس اور رباط وغیرہ اس تقریر سے تاج الدین فاکہانی رحمہ اللہ کا یہ قول رد ہو گیا۔

لا جائز ان یکون عمل المولد مباحاً لان الابتداء فی الدین لیس مباحاً باجماع المسلمین۔

یعنی یہ جائز نہیں کہ محفل میلاد مباح ہو کیونکہ باجماع مسلمین دین میں نئی بات نکالنا مباح نہیں ہے۔ (مجموع الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۸۳)

حاصل کلام یہ ہے کہ ذکر مولد فی نفسہ مندوب ہے چاہے خیر لازمہ میں وجود کی وجہ سے ہو یا سند شرعی کے تحت اندراج کی وجہ سے ہو اور کسی نے اس کے مندوب

ہونے سے انکار نہیں کیا ہے۔ مگر ایک چھوٹے گروہ نے جن کا سرغنہ تاج الدین فاکہانی مالکی ہے اور اس کو علماء مستبطنین کے مقابلہ کی طاقت نہیں جنہوں نے ذکر میلاد کے مندوب ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ پس اس کا قول ماننے کے لائق نہیں ہے۔ (مجموع الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۱۶۳ کتاب الخطر والاباتہ)

حاصل کلام:

پچھلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ جشن میلاد کے جواز پر متعدد محدثین و فقہاء امت نے اجماع امت کا دعویٰ کیا ہے اس لیے اجماع کے مقابلہ میں صرف ایک شخص تاج الدین فاکہانی کے قول کی کیا حیثیت ہے، دوسرا یہ کہ قرآن و حدیث کی ان گنت نصوص سے جشن میلاد کا جواز مستنبط ہو رہا ہے ایسے میں فاکہانی کے قول کو مضحکہ خیز ہی قرار دیا جاسکتا ہے، تیسرا یہ کہ مقتدر محدثین و فقہاء نے فاکہانی کا رد شدید کیا ہے۔ اس لیے اس کے قول کا کچھ وزن باقی نہ رہ گیا بلکہ بقول مولانا عبدالحی دیوبندی فاکہانی کا قول ماننے کے لائق ہی نہیں دیوبندی علماء سے درخواست ہے کہ وہ کم از کم اپنے مقتدر فقہیہ مولانا عبدالحی کی بات ہی مان لیں مگر یہ عجیب لوگ ہیں نہ بیگانوں کی مانتے ہیں نہ اپنوں کی۔

اعتراض چہارم

جشن میلاد فضول خرچی ہے اس رقم سے کوئی مسجد مدرسہ یا

ہسپتال وغیرہ بنوایا جاسکتا تھا، یا کسی بیوہ اور یتیم کی امداد ہو سکتی تھی

اکثر و بیشتر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ میلاد النبی کے جلسوں اور جلوسوں پر ہزاروں اور لاکھوں کے حساب سے جو رقم معاذ اللہ برباد کر دی جاتی ہے اس کا کوئی

تعمیری فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس کی بجائے اگر یہی رقم کسی غریب یتیم مسکین یا کسی بیوہ کو دے دی جاتی تو کتنا بہتر ہو جاتا کئی بھوکوں کو روٹی مل جاتی کئی غریبوں کو بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا مل جاتا، اس لیے میلاد النبی کے جلسے اور جلوس محض فضول خرچی اور اسراف ہے اور اللہ فرماتا ہے۔

ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين.

بے شک فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔

جواب اول

نیکی کے ہر راستے میں مال خرچ کرنا چاہیے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو یہ پسند ہے کہ ان کی رضا کے لیے نیکی کے ہر راستے میں مال خرچ کیا جائے، ہر وہ کام جس پر مال خرچ کرنے سے اور اللہ اور اس کا رسول خوش ہو اس میں ضرور مال خرچ کرنا چاہیے تاکہ ترکش کے سارے تیر آزما لیے جائیں کوئی نہ کوئی تو نشانے پر بیٹھ ہی جائے گا۔ اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث موجود ہے کہ ایک سخی اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو گا اور عرض کرے گا: اے اللہ میں نے ہر اس راستے میں مال خرچ کیا جس پر خرچ کرنے میں تو راضی تھا۔ معلوم ہوا اللہ کو یہ پسند ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کا ہر طریقہ آزمایا جائے۔

ہم اہل سنت و جماعت غریبوں، یتیموں اور یواؤں کی داد رسی بھی کرتے ہیں بلکہ میں نے لاہور اور دیگر بعض علاقوں میں دیکھا کہ جلوس میلاد النبی ﷺ کے افتتاح پر کئی یواؤں میں لحاف اور سلائی مشینیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ ہم مساجد اور دینی مدارس بھی تعمیر کرتے ہیں جن میں پڑھنے والے طلباء کے قیام و طعام کا انتظام بھی

کرتے ہیں۔ ہم ہسپتالوں اور یتیم خانوں وغیرہ کی تعمیر میں بھی حصہ لیتے ہیں رمضان المبارک میں افطاریاں بھی کرواتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کی خوشی میں جلسے اور جلوس بھی منعقد کرتے ہیں۔ نعت خوانان رسول کریم ﷺ اور علماء کرام پر پیسے نچھاور کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے حبیب ﷺ کی تعریف کرتے ہیں اور جو حبیب کی تعریف کرے اس پر سب کچھ نچھاور کیا جاسکتا ہے۔ الغرض ہم چاہتے ہیں کہ نیکی کے ہر ہر راستے میں دولت لٹائیں ممکن ہے خدا کو ہمارا کوئی ہی خرچہ پسند آجائے اور آخرت سنور جائے۔

حصولِ نعمت پر خوشی میں مال خرچ کرنا فضول خرچی نہیں

مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے تین سال میں سورہ بقرہ پڑھی، اس کے ختم ہونے پر اونٹ ذبح کیا اور صحابہ کرام کی دعوت کی۔ اب یہ اعتراض حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بھی وارد ہو گا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا وہی اونٹ کسی غریب کو دے دیا جاتا تو اس کا بھلا ہو جاتا یا اونٹ کی رقم کسی بیوہ عورت کو دے دی جاتی تو اس کے چند دن اچھے گزر جاتے مگر آپ نے یونہی فضول خرچی کر دی؟ لیکن نہیں، حضرت عمر کی روح جواب دے رہی ہے کہ اللہ کے بندو! جہاں غریبوں اور یواؤں کی داد رسی کرنا اللہ کو پسند ہے وہاں نعمت حاصل ہونے پر دولت لٹانا اور کھانے کھلانا بھی اللہ کو پسند ہے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ساری کائنات کے لیے اللہ کی طرف سے رحمت بن کر آئے نعمتوں کے خزانے ساتھ لائے، تو جہاں غریب پروری کرنا اللہ کو محبوب ہے وہاں ذاتِ رسول جیسی نعمت کے حصول پر مال خرچ کرنا کھانے کھلانا اور علماء اور قراء کی حوصلہ افزائی کرنا بھی اللہ کو پسند ہے۔

ولیمہ اور عقیقہ کیوں جاری کیے گئے ہیں

شادی ہونے پر ولیمہ کرنا سب دوستوں رشتہ داروں کو خواہ وہ کتنے ہی امیر و کبیر ہوں بلا کر کھانا کھلانا سنت رسول کریم ﷺ ہے، پھر بچہ پیدا ہونے پر عقیقہ کرنا اور عزیزوں دوستوں کے لیے جانور ذبح کر کے دعوت کا اہتمام کرنا بھی سنت رسول کریم ﷺ ہے اور شرع نے اس کو حکماً ضروری قرار دیا ہے۔

آخر یہ طریقے کیوں جاری کیے گئے ہیں۔ کیا ان پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ ولیمہ اور عقیقہ پر صرف ہونے والی رقم کسی غریب کا گھر آباد کر سکتی تھی۔ مگر نہیں، شرع کی طرف سے یہ جواب دیا جائے گا کہ نعمت حاصل ہونے پر خوشی کی جاتی ہے کھانے کھلائے جاتے ہیں۔

اور جشن میلاد النبی کو فضول خرچی کہنے والے اپنے ہاں بچہ پیدا ہونے پر کیا کچھ نہیں کرتے اور فضول خرچی کے سارے فتوے بھول جاتے ہیں شادی بیاہوں پر کتنا کتنا پیسہ اڑا دیتے ہیں، اس وقت انہیں غریبوں کی یاد نہیں آتی اور فضول خرچی کے سارے فتوے بھول جاتے ہیں۔ اے خدا کے بندو! صرف جشن میلاد النبی پر خرچ ہونے والی رقم ہی تمہیں فضول خرچی محسوس ہوتی ہے؟

درس عبرت

اگر کسی گھر میں بچہ پیدا ہو تو گھر والے خوشی کرتے ہیں دوستوں عزیزوں کو بلاتے ہیں، چراغاں کرتے ہیں اور مٹھائیاں بانٹتے ہیں، لیکن ان کے پڑوسی اور دیگر اہل محلہ کچھ نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ نعمت تو فلاں گھر والوں کو ملی ہے ہم کیوں چراغاں کریں ہمیں کیا ہے اسی طرح نبی ﷺ کے میلاد پر اہل سنت خوشی کرتے ہیں گھروں

اور مسجدوں میں چراغاں کرتے ہیں کھانے تقسیم کرتے ہیں مگر بعض لوگ دیکھ کر جل بھن رہے ہوتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ رسول تو ان کو ملا ہے ہمیں کیا ہے ہم کیوں خوشی کریں۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب۔

میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں مال خرچ کرنے سے تو کافر بھی

رحمت خداوندی کا مستحق ہو جاتا ہے

بیچھے آپ مفصل پڑھ چکے ہیں کہ جب نبی ﷺ کی ولادت ہوئی ثویبہ لونڈی نے دوڑ کر اپنے مالک ابولہب کو بشارت سنائی کہ تمہارا بھتیجا پیدا ہوا ہے اس نے انگلی کے اشارے سے کہا:

انت حرة۔

اس خوشی میں تمہیں آزاد کیا جاتا ہے۔ ابولہب کے مرنے پر حضرت عباس نے خواب میں اُسے دیکھا تو پوچھا تمہارا کیا انجام ہوا؟ کہنے لگا: جہنم میں پہنچا ہوں۔

(الا انی سقییت من ہذہ یومہ الا ثلثین۔)

مگر ہر پیر کے روز اللہ تعالیٰ میری اس انگلی سے پانی جاری کر دیتا ہے اور میں اس سے پیتا رہتا ہوں، حوالہ جات بیچھے گذر چکے ہیں۔ اگر ابولہب جیسے نص قطعی کے مطابق جہنمی شخص کو میلاد کی خوشی میں مال خرچ کرنے کا صلہ ملتا ہے (کیونکہ لونڈی آزاد کرنا مال خرچ کرنا ہے) تو ایک مسلمان کو اس موقع پر مال خرچ کرنے سے کیا کچھ نہیں ملے گا اللہ کی طرف سے رحمت خداوندی کے طلب گار یہ خوشیاں مناتے رہیں گے اور منکرین فضول خرچی کا الزام لگا کر محروم ہوتے رہیں گے۔

میلاد النبیؐ کی خوشی میں شاہ عبدالرحیمؒ کی طرف سے تقسیم ہونے

والے چنے بھی نبی کریمؐ کو پسند آگئے

پچھے الدرائین صفحہ ۴۰ کے حوالہ سے ہم لکھ چکے ہیں کہ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

”مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ نے بتلایا کہ میں ہر سال ماہ

ربیع الاول شریف میں نبی ﷺ کی محبت میں کھانا پکوا کر تقسیم کیا کرتا

تھا، ایک سال کم مائیگی کی وجہ سے میں ایرانہ کر سکا تو میں نے کچھ

بھنے ہوئے چنے لے کر لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ میں نے خواب میں

دیکھا نبی ﷺ کے سامنے وہی چنے پڑے ہیں اور آپ انہیں دیکھ

کر بڑے خوش ہو رہے ہیں۔“

ذکر حبیب سننے کے لیے دولت لٹائی جاسکتی ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ بہت مشہور اور زبان زد خاص و عام ہے کہ

آپ اپنی بکریاں لے کر جنگل میں گئے وہاں ایک شخص کو بڑی پیاری آواز میں اللہ کی

حمد و ثنا کہتے پایا تو فرمایا: مجھے میرے رب کی حمد پھر سناؤ۔ وہ کہنے لگا: اب تو

میں معاوضہ لوں گا۔ فرمایا: میری آدھی بکریاں لے لو اس نے بکریاں لے کر وہی حمد

پھر سنا دی، آپ خوشی سے جھوم اٹھے اور فرمایا: تم نے مجھے بہت خوش کیا ایک بار پھر سنا

دو اور ساری بکریاں لے لو اس نے پھر حمد سنا دی اللہ کی حمد سن کر آپ کے دل کی

کلیاں کھل گئیں اور فرمانے لگے اب میرے پاس مال تو نہیں ہے مجھے ساتھ لے چلو

تمہاری ان بکریوں کی نگہداشت کیا کروں گا مگر ایک بار وہ حمد پھر سنا دے وہ شخص مسکرا

دیا اور کہنے لگا: میں فرشتہ ہوں اللہ کی طرف سے آپ کا امتحان لینے آیا تھا آپ کی

بکریاں آپ کو مبارک ہوں۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ کے دروازہ پر ایک

بھکاری آیا اور اس نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے کہے ہوئے مدح رسول ﷺ کے اشعار

پڑھے۔ آپ وجد میں آگئے اور اسے مال دیا اور فرمایا:

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ

هو المسك ما کررتہ يتضوع

ترجمہ: ہمیں ابوحنیفہ نعمان کا ذکر پھر سناؤ یہ وہ خوشبو ہے کہ جتنی بار اسے دہراؤ

گے یہ بڑھتی جائے گی۔

الغرض وہ بھکاری بار بار وہ اشعار پڑھتا رہا اور امام شافعی اسے بار بار نوازتے

چلے گئے۔

اور یہ تو حقیقت ہے کہ جس سے پیار ہو خواہ وہ باپ ہو یا ماں بھائی ہو یا دوست

استاد ہو یا مرشد اور اسی طرح اگر کسی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہو تو وہ پسند

کرے گا کہ محبوب کا ذکر بار بار سنا جائے خواہ اس کے لیے رقم دینی پڑے۔

ہم اہل سنت بھی بار بار محفل میلاد منعقد کرتے ہیں تاکہ اپنے حبیب ﷺ کا

ذکر بار بار سنا جائے سنت ابراہیمی ادا کرتے ہوئے ہم بھی نعت خوانان رسالت مآب

ﷺ پر پیسے بچھاؤں کرتے ہیں تاکہ اللہ ہمارا یہ عمل ہی قبول کر لے۔

دینی مقصد کے لیے روشنی کرنا فضول خرچی نہیں

میلاد النبیؐ کے موقع پر اہل اسلام مساجد مدارس اور بازاروں میں روشنی

کرتے ہیں منکرین کو اس میں بھی فضول خرچی نظر آتی ہے اور چیں بچیں ہوتے ہیں۔

آئیے اس بارہ میں بھی ذرا غور کر لیں۔

قرآن کریم

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ - (سورہ ملک آیت ۵)

ترجمہ: اور ہم نے قریب والے آسمان کو چراغوں سے زینت بخشی۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ - قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾ (اعراف: ۳۲)

ترجمہ: فرماد دیجیے، کس نے حرام کی ہے اللہ کی زینت جو اس نے بندوں کے لیے بنائی ہے اور پاک چیزیں رزق کے لیے، فرماد دیجیے یہ ایمان والوں کے لیے دنیاوی زندگی اور خاص انہی کے لیے ہوگی روز قیامت، اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں اس قوم کے لیے جو جانتے ہیں۔“

ان آیات سے معلوم ہوا چراغ جلانا ایک زینت ہے جسے اللہ نے حرام نہیں فرمایا نہ اس کی حرمت پر کوئی آیت نہ حدیث، اور جو زینت اللہ نے بندوں کے لیے بنائی ہے اور اسے حرام نہیں فرمایا تو دوسرا کون ہے اسے حرام کرنے والا۔

حدیث نمبر ۱: سیرت حلبیہ جلد ثانی میں ہے کہ نبی ﷺ کی حیات ظاہرہ میں جب عشا کا وقت آتا صحابہ مسجد نبوی میں کھجور کی لکڑیاں جلا کر روشنی کر لیتے تھے۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ملک شام سے قندیلیں لائے جو روغن زیتون سے جلتی تھیں۔ آپ نے مسجد کے ستونوں سے رسیاں باندھ کر ان سے قندیلیں لٹکا دیں اور مسجد جگمگ کرنے

لگی نبی ﷺ تشریف لائے اور پوچھا یہ روشنی کس نے کی ہے؟ بتلایا گیا تمیم داری نے۔ فرمایا:

نورت الاسلام۔

اے تمیم داری تو نے اسلام کو روشن کر دیا۔

(سیرت صلیبیہ جلد دوم علامہ علی بن برہان الدین صلیبی)

مشکوٰۃ شریف

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب نماز تراویح کے لیے لوگوں کو جمع کیا تو مسجدوں میں بہت قندیلیں لٹکائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا تو دیکھا مسجد روشنی سے جگمگ کر رہی ہے آپ نے دعا دی کہ اے عمر! تم نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا اللہ تیری قبر روشن کرے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ان دونوں حدیثوں سے نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ مسجد نبوی میں روشنی کا انتظام تو پہلے سے موجود تھا حضرت تمیم داری نے قندیلیں لٹکا کر روشنی کی کمی نہ چھوڑی تھی اور اندھیرا بالکل نہ رہا تھا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کثرت کے ساتھ مزید قندیلیں روشن کیں، اور ظاہر ہے یہ زینت کے لیے تھیں نہ کہ حاجت اصلی کے لیے اور یہ اس لیے تھا کہ نماز تراویح میں لوگوں کا دل لگے، اور مسجد کے منور ہونے سے اسلام کی شوکت بڑھے، کیونکہ غیر مسلم قومیں اپنے معابد کو بہت منور رکھتی ہیں۔ اس لیے تو نبی ﷺ نے تمیم داری سے فرمایا:

نورت الاسلام۔

تم نے اسلام کو روشن کر دیا۔

معلوم ہوا شوکت اسلام کے اظہار اور عبادت میں جی لگانے یا ایسے ہی دیگر

مقاصد کے لیے مسجدوں، عبادت گاہوں اور دینی مدارس وغیرہ میں چراغاں کرنا مستحب ہے اور اس کا اہتمام خصوصی مواقع پر جب لوگ زیادہ جمع ہوتے ہیں کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے رمضان المبارک میں مساجد میں چراغاں کروایا، اسی طرح ہم اہل سنت بھی میلاد النبیؐ کے مواقع پر جب اہل اسلام مسجد یا مدرسہ یا کسی گھر میں محفل ذکر مصطفیٰؐ قائم کرتے ہیں تو چراغاں اور روشنی کا اہتمام کرتے ہیں۔ تاکہ ذکر کرنے والوں کا دل لگے اور شوکت اسلام کا اظہار بھی ہو اور ہم اسے ضروری نہیں سمجھتے۔

تعظیم ذکر رسول کے لیے خوشبو پھیلانا اور بیج سجانا بھی فضول

خرچی نہیں

جہاں محفل میلاد النبیؐ منائی جائے مسجد ہو یا مدرسہ گھر ہو یا بازار ہم اہل سنت وہاں عطر پھیلاتے اگر بتیاں لگاتے اور خوشبوئیں مہکاتے ہیں بہترین فرش اور قالین بچھواتے ہیں اور مقررین علماء کے لیے خوب صورت کرسیاں اور بیچ رکھتے ہیں منکرین کو اس پر بھی فضول خرچی کا گمان ہوتا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جن کے دل میں ذکر رسولؐ کی تعظیم ہے وہ اس کے لیے کیا گھیا اہتمام کرتے ہیں، آئیے امام مالک کا عمل مبارک دیکھیں۔

امام مالک کا عمل مبارک

مدارج النبوة

حضرت مطرف نے فرمایا ہے کہ لوگ جب حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے

پاس آتے تو پہلے ان کی لونڈی باہر آتی ملاقاتیوں سے دریافت کرتی کہ آپ کو امام صاحب سے حدیث دریافت کرنا ہے یا دیگر شرعی مسائل، اگر مسائل پوچھنا ہوتے تو آپ فوراً باہر تشریف لے آتے اور اگر وہ کہتے کہ ہمیں تو حدیث سننا ہے تو امام مالک پہلے غسل خانہ جا کر غسل کرتے بدن پر خوشبو لگاتے۔ نئے کپڑے پہنتے اوپر سیاہ یا سبز رنگ کا چغہ ڈالتے سر پر عمامہ باندھتے اور آپ کے بیٹھنے کے لیے ایک اچھا سا تخت بچھایا جاتا، پھر آپ باہر تشریف لاتے اور اس تخت پر بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ تشریف فرما ہوتے اور کمرے میں نجوراً ایک خوشبو جلایا جاتا اور آپ دوران بیان حدیث اسی انداز میں بیٹھے رہتے بیان حدیث رسولؐ کے لیے یہ آپ کا مخصوص انتظام تھا۔ (مدارج النبوة اردو جلد اول صفحہ ۷۵ باب ششم فصل روایت حدیث کی تعظیم)

نبیؐ کا احادیث روایت کرنے کے لیے دیگر کئی ائمہ کرام کا طرز عمل بھی کچھ اسی طرح رہا ہے۔ امام بخاریؒ کوئی بھی حدیث لکھنے سے قبل ماء زمزم سے غسل کرتے پھر دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر حدیث لکھتے۔

معلوم ہوا روایت حدیث کے لیے خوشبوئیں لگائی جاتی ہیں تخت بچھائے جاتے ہیں نئے کپڑے پہنتے جاتے ہیں اور غسل کیے جاتے ہیں، اسی طرح محفل میلاد النبیؐ میں بھی احادیث روایت کی جاتی ہیں۔ علماء و فقہاء اپنے شیوخ سے اسناد شدہ احادیث لوگوں کو سناتے ہیں۔ ایسے میں اگر خوشبوئیں پھیلانی جائیں اور بیچ لگایا جائے تو کیا حرج ہے یہ محبت کا تقاضا ہے۔ ائمہ فقہ کی سنت ہے اور محدثین اسلام کا طریقہ ہے۔

اور فضول خرچی کا اعتراض اگر ہم پر آتا ہے تو سب سے پہلے ان ائمہ پر یہ فتویٰ لگے گا مگر نہیں نہیں۔ جو رقم محبت رسولؐ اور تعظیم رسولؐ کے لیے خرچ ہو جائے

وہ ہمارے لیے باعث سعادت اور ذریعہ نجات ہے، کسی نے خوب کہا:

ہزار بار بشویم دھن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو گشتن کمال ہے ادبی است

اعتراض پنجم

جشن میلاد النبی کا موجب مظفر الدین نامی ایک فاسق و فاجر بادشاہ تھا

بعض دیوبندی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ جشن اس لیے بھی برا ہے کہ اسے ایک فاسق و

فاجر اور غلط کار بادشاہ نے ایجاد کیا تھا، یہ جشن تاریخ اسلام میں گزرنے والے بعض جاہل

بدعتی اور فاسق شہنشاہوں کی یادگار ہے۔ چنانچہ مولوی اشفاق علی سنبھلی ملتانی لکھتا ہے:

”اس جشن میلاد کو ابوسعید بن الحسن علی بگتین سلقب بہ عمر بن محمد نے

ایجاد کیا اور اس کو ملک مظفر بن زین الدین گورنر اربل متصل موصل

نے رواج دیا اور یہ دونوں فاسق اور بدعتی تھے۔“

جواب:

یہ تو آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ محفل میلاد النبی ﷺ کا وجود تو نبی ﷺ کے

دور ظاہر میں بھی تھا مولانا عبدالحی دیوبندی نے بھی اس کا بارہا اعتراف کیا ہے اس

لیے دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ یہ فلاں فاسق بادشاہ کی ایجاد ہے سراسر غلط ہے۔ ہاں یہ کہا جا

سکتا ہے کہ نبی ﷺ کے دن کو بطور جشن منانے کا آغاز اس بادشاہ نے کیا ہے مگر کیا یہ

مظفر بن زین الدین فاسق و فاجر اور بدعتی تھا؟ آئیے تاریخ و حدیث اور فقہ و تفسیر کے

امام علامہ ابن کثیر سے پوچھیے۔

البدایة والنهاية

الملك المظفر ابوسعید کو کب ری احد الاجواد

والسادات الكبراء والملوك الا هجاد له آثار حسنة

.... و كان يعمل المولد الشريف في ربيع الاول و

يحتفل به احتفالا حائلا و كان مع ذلك شهبا شجاعا

ناتكا بطلا عاقلا عادلا رحمه الله و اکرم مشواہ.... و

قد كان محمود السيرة والسريرة.

(البدایہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷ از کرن ۶۳۰)

ترجمہ: ملک مظفر ابوسعید کو کبری، فیاض عظیم سادات اور بڑے باعزت

بادشاہوں میں سے تھا اس نے اپنے پیچھے اچھی یادگاریں چھوڑیں

وہ ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف کے موقع پر عظیم جشن منایا کرتا

تھا، علاوہ ازیں بڑا، اللہ اس پر رحمت کرے اور اس کا انجام اچھا

بنائے، نہایت نیک کردار اور نیک طبع تھا۔

اسی طرح قاضی القضاۃ مورخ کبیر علامہ شمس الدین ابن خلکان لکھتے ہیں:

و كان كريم الاخلاق و كثيرة التواضع حسن

العقيدة سالم البطانة شديد الميل الى اهل السنة

والجماعت.

(وفیات الاعیان المعروف تاریخ ابن خلکان جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ زیر عنوان عدد ۵۴ ترجمہ مظفر

الدین صاحب اربل)

ترجمہ: وہ مظفر الدین بڑے اچھے اخلاق والا بڑا متواضع عجز پسند اچھے عقیدہ کا

مالک سلیم الطبع اور مذہب اہل سنت و جماعت پر سختی سے کار بند تھا۔

اب بتلائیے کیا یہ بادشاہ فاسق اور بدعتی تھا؟ بلکہ یہاں سے تو ثابت ہو گیا کہ اہل سنت و جماعت تھا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جشن میلاد النبیؐ منانا ہمیشہ سے اہل سنت کا طریقہ چلا آرہا ہے اور یہ جو اس کے خلاف ہیں، ہمیشہ سے اہل سنت سے خارج چلے آ رہے ہیں۔

اعتراض ششم

عید میلاد النبیؐ دین میں ایک اضافہ ہے کیونکہ اسلام میں

صرف دو عیدیں ہیں

یہ اعتراض دیوبندی و بابی علماء بڑی شد و مد کے ساتھ بریلوی مسلک پر وارد کرتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ، اس کے علاوہ تیسری کوئی عید نہیں، اس لیے اسے بند کرنا چاہیے، چنانچہ ذیل میں ان کی بعض عبارات ملاحظہ ہوں۔

جواب اول

از روئے قرآن کسی بھی عظیم نعمت کے حاصل ہونے کا دن قوم

کے لیے عید کا دن ہوتا ہے

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً
مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً

مِّنْكَ، وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۱۱۳﴾ (سورہ مائدہ: ۱۱۳)

ترجمہ: کہا حضرت عیسیٰ بن مریم نے کہ اے اللہ ہم پر آسمان سے دسترخوان نازل فرما جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہوگی، اور تیری طرف سے ایک نشانی اور ہمیں رزق عطا فرما، اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

آیت کی تفسیر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آپ کے حواریوں نے مطالبہ کیا کہ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے دسترخوان کھانے سے بھرا ہوا اتارے۔ آپ نے انہیں اس سے منع کیا، مگر وہ اصرار کرنے لگے تب آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہم پر آسمان سے کھانے سے بھرا ہوا دسترخوان نازل فرما دے، ہم اس کی خوشی میں اس دن کو عید کے طور پر منائیں گے جشن کریں گے، اور صرف ہم ہی نہیں ہماری آئندہ نسلیں بھی دسترخوان کے نازل ہونے کے دن کو عید سمجھیں گی چنانچہ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی طرح طرح کی نعمتوں سے مالا مال لذیذ اور عمدہ کھانوں سے پر دسترخوان نازل ہو گیا، وہ اتوار کا دن تھا، اور عیسائیوں نے اسے ہمیشہ عید کا دن سمجھا۔ چنانچہ چند ایک تفاسیر کی مختصر عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر ابن جریر

عن السدي قوله تكون لنا عيد الاولنا و آخرنا
يقول نتخذ اليوم الذي نزلت فيه عيدا نعظمه نحن
و من بعدنا. عن قتادة قوله تكون لنا عيد الاولنا و

اخرنا قال ارادوا ان تكون لعقبهم من بعدهم۔ قال
سفیان تكون لنا عیداً قالو نصلی فیہ۔

(تفسیر ابن جریر جلد ۷، صفحہ ۸۴ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: حضرت مدی سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول
تكون لنا عيداً کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! جس روز دسترخوان
اترے گا وہ دن ہم بطور عید منائیں گے اس دن کی تعظیم ہم بھی
کریں گے اور ہماری پچھلی نسلیں بھی۔ حضرت قتادہ سے اس قول کی
تفسیر یوں مروی ہے کہ ہماری بعد والی نسلیں بھی اس دن کو عید
منائیں گی جب کہ حضرت سفیان نے تفسیر یہ کی ہے کہ یعنی ہم اس دن
نماز پڑھا کریں گے عبادت کیا کریں گے۔

تفسیر کبیر

عيداً لاولنا و اخرنا۔ ای نتخذ اليوم الذی تنزل
فیہ المائدة عیداً نعظمه نحن و من یأتی بعدنا۔ و
نزلت یوم الاحد فاتخذہ النصارى عیداً۔

(تفسیر کبیر جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ مصر جامعہ ازہر)

ترجمہ: قول باری تعالیٰ عیداً لاولنا و اخرنا کا مفہوم یہ ہے کہ جس
دن مائدہ اترے گا ہم اور ہماری بعد والی نسلیں اسے بطور عید کے
منائیں گے اور ہمیشہ اس کی تعظیم کیا کریں گی۔ چنانچہ وہ دسترخوان
اتوار کے روز نازل ہوا اور عیسائیوں نے اسے عید کے طور پر اپنالیا۔

تقریباً یہی الفاظ قرطبی جلد ۶ صفحہ ۳۲۸ اور تفسیر خازن وغیرہ میں موجود ہیں۔

نتیجہ:

چونکہ دسترخوان کا آسمان سے قوم پر نازل ہونا ایک بہت بڑی خداوندی
نعمت تھی، اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ اے اللہ! ہم
پر دسترخوان نازل فرما ہماری نسلیں بھی ہمیشہ وہ دن آنے پر عید منایا کریں گی۔ اور
عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی بات پر عمل کرتے ہوئے ایسا کر کے دکھا دیا۔ معلوم ہوا
جس دن کسی قوم پر اللہ کی طرف سے ایک بڑا انعام ہوتا ہے، اللہ اس کے رسول اور
اس کی کتاب کے فیصلہ کے مطابق وہ دن اس قوم کے لیے ہمیشہ کے واسطے عید اور
جشن کا دن ٹھہرتا ہے اور ہمیشہ وہ دن آنے پر اس قوم کے لیے خوشی اور مسرت کا اظہار
کرتا، اللہ اور اس کے رسول کی رضا کا موجب بنتا ہے۔

قرآن کریم کے مذکورہ ارشاد کی روشنی میں سوال کیا جاسکتا ہے کہ دسترخوان کا
نازل ہونا بڑی نعمت ہے یا امام الانبیاء محسن انسانیت، پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں
تشریف لانا بڑی نعمت ہے؟ اگر پہلی نعمت کے حصول کا دن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عید کا
دن بنادیا جانا بہتر ہے تو یوم ولادت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو امت محمدیہ کے لیے ہمیشہ کے
واسطے بطور عید منانا کیوں باعثِ رضا الہی نہیں۔ اگر وہ دن قوم نصاریٰ کی عید تھا تو یہ
دن امتِ مصطفویہ کے لیے اس سے بڑی عید کا دن ہے۔

جواب دوم

از روئے لغت، کسی بھی قوم کی سالانہ اجتماعی خوشی کا دن عید کا
دن ہوتا ہے

تفسیر قرطبی

وقیل اصلہ من عاد یعود ای رجع۔۔۔ فقیل لیوم

الفطر والاضحی عید الانہما یعودان کل سنة وقال
الخلیل العید کل یوم یجمع کانہم عادوا الیہ وقال
ابن الانباری سُمی عید اللعود فی موح والسرود فهو
یوم سرود الخلق۔

(تفسیر قرطبی جلد ۶ صفحہ ۳۲۸ مطبوعہ مصر سورہ مائدہ آیت ۱۱۴)

ترجمہ: کہا گیا ہے کہ عید کا لفظ ”عاد یعود“ سے بنا ہے یعنی لوٹ کر آنے والا
دن اسی لیے یوم فطر اور یوم اضحیٰ کو عید کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں
دن ہر سال لوٹ کر آتے ہیں۔ خلیل نے کہا: ہر وہ دن عید ہوتا ہے
جس میں لوگ اکٹھے ہوں (اور خوشی منائیں) جب کہ ابن انباری
نے کہا ہے کہ عید کو بھی اس لیے عید کہتے ہیں کہ وہ لوٹ کرنے والا
خوشی کا دن ہے۔

لسان العرب

والعید کل یوم فیہ جمع و اشتقاقہ من عاد یعود
کانہم عادوا الیہ ابن الاعرابی سُمی العید عیداً
لانہ یعود کل سنة بفرح مجدد۔

(لسان العرب (سرف دال لفظ عود) صفحہ ۳۱۹ علامہ محمد بن مکرم افریقی مصری)

ترجمہ: ہر وہ دن عید ہے جس میں لوگ اکٹھے ہوا کریں، یہ لفظ ”عاد یعود“
سے بنا ہے یعنی لوگ اس دن کی طرف لوٹ کر آئیں، ابن عربی کہتے
ہیں، عید کو بھی عید اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی اور نئی
خوشی لاتی ہے۔

مفردات راغب اصفہانی

والعید ما یعود مرة بعد اخری و خص فی الشریعة
بیوم الفطر و یوم النحر و لما کان ذلک الیوم
مجعوداً للسرور فی الشریعة کہا نبہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بقولہ ایام اکل و
شرب و بعال صار یستعمل العید فی کل یوم فیہ
مسرة و علی ذلک قوله تعالیٰ انزل علینا مائدة من
السماء تكون لنا عیداً۔

(مفردات راغب اصفہانی باب العین مع الواو صفحہ ۲۵۸)

ترجمہ: عید وہ ہوتی ہے جو بار بار لوٹ کر آئے، جب کہ شریعت میں یہ لفظ یوم
فطر اور یوم نحر کے ساتھ خاص ہے۔ مگر جب شریعت میں بھی عید کا
لفظ خوشی کے دن پر ہی بولا گیا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید
کا دن کھانے پینے اور کھیلنے کا دن ہے اس لیے عید کا لفظ ہر اس دن
پر بولا جاتا ہے جس میں مسرت اور خوشی ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول
تكون لنا عیداً اسی معنی پر ہے۔

فتح الباری

فان العید مشتاق من العود و قيل له ذالک لانہ
یعود فی کل عام و قد نقل الکرمانی عن الزمخشری
ان العید هو السرور العائد و اقر ذالک فالمعنی ان

کل یوم شرع تعظیہ یسہی عیداً۔

(فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۲۱۸ کتاب التفسیر سورۃ المائدہ)

نتیجہ: مذکورہ عبارات کی رو سے روز روشن کی طرح کی واضح ہو گیا کہ کسی بھی قوم و ملت کا وہ دن عید ہوتا ہے جو بار بار اپنے دامن میں خوشیاں سمیٹ کر لائے اور اس کے آنے پر لوگ مل کر خوشی منائیں، تو نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن یعنی بارہ ربیع الاول شریف کیا ہر سال لوٹ کر نہیں آتا اور کیا اس کی آمد پر ہر مسلمان کو خوشی اور مسرت حاصل نہیں ہوتی؟ جب ہوتی اور یقیناً ہوتی ہے تو پھر اسے عید میلاد النبی ﷺ کہنے پر کیا اعتراض ہے اور اس اعتراض کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔

ارے بھلے مانسو، عید کی نماز جو ایک مخصوص نماز ہے اور عید کی قربانی جو ایک مخصوص قربانی ہے وہ اسلام میں صرف دو دنوں کے ساتھ خاص ہے۔ یعنی یکم ثوال اور ۱۰ ذی الحج ان دو دنوں کے علاوہ کسی اور دن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اور ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحج کے سوا کسی اور دن میں قربانی کی نسبت سے جانور ذبح کرنا ممنوع ہے یہ کہیں نہیں لکھا کہ اسلام میں ان دونوں کے علاوہ کوئی عید ہی نہیں۔ بلکہ لکھا یہ ہے کہ ہر وہ دن عید کہلاتا ہے جس دن قوم مسلم یا کوئی دوسری قوم اجتماعی طور پر کسی نعمت کے ملنے پر خوشی منائے اور بلا شک و شبہ ولادت سرور دو عالم امت محمدیہ کے لیے بلکہ پوری نسل انسانیت کے لیے ہر نعمت سے بڑی نعمت ہے۔ اور لوگ اس دن اجتماعی طور پر خوشی کرتے ہیں تو پھر اسے عید کہنے پر خشک ملاں کو کیوں اعتراض ہے؟

جواب سوم

از روئے حدیث مسلمانوں کی عیدیں صرف دو نہیں بلکہ کئی ہیں
(۱) جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے

ارشاد رسول ﷺ

و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعۃ من الجمع معاشر المسلمین ان هذا یوم جعلہ اللہ لکم عیداً فاغتسلوا و علیکم بالسواک۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر و رجالہ ثقات)

(طبرانی صغیر) (مجمع الزوائد جلد ۳ صفحہ ۷۳ مطبوعہ بیروت باب حقوق الجمعۃ)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے ایک اجتماع میں فرمایا: اے مسلمان لوگو! یہ وہ دن ہے جسے اللہ نے تمہارے لیے عید بنایا ہے اس لیے جمعہ کے دن غسل کیا کرو اور (اتھ) کپڑے پہنا کرو، اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر دونوں میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان جمعۃ عید کم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو میں فرماتے ہوئے

منا کہ جمعہ تمہاری عید ہے۔

حدیث صحیح آپ نے پڑھ لی، نبی ﷺ کے ارشاد گرامی سے معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ قطعاً جھوٹے ہیں جو ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو ہی عیدیں ہیں۔ تاہم مزید اطمینان کے لیے ہم صحابہ کرام کے اقوال بھی واضح کیے دیتے ہیں۔

ارشاد عثمان غنی رضی اللہ عنہ

عن ابی عبید مولیٰ ابن ازھر قال ثم شهدت العید مع عثمان فجاء فصلی وانصرف فخطب الناس فقال انه قد اجتمع لكم فی یومکم هذا عیدان فمن احب من اهل العالیة ان ينتظر الجمعة فلينتظرها ومن احب ان يرجع فليرجع فقد اذنت له۔

طحاوی کتاب الحج باب الممتع الذی لا یجد ہدیاً صفحہ ۳۶۵ جلد اول (کنز العمال لامر علاء الدین ہندی جلد ۸ صفحہ ۳۷۰ حدیث: ۲۳۳۰۷)

ترجمہ: ابو عبیدہ غلام ابن ازھر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں میں (پہلے حضرت عمر کی امامت میں نماز عید پر حاضر ہوا) پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز عید پڑھی۔ آپ آئے نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر یہ خطبہ دیا: اے لوگو! آج تمہارے لیے اس دن میں دو عیدیں اکٹھی آگئی ہیں (عید الفطر اور جمعہ مبارک) تو علاقہ عالیہ سے آئے ہوئے لوگوں میں سے جو شخص نماز جمعہ پڑھ کر رکنا چاہتا ہے وہ ٹھہر جائے اور جو جانا چاہتا ہے چلا جائے میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ حضرت عثمان کا تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں جمعہ کو عید قرار دینا اور سب صحابہ کا اس پر خاموش رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی ﷺ کے ارشاد کے مطابق جمعہ کو عید کا دن سمجھتے تھے۔ اب کچھ تو خوف خدا چاہیے ان لوگوں کو جو محض جہالت کی بناء پر عید میلاد النبی ﷺ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تیسری کوئی عید نہیں، کیونکہ جمعہ کا عید ہونا شمس نصف النہار سے زیادہ واضح ہو گیا ہے۔ اب ہمیں سے میلاد النبی ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن کو عید کہنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا اس کی وضاحت سے پہلے درج ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

جمعہ کیوں عید کا دن ہے

فاما العید المتکرر فهو یوم الجمعة وهو عید الاسبوع وهو مرتب علی اکمال الصلوات المکتوبات لان الله فرض علی المومنین فی الیوم واللیلۃ خمس صلوات و ان الدنیا تدور علی سبعة ایام فکلما کمل دور اسبوع من ایام الدنیا و استکمل المسلمون صلواتهم شرع لهم فی استکمالهم یوم الجمعة و جعل ذلک لهم عیدا و لذلك نہی عن افرادہ بالصوم و فی شہود الجمعة شبہ من الجمع الخ

(روح البیان جلد ۲ صفحہ ۶۲۴ مطبوعہ اشبول سورہ مائدہ آیت ۱۱۳)

ترجمہ: مسلمانوں کو عیدوں میں سے ایک عید وہ ہے جو سال کے اندر بار بار آتی ہے اور وہ ہے جمعہ کا دن، یہ ہفتہ وار عید ہے، اس کی بنیاد فرض نمازوں کی مکمل ادائیگی پر اظہارِ شکر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اور رات یعنی چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اور دنیا سات دنوں کے چکر پر گھوم رہی ہے۔ چنانچہ جب وہ چکر ایک بار ختم ہوتا ہے۔ اور مسلمان اس میں مکمل پینتیس نمازیں ادا کر لیتے ہیں تو اس پر خوشی کا اظہار کرنے کے لیے انہیں ایک دن دیا گیا جو جمعہ کا دن ہے اور یہ دن ان کے لیے عید کا دن بنا دیا گیا۔ اسی لیے صرف جمعہ کے دن مخصوص طور پر روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور جمعہ کے اجتماع کو حج کے اجتماع سے اشتباہ بھی ہے۔

اس کے علاوہ صاحب روح البیان نے یوم جمعہ کی مزید برکات گنوائی ہیں جن کے سبب سے اسے عید قرار دیا گیا ہے مثلاً یہ کہ اسی دن آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اسی روز ان کی خلقت ہوئی اور اس میں ذکر و فکر کے لیے اجتماع ہوتا ہے وغیرہ۔ معلوم ہو گیا جس روز اللہ کی طرف سے خصوصی نعمتیں ملیں وہ دن عید کہلاتا ہے جب بھی وہ دن لوٹ کر آئے، مسلمان اس دن خوشی کرتے ہیں اسی لیے جمعہ عید ہے تو وہی سوال پھر سے ذہنوں میں گھوم جاتا ہے کہ جس نبی کی آمد کے صدقے میں یہ ساری نعمتیں حاصل ہوئیں اس نبی کی اپنی آمد سے بڑھ کر کون سی نعمت ہے اسی لیے تو اللہ نے اس نعمت پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا:

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا

اور اس نعمت عظمیٰ کے حصول کا دن یعنی بارہ ربیع الاول کیوں عید کا دن نہیں ہے۔

② حج کا دن یعنی یوم عرفہ بھی مسلمانوں کی عید ہے

ارشاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عن طارق بن شهاب قال جاء رجل من اليهود الى عمر فقال يا امير المؤمنين اية في كتابكم تقرءونها لو علينا نزلت معشر اليهود لا نخذنا ذلك اليوم عيدا قال واي آية. فقال اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا. فقال عمر اني لاعلم اليوم الذي نزلت فيه و المكان الذي نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفات في يوم جمعة.

(مسلم شریف جلد ۲، ص ۴۳۰ کتاب التفسیر) (بخاری شریف) (باختلاف یسر) جلد ۶۶۳ کتاب التفسیر سورة المائدة

ترجمہ: طارق بن شهاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے امیر المؤمنین! آپ لوگوں (مسلمانوں) کی کتاب میں آیت ہے جسے آپ لوگ پڑھتے ہیں اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید منایا کرتے آپ نے فرمایا کون سی آیت؟ کہنے لگا: یہ آیت اليوم اكملت لكم یعنی آج کے دن میں (اللہ) نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لیے دین اسلام پر راضی ہو گیا۔ عمر

فاروق نے جواب دیا میں جانتا ہوں یہ آیت کس دن اور کہاں اتری۔

یہ آیت نبی ﷺ پر عرفات کے میدان میں جمعہ کے روز اتری تھی۔

حدیث کا متن اور ترجمہ تو صاف ہے مگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہودی کے سوال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جواب میں کیا باہمی مطابقت ہے؟ تو تعلق یہ ہے کہ آپ نے اسے جواب دیا۔ اے یہودی! جس دن یہ آیت ہم پر اتری ہم اس دن دو عیدیں کر رہے تھے اور اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ کا دن بھی عید تھا اور حج کا دن بھی عید، چنانچہ علامہ نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

شرح نووی

و مراد عمر رضی اللہ عنہ انا قد اخذنا ذالك اليوم

عید امن و جہین فانہ يوم عرفہ و يوم جمعة و

کل واحد منها عید لاهل الاسلام۔

(شرح نووی جلد ثانی ص ۴۲۰ کتاب التفسیر)

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ جس دن یہ آیت اتری اس

دن کو ہم دو طرح سے عید کے طور پر مناتے ہیں، کیونکہ وہ جمعہ کا دن

تھا اور عرفات کا دن، اور یہ دونوں اہل اسلام کی عیدیں ہیں۔

فتح الباری

وقد تقدم في كتاب الايمان بيان مطابقة جواب

عمر للسؤال لانه مسئلة عن اتخاذ عيدا فاجاب

بنزولها بعرفة يوم الجمعة و محصلة ان في بعض

الروايات و كلاهما بحمد الله لنا عيد... و التنصيص

على ان تسمية يوم عرفة يوم عید يغني عن هذا

التكلف. (فتح الباری جلد ۸ ص ۲۱۸ کتاب التفسیر سورة المائدة)

ترجمہ: کتاب الایمان میں گذر چکا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جواب یہودی

کے سوال کے کیونکر مطابق ہے وجہ یہ ہے کہ یہودی نے اس آیت

کے یوم نزول کو عید قرار دیا۔ آپ نے فرمایا یہ آیت حج کے دن جمعہ

کے روز نازل ہوئی، بلکہ بعض روایات میں تو حضرت عمر کے یہ صریح

الفاظ موجود ہیں کہ فرمایا یہ (حج اور جمعہ کا دن) دونوں بحمد اللہ

ہمارے لیے عید ہیں، اور ایسی صریح نص کے بعد جمعہ اور حج کے

دونوں کو عید قرار دینے کے لیے کسی تکلیف کی ضرورت نہیں رہتی۔

مذکورہ روایات اور ان کی شروح سے صاف صاف معلوم ہو گیا کہ جمعہ کا دن

بھی مسلمانوں کی عید ہے اور یہ فیصلہ نبی ﷺ صحابہ کرام اور علماء امت کا ہے جس سے

انکار ناممکن اور گمراہی ہے اسی طرح حج کا دن یعنی ۹ ذی الحج بھی اہل اسلام کی عید ہے

اور یہ فیصلہ تاجدار قصر عدالت امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اب اس کے

مقابلہ میں دیوبندی اور اہل حدیث مولویوں کا فتویٰ دیکھو کہ اسلام میں صرف دو

عیدیں ہیں تیسری کوئی عید نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اسلام میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ تیسری عید یعنی

جمعہ نبی ﷺ اللہ نے پیدا کی اور چوتھی عید یعنی ۹ ذی الحج حضرت عمر نے قرار دی

بتلاؤ کس کس پر تمہارے فتوے کی زد پڑتی ہے۔

شرم تم کو مگر تم کو آتی نہیں

قارئین آپ پہ یہ بھی واضح ہو چکا کہ جمعہ، حج کا دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ،

صرف اس لیے عیدیں ہیں کہ ان میں اہل اسلام پر بڑی بڑی نعمتوں کا نزول ہوا جب کہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو وہ نبی آیا جس کی طفیل ساری نعمتیں ملی ہیں جس نے ذلت میں پڑی ہوئی انسانیت کو اوج ثریا پر پہنچا دیا تو کیا اس کی آمد کا دن اہل اسلام کی عید نہیں۔

③ اللہ کی بڑی نعمتوں کے حاصل ہونے والا دن قوم کا بطور عید منانا

ارشاد رسول مقبول ﷺ

پہلے باب میں گزر چکا ہے کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہود کو ۱۰ محرم کے دن روزہ رکھتے پایا حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

مسلم شریف

عن ابی موسیٰ قال کان یوم عاشوراء یعظمہ الیہود تتخذہ عیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا انتم و عن ابی موسیٰ قال کان اہل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ عیداً و یلبسون نسائہم فیہ علیہم و شارہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصوموا انتم۔

(مسلم شریف جلد اول ص ۳۵۹ باب صوم عاشوراء)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ۱۰ محرم کے دن کی یہود کی تعظیم کیا کرتے اور اسے بطور عید منایا کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو، اور حضرت ابو

موسیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اہل خیبر (یہود) عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے اور اسے بطور عید منایا کرتے تھے ان دن ان کی عورتیں زیورات اور زر برق لباس پہنا کرتی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا (مسلمانو!) تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

حاشیہ ابو الحسن سندى على مسلم

قوله يعظمه تتخذہ عيدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا انتم ای قال للصحابۃ صوموا انتم ایضا للموافقة۔

ترجمہ: حدیث کے جو یہ الفاظ ہیں کہ یہود عاشوراء کو عید مناتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو اس کا مقصد یہ ہے کہ یہود کو عید منانے میں تم بھی موافقت کرو اور روزہ رکھو (یعنی جس انداز میں یہود یہ عید مناتے ہیں تم بھی مناؤ!)

مجمع الزوائد

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء عیداً نبی کان قبلکم فصوموا انتم۔

(مجمع الزوائد باب صوم عاشوراء ۱۸۵، جلد ۳) (کنز العمال جلد ۸ کتاب الصوم ۵۷۲ اور ۵۷۵)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عاشوراء یعنی ۱۰ محرم تم سے پہلے آنے والے ایک نبی (موسیٰ علیہ السلام) کی عید کا دن ہے تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو ۱۰ محرم کیوں بطور عید منایا جاتا تھا؟

اس لیے کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی جیسا کہ مسلم شریف جلد دوم ۳۵۹/ پر حدیث کے صاف صاف الفاظ موجود ہیں کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام نے بھی شکرانہ نعمت آزادی میں روزہ رکھا اور یہود بھی رکھتے آئے اور اس دن کو سالانہ عید منایا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی مخالفت کرنے کے بجائے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! یہ اللہ کے ایک نبی کی عید ہے اس میں تم بھی شرکت کرو اور تم بھی عید مناؤ۔

تو کس قدر صاف صاف معلوم ہو گیا کہ

۱- جس دن کسی قوم کو اللہ کسی بڑی نعمت سے نوازے وہ دن اس قوم کی عید کا دن ہوتا ہے لوگ اس میں خوشی کریں تو اللہ اور رسول ناراض ہونے کی بجائے خوش ہوتے ہیں۔

۲- اس دن عبادت کرنا چاہئے اور اسے عید کے لفظ سے تعبیر کرنا چاہئے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے اسے عید کے لفظ سے یاد فرمایا۔

جواب چہارم

اس اعتراض کا عقلی پوسٹمارٹم اور ایک کھلا چیلنج

جو لوگ عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو ہی عیدیں ہیں عید فطر اور عید الفیضی تیسری کوئی عید نہیں ان سے خدا کے نام پر سوال ہے کہ تمہارے پاس اپنے دعوے پر کوئی دلیل تو ہوگی، کیونکہ دلیل کے بغیر تو کوئی دعویٰ قبول نہیں اور تم تو ایک اصول پیش کر رہے ہو جس کی مخالفت پر بدعت اور گمراہی کا فتویٰ بھی جاری کر رہے ہو ظاہر ہے ایسا اصول جس کی مخالفت گمراہی

گناہ کا ارتکاب ہو کسی ٹھوس بنیاد پر ہی ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے ہم پوچھتے ہیں:

۱- کیا قرآن کی کسی آیت میں ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں اگر ہے تو براہ کرم وہ آیت دکھلاؤ کس سورۃ اور کس پارہ میں ہے مگر خدا کی قسم ایسی کوئی آیت تم نہیں لا سکتے۔ بلکہ قرآن میں تو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے عید ہونے کا لفظ بھی کہیں موجود نہیں چہ جائیکہ تمہارا ذکر کردہ اصول موجود ہو بلکہ قرآن میں تو ہر نعمت کے حاصل ہونے والے دن کو عید لکھا ہے۔

۲- اگر قرآن نہیں تو نبی ﷺ کا ارشاد ہی پیش کر دو کوئی ایک حدیث صحیح پیش کر دو جس کے الفاظ یہ ہوں کہ مسلمانوں کی عیدیں صرف دو ہیں تیسری کوئی عید نہیں، مگر ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک سارے دیوبندی و بابی مل کر بھی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکتے بلکہ حدیث میں تو کئی عیدیں لکھی ہیں۔

۳- جب قرآن اور حدیث میں تمہارا یہ اصول کہیں موجود نہیں تو کیا شریعت تمہارے گھر کی لوٹڈی کا نام ہے کیا تم صاحب شریعت رسول ہو کہ خود ہی ایک اصول قائم کرو اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو خود ہی گمراہ اور بد دین بلکہ لعنتی تک کہتے پھرو۔ اگر تم رسول ہو تو بھی اسکا اعلان کرو خود کو خدا سمجھتے ہو تو بھی واضح کرو تا کہ تم پر مرتد ہونے کا فتویٰ جاری کیا جاسکے۔

۴- اگر تمہارے پاس لغت کی کسی کتاب کا حوالہ ہے تو دکھلاؤ اس کے الفاظ یہ ہونے چاہئیں کہ عید کا لفظ صرف دو دنوں پر بولا جاتا ہے یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ پر۔ مگر ہمارا دعویٰ ہے کہ ساری عربی لغت میں کہیں یہ الفاظ نہ ملیں گے بلکہ پیچھے ہم کتب نعت سے حوالہ بات لکھ چکے ہیں کہ کسی قوم کی اجتماعی خوشی کا بار بار آنے والا دن اس قوم کی عید کا دن ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ

اگر تم لغت کی کسی کتاب سے اپنے دعوے کے الفاظ دکھا بھی دو تو بھی اس سے کچھ نہیں بنتا، کہاں تمہارا دعویٰ ہے کہ تیسری عید ماننے والا گمراہ بلکہ لعنتی ہے۔ حالانکہ لغت کی ایک عبارت کا منکر گمراہ اور لعنتی تو نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو ثابت کرو، یہ بھی ہم ایک مفروضہ کے طور پر کہہ رہے ورنہ ایسی کوئی عبارت لغت کی کسی کتاب سے کوئی ماں کا لال دکھا سکتا ہی نہیں۔

جواب پنجم

ہر دور کے علماء و فقہاء نے یوم میلاد النبیؐ کو عید قرار دیا
علامہ سید احمد عابدینؒ دمشقی متوفی ۱۳۲۰ھ کا ارشاد

فرحم الله امراء اتخذ ليالي شهر مولده المبارك
اعبادًا فانه اذا لم يكن من ذلك فائدة الا كثرة
الصلوة والتسليم عليه لكفى وفضلهما لا يخفى و
الله اعلم بالمرام انما الاعمال بالنيات.

(جواہر البحار جلد ۳ ص ۳۴۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے نبیؐ کے میلاد مبارک کی راتوں کو بطور عید منایا، کیونکہ اگر اسے ان راتوں میں کثرت صلوٰۃ و سلام کے سوا کچھ اور حاصل نہ بھی ہوا تو یہ عمل بھی اس کے لیے کافی ہے کیونکہ اللہ نیتوں سے واقف ہے اور اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

سید المحدثین امام قسطلانیؒ متوفی ۹۲۳ھ کا ارشاد

و مما جرب من حواصه انه امان في ذلك العام و
بشرى عاجلة لنيل البغية و المرام فرحم الله امرًا
اتخذ ليالي شهر مولده اعيادًا.

ترجمہ: جشن میلاد النبیؐ کی تجربہ شدہ برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ عمل سارا سال باعث خیریت و عافیت بھی ہوتا ہے اور اخروی نجات کی پیش گوئی تھی۔ تو اس شخص پر اللہ رحم کرے جو میلاد النبیؐ کی راتوں کو عید کی راتیں بنائے۔
امام المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ نے بھی ماثبت بالسنۃ میں یہی الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔

امام ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ کے رسالہ المولد الشریف سے پیچھے ہم عبارت نقل کر آئے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ مصر یمن شام اور تمام ممالک مشرق و مغرب میں اہل اسلام ماہ ربیع الاول میں خوشی مناتے ہیں غسل کرتے بہترین لباس پہنتے مختلف زینتیں کرتے خوشبو اور سرمہ لگاتے اور میلاد سننے پر بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ ۱۲

اسی طرح سیرت حلبیہ جلد اول ص ۱۳۷ کے حوالہ سے قدوة المحدثین امام سخاوی متوفی ۶۴۳ھ کا ارشاد ہم پیچھے لکھ آئے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمیشہ سے اہل اسلام تمام اطراف عالم میں ماہ ربیع الاول کے آنے پر بڑی بڑی عظیم الشان دعوتیں کرتے، مختلف صدقہ و خیرات کرتے اور اظہار فرحت و مسرت کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھوانے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ ۱۲

اب ظاہر ہے جس دن سے مسلمان خوشی کریں عمدہ کپڑے پہنیں، خوشبو اور

سرمہ لگائیں۔ طرح طرح سے صدقہ و خیرات کریں، بڑی بڑی دعوتیں کریں اور میلاد شریف پڑھوانے کا اہتمام کریں اسے ہم عید میلاد النبی نہ کہیں تو کیا کہیں، پتہ چلا عید میلاد النبی آج نہیں ہمیشہ سے مسلمانوں میں چلی آرہی ہے اگر کوئی اب بھی سورج کو سیاہ کہتا پھرے تو اس کی مرضی۔

نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں

خدا نے نبی ﷺ کی آمد کو قرآن میں متعدد جگہ اپنا احسان قرار دیا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذَا بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَانْكَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ (سورۃ النساء آیت: ۱۶۴)

ترجمہ: تحقیق اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ جب ان میں انہی میں سے رسول بھیج دیا جو ان پر اللہ کی آیات پڑھتا ہے انہیں پاک کرنا اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

معلوم ہوا نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو بھیجی ہوئی اتنی عظیم نعمت ہیں کہ خدا تعالیٰ یہ نعمت دے کر خود فرما رہا ہے کہ میں نے اپنے رسول جیسی نعمت دے کر لوگوں پر بہت ہی بڑا احسان کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور کئی جگہ اپنے رسول کی آمد کا ذکر کر کے مسلمانوں پر احسان جتایا ہے۔ دیکھئے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ

كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ (سورۃ البقرہ ۲)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝

(سورۃ الصف، آیت: ۹)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ یہ بات کافروں کو ناگوار ہی گذرے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

(سورۃ النساء، آیت: ۱۷۰)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سچائی لے کر رسول آگیا ہے تم ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر نہ مانو گے تو اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

ان تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف یوں کر دیا ہے کہ اے لوگو! میں وہ اللہ ہوں جس نے تمہیں ایسا رسول عطا فرمایا ہے جو تمہیں سچائی کی دولت بانٹتا ہے

تمہیں پاک کرتا ہے تمہیں علم و حکمت کے خزانے دیتا ہے، تو یہ آیات اس امر پر نص ہوئیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایک بہت بڑی نعمت قرار دے رہا ہے اور اپنا احسان جتلا رہا ہے۔

سب انبیاء اللہ کی بڑی نعمتیں تھیں

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا ۖ وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿۲۰﴾ (سورة المائدہ، ۲۰)

ترجمہ: اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا اے میری قوم تم پر جو اللہ کی نعمت ہے اے یاد کرو، جب اللہ نے تم میں نبی بھیجے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ دے دیا جو جہانوں میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔

نبی ﷺ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ نعمت قرار دیا ہے

فَلَا تَحْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَلَا تَمْنَحْنِي عَنكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۵﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۰﴾

(سورة البقرہ، آیت: ۱۵۰، ۱۵۱)

ترجمہ: تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اور تاکہ میں تم پر اپنی نعمت تمام کر دوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ جیسا کہ ہم نے تم میں رسول بھیجا جو

تمہیں میں سے ہے تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے تمہیں پاک کرتا اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کے تمام ہونے کی مثال یہ دی ہے کہ اللہ نے لوگوں میں اپنے رسول کو بھیجا جو انہیں پاک کرتا اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے ایسی مزید کئی آیات ہیں جن میں مفسرین کرام نے لفظ نعمت سے نبی ﷺ کی ذات مراد لی ہے ہم ان میں سے ایک دو آیات پیش کرتے ہیں۔

وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۸﴾ (سورة النحل، آیت: ۱۸)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت شمار کرنا چاہو تو نہیں شمار کر سکتے بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے شرح مواہب لدنیہ میں حضرت سہل بن عبد اللہ نضری سے یہ روایت کی ہے کہ فرمایا وہ نعمت نبی ﷺ کیونکہ آپ نعمت عظمیٰ ہیں آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور اس کے طفیل ساری نعمتیں اور فوائد حاصل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ﴿۸۳﴾ (سورة النحل، آیت: ۸۳)

ترجمہ: اللہ کی نعمت کو پہنچاتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور اکثر کافر ہیں۔ اس کی تفسیر یہ ہے جو علامہ ابو جعفر ابن جریر طبری نے روایت بیان کی چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

وكان تبديلهم نعمة الله كفرًا في بني الله محمد صلى

اللہ علیہ وسلم انعم اللہ بہ علی قریش فاخرجه

منہم۔ (تفسیر جامع البیان علامہ ابن جریر طبری جلد ۷، ص ۱۳۵)

ترجمہ: اللہ کی نعمت تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کا انکار کیا جن کے صدقہ میں اللہ نے قریش پر نعمتیں نازل کیں مگر انہوں نے آپ کو مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کا ارشاد

و ای نعمة اعظم من بروز هذا النبي بنی الرحمة فی ذلك اليوم و علی هذا فینبغی ان یتحرى اليوم بعینه حتی یطابق قصة موسى فی يوم عاشوراء۔

(حجة اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ص ۲۳۷، مطبوعہ بیروت) (الحاوی للفتاویٰ جلد اول ص ۱۹۶)

ترجمہ: اس دن (بارہ ربیع الاول) میں نبی ﷺ نبی رحمت کے دنیا میں جلوہ گر ہونے سے بڑھ کر اور کون سی نعمت ہو سکتی ہے اس لیے چاہئے کہ آپ کی خوشی کرنے کے لیے یہی دن مقرر کیا جائے تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یوم عاشورا سے پوری مطابعت ہو جائے۔

علامہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کا ارشاد

فان اعظم نعم الله على هذه الامة اظهار محمد صلى الله عليه وسلم لهم و بعثته و ارساله اليهم كما قال الله تعالى لقد من الله على المؤمنين اذ بعث

فيهم رسولا منهم انفسهم فان النعمة على الامة بارساله منهم انفسهم فان النعمة على الامة بارساله صلى الله عليه وسلم اعظم من النعمة عليهم بايجاد السماء و الارض و الشمس و القمر و الرياح و الليل و النهار و انزل المطر و اخراج النبات و غير ذلك۔

ترجمہ: اس امت پر اللہ کی سب نعمتوں سے بڑھ کر یہ نعمت ہے کہ نبی ﷺ ان کے لیے پیدا کر دیے گئے اور ان کی طرف بھیج دیے گئے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ لقد من الله الخ کیونکہ اس امت کے لیے آپ کو بھیجا جانا ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے کہ ارض و سماء شمس و قمر ہوائیں شب و روز بارش اور نباتات کو پیدا کیا گیا، وغیرہ۔

حاصل کلام

روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہر صدی کے علماء و فقہاء ہمیشہ سے نبی ﷺ کے میلاد کے دن کو عید قرار دیتے آئے ہیں اور ان کے روشن فتویٰ آپ نے ملاحظہ فرمائیے۔ تو کیا خیال ہے آج کل کے ان جاہل دیوبندی اور وہابی ملاؤں کا ان فقہاء و علماء منجملہ حضرت امام شافعی امام رازی امام جلال الدین سیوطی علامہ ابن حجر مکی اور علامہ قسطلانی رحمہم کے بارہ میں یہی ہمتیاں تو سرمایہ اسلام ہیں۔ انہی کے توسط سے آج ہمیں دین کی معرفت ملی ہے،

اعتراض ہفتم

عید میلاد النبیؐ کنہیا کے جنم دن اور عیسائیوں کے بڑے دن

کے مشابہ ہے

کنہیا ہندوؤں کے ایک اوتار کو کہتے ہیں جس کا نام شری کرشن جی کہا جاتا ہے ہندوؤں کے بقول وہ انسانی روپ میں خدا تھا۔ چنانچہ ہندو اس کی پیدائش کا دن مناتے ہیں، جب کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے دن جشن پیا کرتے ہیں جسے کرسمس کا نام دیا جاتا ہے اور ہندوستان میں اسے بڑے دن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا بڑی شخصیات کا دن منانا اور اصل کافرانہ رسم ہے، عیسائیوں اور ہندوؤں کی سنت ہے۔ جو مسلمانوں نے اپنا کر کافروں سے مشابہت کی ہے، اس لیے اس مشابہت کی بنا پر عید میلاد النبیؐ ناجائز ٹھہرتی ہے۔ اسے بند کر دینا چاہئے چنانچہ دیوبندی گروہ کے ایک بہت بڑے سرخیل مولوی خلیل احمد انیسٹھوی صاحب لکھتے ہیں:

”پس یہ ہر روز اعاد ولادت کا تو مثل ہنود کے، کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت کرتے ہر سال کرتے ہیں، معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے۔

(برائین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انیسٹھوی ص ۸۸)

سانگ کا معنی ہے مشابہت، یعنی ہر سال نبی کریمؐ کی ولادت کے دن خوشی کرنا مشابہت ہے ہندوؤں کے اس فعل کی کہ وہ اپنے اوتار کنہیا کے جنم دن

میں ہر سال خوشی کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ عید میلاد النبیؐ ایک کافرانہ رسم ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

جواب اول

مشابہت کا دعویٰ بے بنیاد ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ دیوبندی وہابی علماء کہتے ہیں عید میلاد النبیؐ کنہیا کے جنم دن سے مشابہ ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کس چیز میں مشابہ ہے اور عید میلاد النبیؐ کی مشابہت کنہیا کے جنم دن سے کس چیز میں ہے؟

۱- کیا جس تاریخ کو ہندو کنہیا کا جنم دن مناتے ہیں اسی تاریخ میں مسلمان بھی عید میلاد النبیؐ کی خوشی کرتے ہیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو ثابت کرو اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کس چیز میں مشابہت ہے عید میلاد کی کنہیا کے جنم دن سے؟

۲- کیا کنہیا کے جنم دن میں جو افعال ہندو کرتے ہیں مسلمان بھی عید میلاد میں وہی افعال بجالاتے ہیں؟ (۱) ہندو تو اس دن کنہیا کی مورتیوں کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں، جب کہ مسلمان عید میلاد میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں (۲) ہندو اس دن بت خانے آباد کرتے ہیں جب کہ مسلمان اللہ کا گھر مسجد آباد کرتے ہیں (۳) ہندو اس دن اپنے خداؤں کو یاد کرتے ہیں جب کہ مسلمان ۱۲ ربیع الاول کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کر کے کفر کی بنیادیں دھلاتے اور لرزادیتے ہیں، تو پھر عید میلاد النبیؐ کی مشابہت کنہیا کے جنم دن سے کس چیز میں ہے؟

۳- کیا اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہے جس میں مذکورہ مشابہت کا دعویٰ کیا ہے؟
اگر نہیں تو پھر کس چیز میں مشابہت ہے؟

۴- ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ محض اس بات میں مشابہت ہے کہ ہندو بھی اپنے بڑے خدا کا جنم دن مناتے ہیں اور مسلمانوں نے بھی نبی ﷺ کا جنم دن منانا شروع کر دیا، بس اسی چیز میں مشابہت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ صرف اتنی سی مشابہت اور اشتراک کا باعث ملامت ہونا قرآن و حدیث یا فقہ کی کوئی جرحی میں ہے بلکہ دیکھتے ہم کھانا کھاتے ہیں اور کافر بھی تو کیا صرف اتنی مشابہت کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے کھانا مکروہ ہو جائے گا، نہیں بلکہ کھانا اس وقت مکروہ ہو گا جب ہم کفار کے طریقہ پر کھانا کھائیں گے تو ان کا طریقہ اپنانا مکروہ ہے خود کھانا مکروہ نہیں اسی طرح ہم بھی لباس پہنتے ہیں اور کافر بھی، تو کیا صرف اتنی سی مشابہت کی بنا پر ہمارے لیے لباس پہننا مکروہ ہو جائے گا؟ پھر تو ہمیں نگارہنا چاہئے تاکہ کفار سے تشبیہ پیدا نہ ہو۔ نہیں بلکہ کفار کے طریقہ پر یا ان جیسا لباس پہننا مکروہ ہے، تو دراصل کفار کا طریقہ اپنانا مکروہ ہے خود لباس مکروہ نہیں

اسی طرح اپنے نبی ﷺ کا میلاد مسلمان بھی مناتے ہیں اور اپنے نبی عیسیٰ ﷺ کا میلاد عیسائی بھی مناتے ہیں مگر صرف اتنی سی بات مشابہت کی بناء پر میلاد منانا مکروہ نہ ہو گا جب تک ہم عیسائیوں اور ہنود کے طریقے پر میلاد نہ منائیں گے، کیونکہ جس طرح محض کپڑے پہننے سے کفار کی مشابہت لازم نہیں آتی محض کھانا کھانے سے کفار کی مشابہت لازم نہیں آتی اسی طرح محض میلاد منانے سے کفار کی مشابہت کا طعنہ مسلمانوں کو دینا نری جہالت ہے بلکہ

ہم ایسا اعتراض کرنے والے دیوبندی اور اہل حدیث علما سے سوال کرتے ہیں کہ اگر اتنی ساری مشابہت وجہ ممانعت بنتی ہے تو پہلے کھانا کھانا بند کریں، کیونکہ یہ مشابہت اس میں بھی ہے اور کپڑے پہننا بھی ترک کر کے ننگے پھرا کریں کیونکہ اس میں مشابہت ہے، کیا اعتراض کرنے کے لیے صرف عید میلاد النبی ﷺ ہی رہ گئی ہے؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

جواب دوم

معمولی تغیر سے مشابہت ختم ہو جاتی ہے

دیوبندی کہتے ہیں عید میلاد النبی ﷺ کی کنہیا کا جنم دن منانے کے ساتھ مشابہت اور تشبیہ ہے۔ حالانکہ آپ پیچھے پڑھ چکے کہ نہ دونوں کا وقت ایک ہے، نہ طریقہ ایک ہے نہ کرنے والے ایک ہیں مگر منکرین کو ابھی تک مشابہت نظر آتی ہے۔ آئیے حدیث مصطفیٰ ﷺ سے فیصلہ کروا لیتے ہیں کہ ایک کام کی دوسرے کام سے مشابہت کب تک باقی رہتی ہے اور کب ختم ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ آ کر دیکھا یہود ۱۰ محرم یعنی عاشوراء کے روز روزہ رکھتے ہیں، آپ نے بھی روزہ رکھنا شروع کر دیا اور یہ آپ نے یہود کو اپنے قریب لانے کے لیے کیا تھا مگر یہود کی مخالفت میں کمی نہ آئی تب آپ نے فرمایا: اے مسلمانو! ۱۰ محرم کے ساتھ ۹ یا گیارہ محرم کو بھی روزہ رکھا کرو، تاکہ یہود پر واضح ہو جائے کہ ہم ان کی مشابہت نہیں کرتے بلکہ اپنے طور پر ایک مستقل کام کرتے ہیں یہ ہم مسلمانوں کا ایک اپنا عمل ہے،

معلوم ہوا تھوڑی سی تبدیلی اور تغیر کے ساتھ مشابہت ختم ہو جاتی ہے آئیے حدیث دیکھئے:

مسند احمد بن حنبل

و عنہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا یوم عاشوراء و خالفوا فیہ الیہود و صوموا قبلہ یوما و بعدہ یوما۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱۰ ص ۱۸۹)

ترجمہ: حضرت حکم بن اعرج سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشوراء کے دن روزہ رکھو مگر یہود کی مخالفت کرتے ہوئے ایک دن اس سے پہلے یا بعد بھی روزہ رکھو۔

یہ حدیث سنن بیہقی سنن ابی داؤد اور صحیح مسلم کے اندر بھی موجود ہے چونکہ سر دست ہمارے سامنے مسند احمد موجود تھی اس لیے اسی کے حوالہ پر اکتفا کر رہے ہیں بلکہ مسلم شریف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس دن کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں فرمایا: آئندہ سال ان شاء اللہ ہم ۹ محرم کا روزہ بھی رکھیں گے مگر آئندہ سال کا محرم آپ نے نہ پایا اور دنیا سے تشریف لے گئے۔

حاصل کلام

یہ ہے کہ بعض لوگوں کے یہ کہنے پر کہ ۱۰ محرم کی تعظیم تو کفار کرتے ہیں (ہمیں اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے) نبی ﷺ نے ۱۰ محرم کا روزہ نہیں چھوڑا بلکہ ساتھ ایک روزہ اور بڑھادینے کا حکم دے دیا اور حال یہ تھا کہ یہود و نصاریٰ پہلے سے ۱۰ محرم کو روزہ رکھتے چلے آ رہے تھے نبی ﷺ نے بعد میں انہیں دیکھ کر یہ خیال کیا کہ

اچھا کام اگر کفار بھی کرتے ہوں تو اسے اپنالینا چاہئے۔ اس میں مشابہت کا کھنکادل میں نہیں لانا چاہئے، آپ نے بھی ۱۰ محرم کو روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ اب یہاں سے دو مسئلے معلوم ہو گئے۔

۱۔ تھوڑی سی تبدیلی کر لینے سے کفار سے مشابہت ختم ہو جاتی ہے جب کہ گنہگار کے جنم دن اور عید میلاد النبی ﷺ میں زمین و آسمان بلکہ دن اور رات کا فرق ہے نہ ان کا وقت ایک ہے نہ حقیقت ایک ہے نہ کیفیت ایک ہے نہ فاعل ایک ہے نہ کوئی اور چیز ایک اس کے باوجود دیوبندیوں و ہابیوں کو مشابہت کا اعتراض کرنے سے کچھ شرم و حیا مانع نہیں آتی۔ فالی اللہ المشتکی۔

جواب سوم

کفار سے مشابہت کہاں وجہ حرمت و کراہت بنتی ہے اور کہاں نہیں

پہلا ضابطہ: کفار کے عمل سے مشابہت رکھنے والا کوئی کام تب ناجائز ہوتا جب وہ شرعاً مذموم ہو یا محض کفار کی اتباع کرنے اور ان جیسا بننے کے لیے کیا گیا ہو

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بہت سے ایسے کام ہیں جو اہل اسلام بھی کرتے ہیں اور کافر بھی۔ مگر بعض کاموں پر مسلمان قوم کو ملامت کی جاتی ہے بعض پر نہیں، کھانا کافر بھی کھاتے ہیں اور مسلمان بھی کپڑے وہ بھی پہنتے ہیں ہم بھی نئی نئی عبادات جو بھی کافر اقوام نے کی ہیں جیسے ہوائی جہاز کا سفر کاروں پر سواری وغیرہ انہیں غیر مسلم

بھی استعمال کرتے ہیں اور مسلم بھی، جس پر کبھی یہ اعتراض نہیں کیا گیا کہ اہل اسلام کفار کی ایجادات کو اپنا کر کفار کی مشابہت کرتے ہیں۔ ان جیسی سواریاں کرتے ہیں ان جیسا طریقہ علاج اپناتے ہیں مگر ساتھ ہی کچھ ایسے کام بھی ہیں جو اہل اسلام کے لیے قابل اعتراض ٹھہرائے جاتے ہیں۔ مثلاً انگریزوں کو دیکھ کر مسلمانوں نے مردوں عورتوں نے ان جیسا لباس پہننا شروع کر دیا، انہیں دیکھ کر داڑھیاں منڈوا دیں۔ انہیں دیکھ کر اپنے سر کے بالوں کا سٹائل انگریزی اپنا لیا جس کی وجہ سے مسلمان عورتوں میں عریانی پھیلی اسلامی پردہ ختم ہوا اور نہ جانے کیا کیا قباحتیں پیدا ہوئیں، جن پر علماء دین کو سخت اعتراض ہے۔ اب نئی روشنی کے متوالے اور دین سے بے بہرہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مولوی طبقہ کو صرف انگریزی لباس پر ہی اعتراض ہے انگریزی دواؤں پر کیوں اعتراض نہیں انگریزی مراکب (سواریوں) پر کیوں اعتراض نہیں اگر انگریزی لباس صرف اس لیے ممنوع ہے کہ اس سے کفار کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے تو کیا دیگر ایجادات اپنانے سے مشابہت نہیں پیدا ہوتی؟ اس اعتراض کا جواب آج سے کئی صدیوں پہلے دینی علماء نے بڑے احسن طریقہ سے دے دیا تھا جو آج بھی ہمیں اس غمخسے سے نکال سکتا ہے۔

چنانچہ انہوں نے یہ جواب دیا کہ کفار سے ملتے جلتے اہل اسلام کے وہ کام ممنوع ہیں اور مشابہت اس جگہ باعث ممانعت بنتی ہے جب ان کے کرنے سے کسی حکم اسلام کی مخالفت لازم آئے یعنی وہ کام شرعاً مذموم ہو یا مسلمان لوگ انہیں صرف اس لیے کریں کہ ہماری کفار سے مشابہت ہونی چاہئے اور ہمیں ان جیسا بننا چاہئے۔ اب انگریزی دوائیاں استعمال کرنے یا غیر مسلموں سے علاج کروانے اور غیر مسلم ایجادات کو استعمال کرنے سے نہ کوئی شرعی احکام کی مخالفت لازم آتی ہے اور نہ ان

میں کفار جیسا بننے اور محض ان کی مشابہت قائم کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اس لیے ان میں کوئی حرج نہیں جب کہ انگریزی لباس میں اسلامی پردے کے احکامات کی مخالفت بھی ہے اور یہ لباس صرف انگریز کی دیکھا دیکھی شروع کیا گیا ہے اور اس میں غلامانہ ذہنیت کا فرما ہے۔ آئیے اب اس کے دلائل بھی سن لیں۔

دلیل اول

نماز پڑھاتے ہوئے امام کو قرآن سے دیکھ کر پڑھنا جائز نہیں اس طرح نماز نہیں ہوتی، لیکن یہاں ایک فقہی مسئلہ ہے۔ وہ یہ کہ اگر امام حافظ ہے اس کے باوجود نماز میں قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھتا ہے تاکہ برکت مزید حاصل ہو پڑھتا ہے وہ اپنے حفظ کی بناء پر دیکھنے کی وجہ سے نہیں، امام ابو یوسف اور امام محمد نے فرمایا پھر بھی اس کی امامت سے نماز مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہودی عیسائی لوگ ایسا کرتے ہیں اور اس میں کفار سے مشابہت لازم آتی ہے جب کہ دیگر فقہاء نے کہا ہے کہ ایسی صورت میں نماز بلا کراہت ہو جائے گی، کیونکہ حافظ امام نے اپنے حفظ کی بناء پر پڑھا ہے۔ رہی کفار سے مشابہت تو یہاں اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نہ تو اس سے شرعی حکم کی یہاں مخالفت لازم آتی ہے اور نہ ہی کفار سے مشابہت کا ارادہ کیا گیا ہے اگر بلا ارادہ خود ہی مشابہت لازم آرہی ہے تو اس سے کوئی حرج لازم نہیں آتا۔ چنانچہ اس کی فتوے کو اہل ترجیح نے راجح قرار دیا۔ دیکھئے درمختار:

(وہما بہا للتشبه باهل الكتاب ای ان قصدہ فان التشبه بہم لا یکرہ فی کل شیء بل فی المذموم و فیما قصدہ بہ التشبه کما فی البحر۔)

(درمختار جلد اول ص ۶۲۴، کتاب الصلوٰۃ باب ما یفید الصلوٰۃ طبع مصر)

ترجمہ: صاحبین (امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ) نے اس کے ساتھ (یعنی کراہت کے ساتھ) نماز کا حکم دیا ہے، کیونکہ اس میں اہل کتاب کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ صاحب درمختار کہتا ہے (اس سے مراد ہے کہ جب امام نے (اہل کتاب سے) مشابہت کا ارادہ کیا ہو کیونکہ ہر شے میں تو مشابہت مکروہ نہیں، بلکہ اس میں مکروہ ہے جو کام شرعاً مذموم ہو یا مشابہت کا ہی ارادہ کیا گیا ہو، جیسا کہ بحر الرائق میں ہے) گویا صاحب درمختار قول صاحبین کو ارادہ کراہت پر محمول کر کے ایک اچھی تاویل کر دی ہے۔

البحر الرائق کی صاف عبارت

ثم اعلم ان التشبيه باهل الكتاب لا يكره في كل شئ فانا فاكل نشرب كما يفعلون انما الحرام هو التشبه فيما كان مذموماً و فيما يقصد به التشبيه كما ذكره قاضي خان في الجامع الصغير۔

(البحر الرائق جلد دوم ص ۱۱، مطبوعہ مصر باب ما يقصد بالصلوة)

ترجمہ: پھر یہ جان لو کہ اہل کتاب کے ساتھ ہر شے میں تشبیہ مکروہ نہیں آخر ہم بھی کفار کی طرح کھاتے اور پیتے ہیں مشابہت تب حرام ہوتی ہے جب وہ شرعاً برے کاموں میں ہو یا مقصد ہی کفار سے مشابہت ہو جیسا کہ جامع صغیر میں قاضی خان نے ذکر کیا ہے۔

دوسرا ضابطہ: جو شئی کفار کا شعار ہو اس میں مسلمانوں کو ان سے مشابہت کرنا مکروہ ہے

کئی ایسے کام ہیں جو بعض غیر مسلم اقوام کی مخصوص علامت اور شعار بن گئے ہیں جیسے سر پر جوڑا رکھنا اور پیر کیس باندھنا سکھوں کی مخصوص پہچان ہے کوئی دوسری قوم ایسا نہیں کرتی۔ اب اگر کوئی مسلمان یہی شکل و صورت بنائے تو ظاہر ہے کہ وہ سکھوں ہی جیسا نظر آئے گا۔ گویا اس نے خود کو سکھ ہی ظاہر کیا۔

شرح فقہ اکبر کی واضح تر عبارت

فانا ممنوعون من التشبيه بالكفر و اهل البدعة المنكرة في شعارهم لا منهيون عن كل بدعة و لو كانت مباحة سواء كانت من افعال اهل السنة او من افعال الكفرة و اهل البدعة فالمدار على الشعار۔

(شرح فقہ اکبر (ملائی قاری a الباری) ص ۲۲۸ طبع قدیم ہندوستان)

ترجمہ: بڑی بدعتوں اور کفر والے لوگوں سے ہمیں تشبیہ سے جو روکا گیا ہے تو ان کے شعار میں یہ نہیں کہ ہمیں ہر بدعت (نئی چیز) سے شرعاً روک دیا گیا ہے خواہ وہ اہل سنت کا کام ہو یا اہل کفر و بدعت کا اس لیے شعار پر مدار ہے۔

اس عبارت سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ جو بھی کام کفار کرتے ہوں اگر اسے مسلمان کرنا شروع کر دیں اسی طرح اہل بدعت شیعہ فرقہ وغیرہ کوئی کام کرتے

ہوں اور اسے اہل سنت بھی کریں تو مشابہت کی بناء پر ممانعت کا فتویٰ لازم نہیں آجاتا بلکہ اگر کوئی کام اہل کفر یا اہل بدعت کا مخصوص شعار اور علامت بن گیا ہو تو اسے اپنانا اہل اسلام اور اہل سنت کے لیے ممنوع اور مکروہ ہے۔

تیسرا ضابطہ: مسلمانوں کے کسی کام کی کفار سے بلا ارادہ مشابہت واقع ہو جائے تو وہ کام مکروہ ہرگز نہیں ہوتا

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کی واضح ترین عبارت

حضرت امام ابو یوسف کا ارشاد درحقیقت مسئلہ تشبیہ کی دو صورتیں واضح کرنے کے لیے واقع ہوا جن میں سے ایک ناجائز اور دوسری جائز۔ کیونکہ اس جگہ دو چیزیں ہیں۔ ایک تو غیر اختیاری مشابہت و مشاکلت اور دوسری اختیاری طور پر کسی قوم یا شخص کی وضع اختیار کرنا، پہلی صورت کی مثال یہ ہے کہ ہر انسان کی صورت و شکل ناک نقشہ قد و قامت حرکت و سکون دوسرے سب انسانوں سے مشابہ اور ہم شکل ہے۔ اس میں کفار و فجار بھی شامل ہیں، جس طرح وہ کھانا کھاتے ہیں مسلمان بھی کھاتے ہیں جس طرح وہ کرتہ پہنا جاتے ہیں یہ غیر اختیاری امر ہے یہ بلا خلاف جائز اور مباح ہے۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ ایک وضع یا کوئی لباس وغیرہ کسی خاص قوم کی علامت سمجھی جاتی ہو اب مسلمان اس کو اختیار کریں یہ تشبیہ میں داخل اور ناجائز ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (امداد المفتین) ص ۲۴۱، جلد ۷/۸)

مولوی اسماعیل دہلوی وہابی کا اعتراف

وہابی نماز میں رکوع پر رفع یدین کرتے (ہاتھ اٹھاتے) ہیں اس پر

اعتراض کیا گیا کہ اس میں شیعوں سے مشابہت ہے اس لیے مکروہ ہے، تو مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے رسالہ اثبات رفع یدین میں اس کا جواب یہ لکھا کہ (لا نتحوی تشبہ الفرق الضالة بل اتفقت الموافقة) ترجمہ: یعنی ہم گمراہ فرقوں سے جان بوجھ کر مشابہت تو نہیں کرتے یہ تو اتفاق سے ایسا ہو گیا ہے (کہ وہ بھی ایسا کرتے تھے اور ہم نے بھی شروع کر دیا)

(بحوالہ انوار سالعہ ص ۱۰۳، مطبوعہ اشرفی کتب خانہ اندرون دہلی گیت لاہور)

مذکورہ ضابطوں کی روشنی میں عید میلاد النبیؐ کو گنہیہا سے

مشابہت کی وجہ سے ممنوع کہنے کی حیثیت

مذکورہ بالا تین عدد ضابطوں اور قوانین فقہیہ سے یہ امور ثابت ہوئے:

امراول

کفار کے طرز عمل سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں کا کوئی عمل تب مکروہ اور ممنوع ہے جب وہ کسی شرعی حکم کی مخالفت کی وجہ سے شرعاً مذموم ہو۔ جیسے انگریزی لباس ہے۔

امردوم

یا پھر مسلمانوں نے کوئی طرز عمل اس لیے اپنایا ہو کہ اس طرح ہمیں کفار سے مشابہت کرنا چاہئے اور ان جیسا بننا چاہئے۔ تب مسلمانوں کا وہ طرز عمل ممنوع ہوگا۔

امر سوم

جو کام یا لباس اہل کفر کی مخصوص علامت بن گیا ہو اسے اپنانا بھی مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

امر چہارم

کوئی کام اہل اسلام اس لیے کرتے ہیں کہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ مگر اتفاق سے دیکھنے میں یہ معلوم ہوا کہ اہل کفر بھی ایسے ہی کرتے ہیں مگر مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر وہ کام شروع نہ کیا تھا۔ بلا ارادہ مشابہت قائم ہو گئی تو وہ کام بھی مسلمانوں کے لیے ممنوع نہ ہو گا جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رفع یدین پر وارد اعتراض کا جواب دیا ہے۔

انصاف کرو

اب ہم دیوبندی سے سوال کرتے ہیں کہ تم نے یوم ولادت رسول ﷺ کے منانے کو اس لیے برا کہا ہے کہ اس کی مشابہت ہے اس بات سے کہ ہندو اپنے اوتار گنہیا کا جنم دن مناتے ہیں اور عیسائی بڑا دن مناتے ہیں تو کفار سے مشابہت کی وجہ سے عید میلاد النبیؐ منانا ممنوع ہے بتلاؤ مذکورہ بالا امور میں سے کس امر کے تحت یہ مشابہت باعث کراہت و ممانعت بن رہی ہے۔

۱۔ کیا امر اول کے مطابق عید میلاد النبیؐ کے منانے سے کسی واضح شرعی حکم کی مخالفت لازم آتی ہے؟ آخر قرآن کی کس آیت یا کونسی حدیث میں ہے کہ کسی کا یوم میلاد مت مناؤ! اگر نہیں تو پھر تم نے مذکورہ مشابہت کی بنیاد پر عید میلاد کو ناجائز کیوں کہا؟

۲۔ کیا مسلمان نبی ﷺ کا یوم میلاد صرف اس لیے مناتے ہیں کہ ہمیں بھی عیسائیوں اور ہندوؤں کی پیروی اور موافقت کرنا چاہئے یا وہ صرف اس لیے مناتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے حصول پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور مسلمان نبی کی ذات سے بڑھ کر کوئی نعمت تصور نہیں کرتے جب مسلمانوں کا ارادہ عیسائیوں اور ہندوؤں کی تقلید اور مشابہت ہے ہی نہیں تو پھر تم نے کس بنیاد پر عید میلاد کو برا کہا، اور ”حرکت قبیحہ“ جیسے مکروہ الفاظ سے کیوں تعبیر کیا؟

۳۔ کیا مسلمانوں نے گنہیا کا جنم دن منایا ہے یا عیسائیوں کا کرسمس منایا ہے کبھی؟ تاکہ ان پر یہ اعتراض کیا جاسکے کہ تم نے غیر مسلم اقوام کے مخصوص شعار کو اپنا کر خود کو غیر مسلم ظاہر کیا ہے۔ اس لیے تم نے حرام کام کیا ہے جیسے کہ کوئی سکھوں کا کیس پہن لے یا یہودیوں کی ٹوپی پہن لے تو وہ حرام کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے ارے! مسلمانوں نے گنہیا کا جنم دن نہیں امام الانبیاء حبیب کبریا مقصود تخیل کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا یوم میلاد منایا ہے، پھر تم نے عید میلاد کو ”قابل لوم“ کا لقب کیوں دیا۔

۴۔ رکوع میں رفع یدین کی مشابہت شیعوں کے طرز عمل سے اتفاقاً ہو جائے تو وہ قابل اعتراض نہیں رہتی مگر عید میلاد النبیؐ کی مشابہت گنہیا کے جنم دن سے اتفاقاً ہو جائے وہ بہر حال حرکت قبیحہ ہی رہتی ہے بلکہ قابل لوم اور فح ہی ٹھہرتی ہے، اے وہابیو! کیا تمہارے ہاں انصاف اسی چیز کا نام ہے؟ اگر بلا ارادہ مشابہت کے باوجود تم نے رفع یدین کو برا نہیں کہا تو بلا ارادہ مشابہت کی بناء پر تم نے عید میلاد النبیؐ کو برا کیوں کہا ہے؟

ہمارا دعویٰ ہے

ہمارے ان چار سوالوں کا جواب تمام وہابی مل کر بھی نہیں دے سکتے، اور قیامت تک نہیں دے سکیں گے۔

کَلْبِ رِضَا ہے خَجَرِ خُونِ غَارِ وِ بَرَقِ بَارِ

کہہ دو عدد سے خیر منائیں نہ شر کریں

درس عبرت

وہابیوں کا کہنا ہے عید میلاد کی کنہیا کے جنم دن سے مشابہت ہے اس لیے مکروہ اور ممنوع ہے۔ آپ نے جواب پڑھ لیا کہ ہر مشابہت باعث کراہت نہیں ہوتی، لیکن اگر وہابی اس بات کو تسلیم نہ کریں تو آئیں ہمارے دو سوال حل کریں۔

۱۔ صبح شام اور عشاء کے وقت عیدائی اپنے لوگوں کو عبادت کے لیے بلانے کی خاطر ناقوس بجاتے ہیں، ساتھ ہی اسی وقت میں مسلمان بھی اپنی عبادت کے لیے اذان دے دیتے ہیں مقصد بھی ایک ہے اور وقت بھی ایک دو طرح سے اذان کی مشابہت ناقوس کے ساتھ ٹھہری، اگر ہر مشابہت باعث کراہت یا حرمت ہے تو اذان مکروہ ہوئی جواب دیں (ہندو اپنی عبادت سے لوٹے ہوئے گنگا اور جمنہ کا پانی لے کر لوٹتے ہیں۔)

۲۔ اسی طرح امرتسر کے دربار میں سکھ عبادت سے فارغ ہو کر وہاں کے تالاب کا پانی تبرکاً ساتھ لاتے ہیں اور مسلمان کعبۃ اللہ میں جا کر عبادت سے فارغ ہو کر زمزم شریف کا پانی تبرکاً ساتھ لے آتے ہیں، یہاں بھی کئی لحاظ سے کفار کے ساتھ مشابہت موجود ہے، پھر اسے بھی ناجائز کہہ دیں، جواب دیں۔

جواب چہارم

کئی اچھے کام کافروں نے شروع کر رکھے تھے نبی ﷺ نے

انہیں اپنا لیا

اعتراف کرنے والوں نے تو یہ کہا ہے تاکہ عید میلاد النبی ﷺ کنہیا کا جنم دن منانے کی طرح ہے اور ان کی باہم مشابہت ہے اس لیے عید میلاد ایک مکروہ عمل ہے، اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ آئیے دیکھتے ہیں کیا نبی ﷺ کا عمل یہی ہے کہ جو کام کافر کرتے ہوں آپ اسے نہ کرتے تھے؟ اور کیا آپ کی سیرت میں یہ بات داخل ہے کہ آپ مسلمانوں کو ہر اس کام سے منع کرتے تھے جو کسی کافر قوم کا عمل تھا تحقیق کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ متعدد ایسے کام ہیں جو اپنی ذات میں اچھے اور فائدہ مند تھے اور ان کی بنیاد کافروں نے رکھی تھی جب نبی ﷺ نے دیکھا کہ یہ عمل کافروں کی طرف سے آغاز شدہ ہونے کے باوجود اپنی ذات میں اچھا ہے تو آپ نے اسے اپنا لیا اور کفار کی مشابہت سے بچانے کے لیے آپ نے مسلمانوں کو اس عمل کی ترغیب دلائی، معلوم ہوا اچھا کام جس میں بھلائی ہو اسے کرنا چاہیے اگرچہ اسے کافروں نے بھی شروع کیا ہو۔ اس کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

پہلی مثال

حوالہ جات آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ آپ پر یہ بات واضح ہو چکی کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو دیکھا۔ یہود اور محرم کو عید مناتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں۔ عورتوں کو زرق برق لباس پہناتے ہیں اور

بچوں کو اچھے اچھے کپڑے پہناتے ہیں، نبی ﷺ کے پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی (اور بنی اسرائیل پر فتوحات اور نعمتوں کا دروازہ کھل گیا) نبی ﷺ نے فرمایا ہم مسلمانوں کا حق موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ اس روز روزہ رکھیں اپنے گھروں میں خوشی کریں اہل وعیال پر خرچے وغیرہ کی وسعت کریں کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منانے کا حق ہمیں زیادہ ہے اس بات سے یہ امور معلوم ہوئے:

۱- نعمتوں کے حصول پر ہمیشہ ہمیشہ خوشی منانا اچھا کام ہے۔
۲- اور اچھے کام کے لیے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اے کافر کرتے ہیں ہم کیوں کریں، کیونکہ حکم خدا ہے: فاستبقوا الخیرات (نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔)

۳- جو کام اچھا ہو اور کفار اسے کرتے ہوں مسلمانوں کو اسے کرتے ہوئے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ہم کفار کی نقل یا ان کی مشابہت کر رہے ہیں بلکہ مقصد صرف یہ ہو جائے کہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں جس کا اجر ہمیں اللہ دے گا، اگر اس میں کفار سے مشابہت طبعی طور پر لازم آئے گی تو اس کا کوئی ذرا برابر حرج نہ ہوگا۔

دوسری مثال

(فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التي لها شعر و انہا من لباس الرهبان فقد ارشد الی ان صورة المشابهة فیما تعلق بہ صلاح العباد لا یضر فان الارض لا یمکن قطع المسافة

البعیدۃ فیہا الا بہذا النوع الذخیرۃ کتاب التحری

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ جو تیاں پہنتے تھے جس پر بال ہوتے تھے۔ حالانکہ یہ یہودی عیسائی صوفیاء کا پہناوا تھا۔ گویا اس میں نبی ﷺ نے اس طرف اشارہ فرما دیا کہ جس کام میں لوگوں کو فائدہ ہو اس میں کفار سے محض صورت میں مشابہت کچھ ضرر نہیں دیتی جیسا کہ لمبے سفر پر چلنا بالوں والی جوتی کے بغیر ناممکن تھا (اس لیے نبی ﷺ نے اسے پہنا باوجود یہ کہ اسے یہودی عیسائی پہنتے تھے۔)

سوچے بالوں والی جوتی سے صرف قدموں کو آرام ملتا ہے جب کہ محفل میلاد النبی ﷺ منانے سے قلب و جگر کو سکون ملتا ہے ایمان کو تازگی ملتی ہے اور روح کو غذا حاصل ہوتی ہے، اگر بالفرض اس محفل کی مشابہت کنہیا کے جہنم دن سے تھوڑی دیر کے لیے جان بھی لی جائے تو اسے ہر صورت پر جائز اور غیر مکروہ بلکہ بہتر ہونا چاہئے، کیونکہ مفید کام چاہے کفار کا ہو اسے اپنا لینا چاہئے اور یہی نبی ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔

ایک تحقیق: مشابہت کے بارہ میں دیوبندیوں کے ایک شبہ

کی دندان شکن تردید

نبی ﷺ یہود کے مشابہت سے بچنے کے لیے کھڑے رہنے کے بجائے بیٹھ گئے

حدیث کی کتب میں موجود ہے کہ نبی ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب تک میت کو لحد

میں اتار نہیں دیا جاتا تھا آپ ﷺ بیٹھا نہیں کرتے تھے۔ اب ایک یہودی عالم نے سنا تو کہنے لگا ہم بھی بالکل یہی کام کرتے ہیں یعنی ہم بھی لحد میں میت کے اتارے جانے سے قبل تک کھڑے رہتے ہیں۔ نبی ﷺ یہ سن کر بیٹھ گئے اور فرمایا: یہود کی مخالفت کرنا چاہئے چنانچہ مشکوٰۃ ترمذی اور ابوداؤد میں ہے:

(عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تبع جنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض لهم خبر من اليهود فقال له انا هكذا نصنع يا محمد قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال خالفوهم۔)

(مشکوٰۃ باب اُمّی بالجنازة فصل ثالث ص ۱۳۷) (ترمذی جلد اول ابواب الجنائز ص ۱۹۸ باب فی الجوس قبل الوضع) (ابوداؤد جلد اول) (ابن ماجہ)

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو لحد میں اتارے جانے سے قبل نہ بیٹھتے۔ ایک پادری عالم آپ کے پاس آ کر کہنے لگا اے محمد (ﷺ) ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس پر نبی ﷺ بیٹھنے لگے اور فرمایا یہود کی مخالفت کرو۔

طریقہ استدلال

نبی ﷺ یہود سے مشابہت کرنے کی نسبت سے تو ہرگز مذکورہ عمل نہیں کیا کرتے تھے، تاہم اتفاق سے آپ کا عمل یہود کے عمل سے مشابہ ہو گیا جب آپ کو اس

بات کا علم ہوا کہ میرا عمل یہود کے عمل سے مشابہت رکھتا ہے آپ نے فوراً اپنا عمل چھوڑ دیا بلکہ فرمایا: یہود جو کام کرتے ہیں تم اس کے برعکس کام کر کے ان کی مخالفت کرو، اسی طرح عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے ہیں اور ہندو گھنیا کا جنم دن، مسلمانوں کو چاہئے کہ میلاد النبی ﷺ کا منانا چھوڑ دیں، کیونکہ اس طرح ان کا عمل کافروں کے عمل کے مشابہ ہو رہا ہے۔

پہلا جواب

حدیث مذکور ضعیف ہے

جو حدیث دیوبندی اور وہابی علماء نے دلیل بنائی ہے اسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حیرت ہے کہ وہابی مولوی حدیث کی تو اپنے مطلب کی بیان کر دیتے ہیں۔ مگر حدیث کے ساتھ ہی محدثین کی جو رائے ہے اسے بیان کرنے سے گھبراتے ہیں۔ لا تقربوا الصلوٰۃ پڑھتے ہیں مگر انتم سکازی سے آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی شریف کے مذکورہ حوالہ میں مذکورہ حدیث کے بالکل ساتھ یہ الفاظ بھی لکھے ہیں:

(قال ابو عيسى هذا حديث غريب و بشر بن رافع

ليس بالقوي في الحديث.)

یعنی ابو عیسیٰ ترمذی کہتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اس کا راوی بشر بن رافع حدیث بیان کرتے ہیں قوی نہیں (معتبر نہیں) مشکوٰۃ میں بھی حدیث کے ساتھ ہی امام ترمذی کی یہ عبارت درج ہے دوسری بات یہ ہے کہ بشر بن رافع

جیسے امام ترمذی نے حدیث کے لیے غیر قابل اعتبار قرار دیا ہے ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد وغیرہ میں موجود مذکورہ حدیث کی ہر سند میں موجود ہے اس راوی کے بارہ میں مزید وضاحت کے لیے تقریب التہذیب کے الفاظ بھی دیکھ لیے جائیں۔

تقریب التہذیب

بشر بن رافع الحارثی ابو الاسباط النجراتی فقیہ

ضعیف الحدیث۔ (تقریب جلد اول ص ۹۹ طبع بیروت)

ترجمہ: بشر بن رافع حارثی فقیہ تھا اور حدیث کے بارہ میں ضعیف تھا۔

یہاں ہم اسماء رجال سے مزید تحقیق بھی پیش کر سکتے ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اسے ہی کافی سمجھتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہابی مولوی یوں تو ہم اہل سنت کو یہ طعنہ دیتے ہیں کہ تم نے ضعیف احادیث و روایات کی بنیاد پر اپنا مسلک استوار کیا ہوا ہے مگر پتہ چلا کہ معاملہ اس کے برعکس ہے ضعیف حدیثوں کا سہارا تو خود وہابی مولویوں کا وطیرہ ہے۔ چنانچہ جب یہ حدیث ہی ضعیف ہے جو وہابیوں نے دلیل بنائی ہے تو اس سے کیا جانے والا استدلال کیسے درست قرار پاسکتا ہے؟

جواب دوم

شبہ میں قیاس مع الفارق کیا گیا ہے

پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ جو کام اہل کفر و بدعت کا شعار ہوں اسے اپنانا اہل اسلام کے لیے ممنوع ہے چونکہ تدفین سے قبل کھڑے رہنا یہود کا شعار تھا نبی

جشن عید میلاد النبی کا جواز

ﷺ نے اسے اپنانے سے منع فرمایا کہ جو کام کفار کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرو یہ ٹھیک نہیں۔ چنانچہ اگر ہم مسلمان عیسائیوں کا بڑا دن منانا شروع کر دیں۔ جیسے عیسائی مناتے ہیں تو یہ بات ہمارے لیے یقیناً باعث مذمت ہے اسی طرح اگر ہم گنہگیا کا جہنم دن منانا شروع کر دیں جیسے ہندو مناتے ہیں تو ہمارے لیے یہ ممنوع ہے۔ کیونکہ اس طرح کفار کے شعار کو اپنانا لازم آتا ہے مگر یہ کونسی دانش مندی ہے کہ ہم نبی ﷺ کا یوم میلاد بطور جشن منائیں تو اس طرح کفار کے شعار کو اپنانا لازم آتا ہے۔

یعنی شبہ میں ذکر کی گئی حدیث کا مفاد یہ ہے کہ جو کام اہل کفر و بدعت کا شعار ہو اسے ترک کر دینا چاہئے۔ بس ظاہر ہے ہم اہل سنت تو پہلے سے اسی امر کے قائل ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

مرقات شرح مشکوٰۃ

و فیہ اشارۃ الی ان کل سنة تكون شعار اهل

البدعة فتركها اولی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

ترجمہ: اس حدیث میں اس امر کی طرف اشارہ ہے جو طریقہ اہل بدعت کا شعار ہوا اسے چھوڑ دینا بہتر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث کا زیر بحث مسئلہ سے کوئی تعلق ہی نہیں وہابیوں نے اس موقع پر اسے پیش کر کے اپنی جہالت کا منہ بولتا ثبوت مہیا کیا ہے۔

الحمد للہ یہ کتاب اپنے اختتام کو پہنچی، میں نے ابتداء میں پیش لفظ کے اندر واضح کیا ہے کہ یہ کتاب میں نے آج سے پچیس برس قبل اپنے دور جوانی میں لکھی تھی، جب میری عمر صرف ۲۳ برس تھی، پھر اس کی طباعت میں بوجہ طویل ترین تاخیر ہو گئی اور آج میں اس کو ایک طائرانہ نگاہ ڈالنے کے بعد یہ اختتامی الفاظ لکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو قبول فرمائے۔

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین۔

۲۳ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ

مطابق ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء

بروز جمعرات بعد نماز عشاء

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب)

دلائل ختم نبوت مع

ردِ قادیانیت

تصنیف

مفسر قرآن شارح سنن ابو داؤد ابن ماجہ و طبرانی صغیر
علامہ قطقاری محمد طیب نقشبندی
نہم جاسم رسول اسلام سنہ ۱۴۲۸ھ



ناشر: مکتبہ بھرون القرآن

مرکز الاولیٰ دلائل و کتاب لکھنؤ لاہور 0321-4298570

تَفْسِيرُ بُرْهَانِ الْقَلْبِ

مفسر قرآن شایع مشن ابو داؤد ابن ماجہ و طبرانی مخیر ہاشم جامدہ سولہ اسلام سنہ پانچ سو و چھینڈ
علامہ قاری محمد طیب نقشبندی سرپرست: جامدہ سولہ بلال منج لاہور

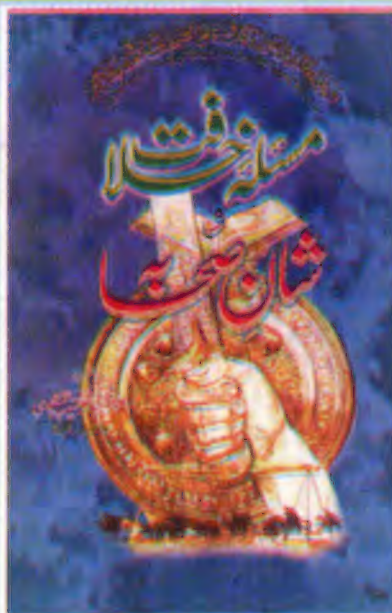
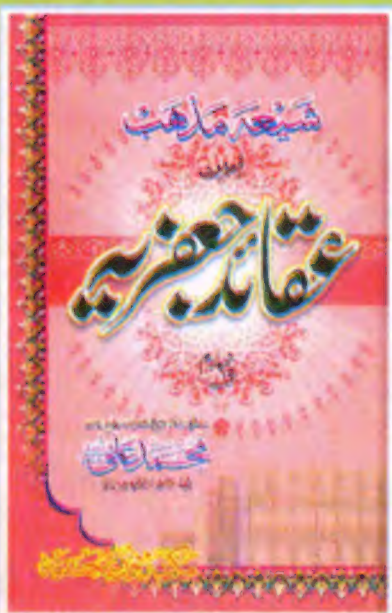
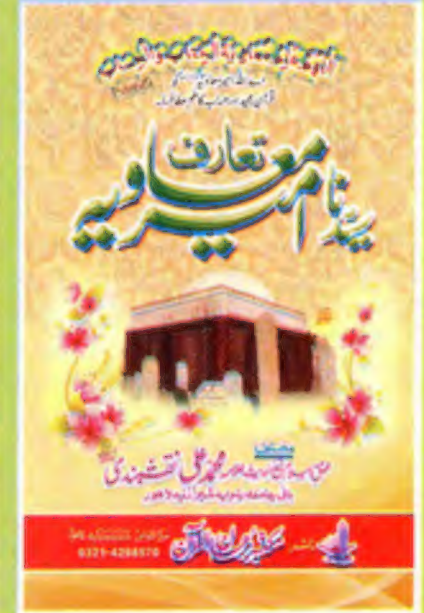
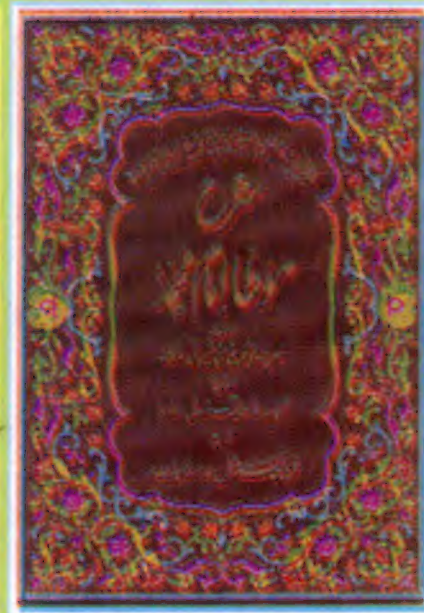
دور جدید کے پیچیدہ مسائل کا عام فہم حل پیش کرنے والی تفسیر قرآن	دیار فرنگ میں بیٹھ کر لکھی جانے والی پہلی تفسیر قرآن	فقہ قادیانیت پر پیش بہا علمی خزانہ پیش کرنے والی تفسیر قرآن
--	---	--

- ہر آیت کے تحت نہایت آسان و محاورہ ترجمہ
- مختصر جامع تفسیر، تحقیقی ابحاث اور تفسیری فوائد بعنوان "بُرْهَانِ الْقَلْبِ"
- احادیث، آثار اور اقوال فقہاء کی روشنی میں آیات قرآنیہ کی خوبصورت تشریح
- محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذوب کر لکھی جاتے والی ایسی پر تاثیر تفسیر جسے پڑھ کر قارئین جھوم اٹھیں
- علماء، خطباء، اہل علم و دانش، قانون دان اور عوام المسلمین کیلئے یکساں مفید
- مغربی تہذیب کے مقابلہ میں اسلامی و قرآنی آداب و اخلاق کی حسین تفصیل
- قرآن کی روشنی میں عقائد اہل سنت اور فقہ حنفی کی محققانہ تائید
- کلام اللہ کی روشنی میں سیکولرازم، مرزائیت، جملہ مذاہب باطلہ اور دیگر اعتقادی فتنوں کی تردید پر پیش بہا علمی خزانہ
- ہر گھر اور ہر فرد کی ضرورت، ہر لائبریری کی زینت
- خوبصورت کمپوزنگ، نفیس کاغذ، اعلیٰ جلد بندی، دیدہ زیب ٹائٹل اور مناسب قیمت
- غلباء اور تاجروں کیلئے خصوصی رعایت

مکتبہ بُرْهَانِ الْقَلْبِ

ناشر

مرکز الادبیس، دربار مارکیٹ، لاہور



مکتبہ برکات القرآن

مرکز الاویس داتا دربار مارکیٹ لاہور

0321-4298570

